

غلطنامہ نسخہ فروغ عروض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۲	خوش خور خواب	خوش خور خواب	۳۲	۱۰	سبغی	ولے نڈال
۱۵	۱۵	خُش خُ	خُش خُ	۱۱	۱۱	تبسغ	اڈالت
۱۶	۱۶	وپا	ویار	۳۴	۸	تبسغ	اڈالت
۱۹	۱۹	یا اثباتی	یار شباتی	۹	۹	بکن	مکن
۲۰	۶	اورین	اورین	۳۷	۶	مجنون مسبغ	مجنون و مسبغ
۲۲	۲	رنج	ہرج	۳۸	۱۶ و ۱۷	نافا علیاں	نافا علیاں
۶	۶	گشتہ	گشتہ	۴۱	۲	خوب	ضرب
۷	۷	خری چساں	خری چسا	۴۴	۱۱	منسج	منسرح
۲۵	۶	باشد	شد	۱۲	۱۲	۱۱	۱۱
۱۹	۱۹	پریشاں	پریشا	۱۱	۱۱	مطلوبت	مطلوبت
۲۹	۴	۲۰	۲۱	۴۷	۳	جرا	چرا
۲۰	۹	ازمن ہنو	ازمنو	۵۰	۱۹	انج	انج
۳۱	۱۰	شای بنان منتعلن	شای بنان منتعلن	۵۲	۱۰	امید	امید
۷	۱۷	مسبغ	نڈال	۵۳	۱۰	باغیار	باغیار
۱۸	۱۸	سبغش	نڈال ہم	۱۲	۱۲	منتعلن (دوم)	منتعلن
۱۹	۱۹	تبسغ	انوالت	۵۶	۱۳	نرفاغ	چرواغ
۲۲	۱	بخوم	بخوم	۱۲	۱۲	درو جگر	درو جگر
۲	۲	نگاہ	نگاہ	۵۷	۳	معت	معت
۶	۶	کرمش	کرمش	۷	۹	۱۱	۱۱
۹	۹	مسبغ	نڈال	۶۰	۴	رجہ	رجہ

قصیدہ در تعزیت حضور ملک معظمہ و تنہیت جن جن تاجپوشی شہنشاہ اید و مہتمم

بہار گشتہ خزاں چوں بوستان آمد
فلک چو گرویتی بر بخت بر رخ و ہر
نگاہ ناز کہ تیر جگر شکاف گزاشت
ز چشمہائے فلک قطرہائی سیار
گئے ز جو فلک دیدہ ام در افشاں شد
چو شد بن سخن بقسمت اگر گفتم
بہ پنجہ خار خلیدہ چو بسیل از منظار
کجاں چرخ چو تیر شعاع مہر گزاشت
کشاوہ مشا چو گرگ ابرو اشک بریزاں شد
ز خندہ ہا کہ بر خم جگر ز دم از غم
جواز زبان خرد حال و ہر پرسیدم
چو شد کہ دست فلک واد واد اکو
چو شد کہ دست من از غم بسینہ کوئی ہا
بگفت آن نہ شنیدی کہ دور چرخ چو کرد
برفت ملک و کبطر یہ سوے جنت
بہ تخت و ہر نشست اید و مہتمم را
فلک ز شکس نصیب زان بخود پیچید
ہماں ہماے بہشتی بگوشتاںش جبرو
فلک بجام جہاں گردش اختیار نمود
شنیدم این سخن از دانش و زبان قلم
شہا چنانکہ بہ ملک فرغ مہر جہاں
ہمیشہ گوہر الفان تو در خشاں باد

زبان چو شیر گویا
بگویند ز بوق زور و خشاں آسمان آمد

ق

خران بہار شد باز در جہاں آمد
زمین عبار شد دہم بر آسمان آمد
جاگر شکفت و گل فرق فرق آید
چو اشک غمی من آب بحر و کان آمد
گئے بہ تنہیت کس گہر فشاں آمد
ز تنہیت سخن از فائزہ زبان آمد
گل شکفتہ تر از گلشن جہاں آمد
دل زمین سبز تاج آسمان آمد
گہر بہ طرہ تاج شہ جہاں آمد
دل شکفتہ گل از باغ جادواں آمد
کہ چون بکاوش جان سینہ شادواں آمد
چو شد کہ دشمن بے مہر مہرباں آمد
پئے ساوین دل مضطرب ضحاک آمد
ہماں کہ رفتہ از نیجا دگر جہاں آمد
بہ تخت شاہی جنت چو کامران آمد
چو مہر بر فلک از ارث خاندان آمد
چو زیر ظل شہنشاہ این جہاں آمد
ز چرخ سایہ او بر جہانیاں آمد
چو شیر و صفت رستی کماں آمد
پئے دعار شدہ دہر تر ز باں آمد
جو تیغ نور خشاں و جادواں آمد
نمانا کہ پیش ز تو از شہ جہاں آمد

فصل نہم حاجب اور رولیف کے بیان میں

(۱) حاجب - قافیہ سے پہلے ایک لفظ کراؤ سے تو اس کو حاجب کہتے ہیں۔ مثلاً صورت بد - صورت خود بد اور خود قافیہ لفظ صورت جسکی تکرار ہوئی۔ یعنی مکرر شعر میں آیا۔ وہ حاجب ہی۔ لیکن اگر حاجب سے پہلے بھی قافیہ آئے تو وہ پاکیزہ تر ہے مثلاً مبین صورت بد - چنیں صورت خود۔ حاجب بمعنی پردہ دار۔ چونکہ حاجب قبل از قافیہ واقع ہوا گو یا پردہ دار ہے اس تشبیہ سے یہ نام ہوا۔ (۲) رولیف اگر بعد قافیہ کے ایک یا چند الفاظ تکرار پائیں اس کو رولیف کہتے ہیں مثلاً از مولف - ۵

اگر دے زر رسم عزامیتواں شدن
نالایاں بحسرت دل مامیتواں شدن

عز - آ - قافیہ - میتواں شدن رولیف ہے رولیف بمعنی وہ شخص جو ایک شخص کے پیچھے ایک مرکب پر سوار ہو۔ چونکہ رولیف کی بھی صورت قافیہ کے ساتھ وہی ہے لہذا یہ نام مناسب ہے۔

التجانی

الکبر ارض و سمار سے التجا ہے کہ اس نسخہ سے عوام کو فائدہ پہنچے اور میری ایک یادگار دنیا میں قائم رہے اور شائقین محبو دعائے خیر سے یاد کریں۔ آمین ثم آمین

قطعہ تاریخ اختتام فروغ عروص از مولف

دختر شید کو یا فروغ عروص
عجیب آمد از ما فروغ عروص

چونکہ ختم اس نسخہ ملا جواب
از حرف منقوطہ تاریخ اوست

قطعات تاریخ طبع ریختہ خامہ مشکلیں رقم شاعر بمثال ناز کجیاں نشی پیار بیلال صاحب بوقت دہلوی
جناب فروغ ضیعی زمانہ کتابے نوشتہ بحسن و کنوئی

اندا از شاعری کا عیاں بانچہن ہوا
نکلا جو حرف خامہ سے گل پیرزن ہوا
شکل جو تھا جہان میں ساں وہ فن ہوا
کہد و رواں یہ چشمہ فسیض سخن ہوا

دیگر
لکھا قرض نے جو فروغ عروص کو
رنگینیاں دکھائیں وہ کاغذ پہ نظم کی
ہر شاعروں کیو سٹے اک نعمت عجیب
توفیق جو پوچھے سال کو نہ رہے

شاعر ان کو عجیب مانتے ہیں جن سے پرہیز واجب ہے۔ (۱) اسناد۔ اختلاف
 ردت کو کہتے ہیں مثلاً دو دو دید قافیہ نہیں ہے۔ ردت میں فرق ہے۔ علی مذاکر
 چنان و چین۔ جنان و جنوں۔ سناد بمعنی یاربودن۔ چونکہ بوجہ تبدیل ردت
 ان قافیوں کے باہین اتحاد نہیں ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ (۲) اقوا۔ اگر حرکت
 لغویہ میں فرق ہو مثلاً سُبُل۔ حاصل۔ یا حذو میں فرق ہو مثلاً داو و سوو۔
 سست و بست میں اسکو اقوا کہتے ہیں۔ لیکن اگر ردی کے ساتھ وصل ہے تو
 حرکت حذو کے فرق سے کچھ عجیب نہیں ہوتا مثلاً دادم سووم یا بستہ دہشتہ
 اقوا کے معنی لغوی تمام شہرین زاد یعنی سراپہ تمام ہو چکا۔ پس اس سبب کہ ایسے قافیہ
 لانے سے سمجھا جاتا ہے کہ کثرت لفظ کا سراپہ تمام ہوا یہ نام رکھا گیا۔ اختلاف حذو کو
 کہ ماقبل قید کے ہے اس قافیہ میں جہاں ردی متحرک ہو اقوا نہیں کہتے ہیں۔ ایسے
 حذو کا تغیر مثلاً آہستہ۔ بستہ۔ شستہ۔ اکثر شعرا کے نزدیک جائز ہے۔ اختلاف
 حذو کہ حرکت ماقبل ردت کی ہے دو طریق پر ہوتا ہے (۱) یہ کہ ہر دو قافیوں میں حذو
 ہوں اور مختلف ہوں مثلاً داو دید۔ ایسی حالت میں ردت بھی مختلف ہونی لازم ہے۔
 (۲) ایک قافیہ میں حذو ہو اور دوسرے میں حذو نہ ہو مثلاً دُور و دور۔ اور کبھی بغیر تغیر
 کا اشتباع وغیر اشتباع کے ساتھ ہوتا ہے یہی سبب اختلاف ردی کا بطور معروف و مجہول
 کے ہے مانند آبرو و نیگو۔ (۳) اکفا۔ اگر حرف ردی کے مخرج میں فرق ہو اس کو
 اکفا کہتے ہیں مثلاً صباح و شاہ قافیہ بنانا سخت عجیب میں داخل ہے۔ اکفا لغوی معنی
 سرگردانیدن۔ پس تشبیہ ظاہر ہے (۴) ایطاً۔ خفی و جلی۔ دو قسم ہیں اسکا ذکر پہلے
 ہو چکا ہے۔ فصل سوم باب ہذا کو ملاحظہ کیجئے۔ ایطاً۔ پارہ سر نہادن چونکہ اس عجیب
 سے قافیہ پائمال ہوتا ہے لہذا ایطاً نام رکھا گیا۔

الف و با د ساکن ہیں *

منزاد و ف - لغوی معنی پیانے شدن - پس تشبیہ ظاہر ہے -

(۳) متواتر - جس قافیہ میں دو سبب خفیف پے درپے آخر میں ہوں اسکو متواتر کہتے ہیں مثلاً تو آنا یعنی و آسب خفیف - ن آسب خفیف *

متواتر یعنی پیانے شدن کہ درمیان نش فترے باشند - چونکہ اس جگہ دو ساکن پیانے آتے ہیں اسطرح کہ ایک ایک متحرک بیچ میں ہے - پس باعتبار دو ساکن کے متواتر کہا گیا مثلاً یارا - نگارا - داور و یا اور *

رسم متدارک - اگر دو ساکن ہوں اور ان کے مابین دو متحرک ہوں اسکو متدارک کہتے ہیں - مثلاً بوئے گل - زخم دل - جان من *

تدارک لغوی معنی باکیہ گیر رسیدن - چونکہ اس موقع پر دو حرف متحرک با یک دگر ملتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا *

(۴) متترکب دو ساکن کے مابین اگر تین حرف متحرک ہوں اسکو متترکب کہتے ہیں - مثلاً رشک گہر - رشک ارم *

ترکب لغوی معنی باہم نشستن - چونکہ تین متحرک باہم یکجا ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا -

(۵) متشکاوس - مابین دو ساکن کے اگر چار متحرک ہوں اسکو متشکاوس کہتے ہیں - فارسی میں اسکی مثال بہت کم یا کہ بعض کہتے ہیں کہ نہیں ہے *

متشکاوس بمعنی برہم نشستن - چار متحرک یکجا ہونے سے یہ نام رکھا گیا تشبیہ ظاہر ہے مثال اسکی - تاکہ دیدیم بہار در تو - گشتہ ام زار و نزار در تو *

فصل ششم عجیب قافیہ کے بیان میں

عجیب قافیہ پچار ہیں استاد اقوال کفایا ایضا اسکا ذکر فصل سویم میں ہو چکا ہے -

کامنہ پھیر دیا جاتا ہے مثلاً گل دل۔ اس لئے اس کو توجیہ کہا گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ حرکت توجیہ مائل و سایل کے بارے میں کسورہ پر بھی صواب آتی ہے اور حرکت اشتباع بھی بارے میں کسورہ پر صواب آتی ہے۔ پس ایک حرکت کا ذکر بیکار ہے۔ جواب یہ ہے کہ حرکت اشتباع صرف حروف و ہل پر حاوی ہے۔ خاور میں واو کی حرکت کو اشتباع کہیں گے لیکن ٹل و گل میں سیم و گلا۔ پر جو ضمہ ہے اسکو حرکت اشتباع نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ توجیہ کہیں گے کیونکہ توجیہ حرکت ماقبل روی ہے اور اشتباع صرف حرکت وصل سے متعلق ہے۔

(۵) مچھری۔ حرف روی پر جو حرکت ہے اس کو مچھری کہتے ہیں مثلاً گوہرم۔ جوہرم۔ راء حرف روی ہے اُسپر فتح ہے۔ ایسے فتح کو مچھری کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس حرکت کے تکرار لازم ہے۔ (۶) نفاذ۔ جو حرکت حرف وصل پر ہو یا باقی دیگر حرف پر ہو اس کو نفاذ کہتے ہیں۔ مثلاً۔ بُر و دش۔ وال روی ہے سیم وصل اُسپر فتح ہے اسکو حرکت نفاذ کہتے ہیں۔ بُر ویم وال روی کنوڑ یا تختانی حروف وصل مفتوح۔ علیٰ ہذا القیاس۔ نفاذ۔ یعنی رداں چونکہ یہ حرکت رداں پر ہوتی ہے مثلاً بُر ویم بر وزن فاعلن میں یا مفتوح ہے فتح کو نفاذ کہیں گے۔

فصل ہفتم اسماء قافیہ کے بیان میں

اسماء قافیہ پانچ ہیں۔ مترادف۔ متواتر۔ متدارک۔ متراکب۔ متکاوس۔ (۱) مترادف۔ قافیہ کے آخر میں اگر پیارے وہ حرف ساکن ہوں اسکو مترادف کہتے ہیں مثلاً۔ بیار۔ جواب۔ صواب۔ بیار میں ہائے وراء۔ جواب و صواب ہیں

اور کاکل میں کاف دوم بالضم ہے۔ لغوی معنی اشتعال کے سیر کرنا ہے چونکہ حرف
 ذخیل بوجہ قرب ردی کے روف اور قید کی برابری رکھتا ہے۔ روف اور قید
 کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ مگر ذخیل کا تکرار قافیہ میں لازمی نہیں ہے۔ پس گویا
 اس حرکت کی وجہ سے اس کو تبدیل کر دیا جاسکتا ہے پس اس حرکت کا نام شاع
 رکھا گیا۔ (۳) حذو۔ بفتح حاء حطی و سکون ذال معجمہ۔ جو حرکت ماقبل حرف روف
 و قید پر ہو اس کو حذو کہتے ہیں۔ مثلاً یار۔ ماقبل حرف روف کے یار تختانی ہے
 اور اُس پر فتح ہے۔ یا خون ماقبل حرف واو۔ کہ روف ہے خا پر ضمہ ہے یا لفظ سخت
 یعنی ماقبل خا حرف قید کے سین پر فتح ہے اس کو حذو کہتے ہیں۔ قافیہ میں اس
 حرکت کے تکرار لازم ہے۔ زمان و زمین قافیہ نہیں ہے۔ ایک جگہ میم پر فتح اور
 دوسری جگہ کسرہ یا گشت و مشت قافیہ نہیں ہے۔ گات پر فتح و میم پر ضمہ ہے۔

حذو۔ بمعنی برابر آمدن و چیزے برابر کرنے برابر کردن۔ چونکہ حرکت حرف ماقبل
 روف حرکت ماقبل تاسیس کی برابر ہے۔ علی ہذا القیاس حرکت حرف ماقبل قید
 برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہے۔ پس حذو نام کیا گیا۔

(۴) توجہیمہ۔ جو حرکت حرف ردی کے ماقبل ہے اس کو توجہیمہ کہتے ہیں مثلاً گوہر
 را ردی ہے گات پر فتح ہے۔ پس فتح کو توجہیمہ کہینگے۔ سنبل میں لام ردی با حذو
 پر ضمہ ہے۔ پس ضمہ کو توجہیمہ کہینگے۔ قافیہ میں تکرار اس حرکت کا لازم ہے۔ سنبل و
 گل قافیہ ہے کیونکہ ماقبل ردی دو نومضموم ہیں لیکن سنبل و حاصل قافیہ نہیں ہے
 کیونکہ سنبل میں باء موحدہ مضموم و حاصل میں صا و مملہ مکسور ہے۔

توجہیمہ لغوی معنی ردی فرد گردانیدہ۔ چونکہ اس حرکت سے حرف ردی ساکن

مزید کہلایا۔ قافیہ میں اس کی تکرار بھی لازم ہے۔

(۴) نائرہ۔ وہ حرف ہے جو مزید سے ملتی ہو مثلاً۔ بر دستمیش۔ سپر دستمیش۔ ال ردی ہے۔ ست یعنی حرف ربط وصل ہے۔ یا تختانی خروج ہے یم مزید اور شین نائرہ ہے لغوی معنی نائرہ کے رمنہ یعنی بھاگنے والا۔ چونکہ یہ حرف کنارہ قافیہ پر ہے گوڑ میانی حروف سے رمیدہ ہے یعنی کنارہ پر ہے پس نائرہ کہلایا۔ یہ حرف کبھی ایک ہوتا اور کبھی زائد ہوتا ہے۔

فصل ششم حرکات قافیہ کے بیان میں

حرکات قافیہ چھ ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔ رُس۔ اشباع۔ حذو۔ توجیہ۔ مجری نقاد۔ (۱) رُس۔ تاسیس کے مقابل حرف پر جو فتح یعنی زبر ہے۔ اُس کو رُس کہتے ہیں۔ لغوی معنی رُس کے ابتدا کردن۔ چونکہ یہ حرکت ابتدائی حرکت قافیہ کی ہے۔ بلکہ ابتداء قافیہ کی یہ حرکت ہے۔ اس لئے رُس نام رکھا گیا۔ مثلاً خاور میں الف تاسیس ہے اور خاور پر جو فتح ہے اُس کو رُس کہینگے۔ قافیہ میں اس حرکت کا تکرار لازم نہیں ہے۔ کیونکہ الف تاسیس کا قافیہ میں تکرار لازم نہیں ہے اختیاری ہے (۲) اشباع۔ تاسیس اور ردی کے مابین جو حرف وخیل واقع ہوتا ہے اسکی حرکت کو اشباع کہتے ہیں۔ مثلاً خاور و اوپر جو فتح ہے اُس کو اشباع کہینگے۔ اور لفظ حاصل میں صد پر جو کسرہ ہے اُس کو اشباع کہیں گے۔ علی ہذا القیاس۔

اس حرکت کا قافیہ میں تکرار لازم ہے۔ خاور۔ گوہر قافیہ میں واو پر فتح ہے۔ گوہر میں بار ہو پر فتح ہے حاصل و کا کاف قافیہ نہیں ہے حاصل میں صد بالکسر

مجا۔ تجلایہ بھی قافیہ ہو سکتے ہیں لیکن ایسی حالت میں دلم کا لام حرف روی نہ ہوگا بلکہ میم۔ دلم و دسم کا اور کاف کینزک کا بجائے زاد مجھے کے روی ہو جاویگا۔ اور مجا کی باء سوحدہ روی نہ رہیگا۔ بلکہ الف حرف روی سمجھاویگا۔ بروم۔ سپردم۔ میں ڈال حرف اہلی روی ہے۔ اس کی شناخت کا قاعدہ یہ ہے کہ حرف وصل کو دور کر کے قافیہ دیکھا جائے۔ مثلاً برو و سپرد قافیہ ہے۔ لیکن اگر ہر دو الفاظ قافیہ میں حروف وصل ہوں تو ضرور حرف وصل کو دور کر کے قافیہ دیکھنا لازم ہوگا۔ مثلاً گفتم اور گشتم قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حرف وصل میم اضافت کا ہے اس کو دور کر کے دیکھا جاوے کو گشت اور گشت باقی رہا یہ قافیہ نہیں ہے کیونکہ تا، فوقانی روی ہے اور اس سے پہلا حرف ساکن ایک لفظ میں فاد ہے اور دوسرے میں شین مجہد پس قافیہ نہیں ہے۔

(۲) خروج۔ اہن حرف کو کہتے ہیں جو وصل سے ملتا ہے مثلاً برویم میں ڈال روی یا تختانی وصل اور میم خروج ہے۔ اس کا تکرار بھی قافیہ میں ضروری ہے برویم سپردیم قافیہ درست۔ اور برویم گشتم قافیہ نادرست ہے۔ یا گفتم و سفیم۔ درست اور گفتم و سفیم نادرست۔

خروج یعنی بیرون آمدن چونکہ یہ حرف قافیہ سے بنسبت حرف وصل کے کنارہ شعر پر واقع ہوا پس خروج کہا گیا۔

(۳) مزید۔ وہ حرف ہے جو خروج سے ملتا ہے۔ مثلاً برویش میں ڈال روی یا تختانی وصل میم خروج اور شین مزید ہے سپردیش گفیش سفیش علی ہذا طریقہ مزید یعنی افزوں ہے کہ اس حرف کو خواہر جو انتہائی قافیہ سے ملتا ہو کیا گیا ہے۔

حرکت کی تکرار قافیہ میں لازمی ہے مثلاً مفت۔ مفت میں تار فوقانی پہلی حرف
ہے اور وہ ردی ہے اور دونوں الفاظ اس قدر ساکن ہے لہذا قافیہ ہے۔ لیکن
مفت اور سست کا قافیہ نہیں ہے۔ ایسے کہ ردی سے پہلا حرف سست میں
سین پہلے ساکن اور مفت میں تار فوقانی ساکن ہے۔ پس ردی سے پہلے حرف
اگر ساکن ہوں تو اس کا تکرار قافیہ میں وہ انصاف تا قبل ہونا واجب ہے۔ اور
اس کو حرف ثانیہ کہنا درست ہوگا۔ علیٰ ہذا کرم میں راء و ما قبل ردی متوجہ ہے
لہذا اس کا قافیہ ستم دوم ہو سکے گا۔ تم قافیہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ بیان ہو چکا۔

فصل پنجم حروف و الفاظ دردی کے سپاہی ہیں

الف و جمل۔ ان دونوں میں سے کچھ پرستون ہیں۔ چنانکہ یہ حرف ردی سے ملتا ہے
لہذا یہ نام سارہ ہے۔ جو حرف ردی سے ملتی ہو اس کو ردی مل کہتے ہیں مثلاً
ہرم۔ ولم۔ اور فارسی میں حروف و صل و تل ہیں۔ نیز الف۔ وال۔ کاف
یا۔ استانی۔ حروف جع نیز الف و تل۔ حرف مقرر یعنی لون۔ حرف
رابط یعنی است۔ حروف تصغیر یعنی چہ۔ حروف انصاف یعنی میم۔ مثلاً
تجا۔ شقا۔ میں الف۔ بایں۔ تریا۔ میں وال۔ کثیر۔ میں کاف۔ آوازہ
میں ازہوز۔ چستی۔ نورشی میں یا۔ استانی۔ شکران میں الف۔ و فون۔ ہرن
غترن میں لون۔ لیکو۔ سست میں حرف رابط است۔ سرابہ میں حرف تصغیر یعنی
چہ۔ شختم ہیں ستم۔

وہاں کہ اگر قافیہ میں لازم ہے۔ کہ الفاظ ستم اور کثیر۔ اور ہتک

اس سے پہلے خاڑ معجمہ ساکن ہیں۔ لیکن حرف روت نہیں ہے۔ پس اس خاڑ کو حرف قید کہتے ہیں۔ ان حروف قید کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے اس کی تفصیل منہ رومی کے بیان میں دی ہے۔ حروف قید دس ہیں۔

باد موحده۔ خاڑ معجمہ۔ راڑ پہلہ۔ زار معجمہ۔ سین مہلہ۔ شین معجمہ۔ یین معجمہ۔ خاڑ فوقانی۔ نون۔ تار ہوز۔ مثلاً

صیر میں باد موحده۔ سخت میں خاڑ معجمہ۔ کرد میں راڑ مہلہ۔ غزم میں زار معجمہ۔ بست میں سین مہلہ۔ گشت میں شین معجمہ۔ مغز میں یین معجمہ۔ مفت میں خاڑ فوقانی۔ چند میں نون۔ تھر میں تار ہوز۔

بعضے واو و یار تختانی کو بھی قید میں شامل کرتے ہیں مثلاً خور میں واو

نیک میں یار تختانی۔ لیکن یہ حروف روت میں داخل ہیں + سوائے ان

حروف کے کسی استاد نے حروف قید قائم نہیں کیے ہیں۔ حالانکہ اس اصول پر

اور بھی حروف قید ہو سکتے ہیں مثلاً۔ جیم تجد کا۔ دال روت۔ پد۔ صدر کا

زال معجمہ تذر میں صاد قصر ہیں۔ عین سخی۔ نعل۔ فعل میں۔ قاف نقص۔

رقص میں۔ کاف شکر۔ مکر میں۔ لام ظلم میں۔ میم شمس میں۔ غضکہ سوئے

حرف روت کے سب حروف ابجد کے قید میں آ سکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب معتبر

میں نہیں دیکھے گئے۔ اور ان حروف مابعد کا بھی قافیہ میں تکرار لازم ہے۔

اصول صرف یہ ہے جیسا کہ منہ رومی کے بیان میں لکھا ہے کہ

رومی سے پہلے جس قدر حرف ساکن ہوں ان کی تکرار قافیہ میں مدہ ان کی حرکت

ما قبل کے لازم ہے۔ اگر ردی اسے پہلے کوئی حرف متحرک ہو تو اسی حرکت

حروفِ روتِ اصلی کے ساتھ خامع بھی روتِ زائدہ ہو جاتی ہے۔ حروفِ جو اصلی روت کے ساتھ ملکر روتِ زائدہ ہو جاتے ہیں۔ چٹھ ہیں۔ اور اگر وہ حروفِ روتِ اصلی کے ساتھ آویں تو قافیہ میں ان کی تکرار واجب ہے۔ یعنی قافیہ میں وہی حروف آنے لازم ہیں۔ چٹھ حروف یہ ہیں۔

خامع۔ راء مہملہ۔ سین مہملہ۔ شین معجمہ۔ فاد۔ نون۔ مجموعہ ان حروف کا شرفِ سخن ہے۔ یعنی شرفِ سخن میں جو حروف ہیں وہ روتِ زائدہ ہو کرتے ہیں نہ کہ کوئی اور مثلاً ساخت میں الف روتِ اصلی و فاد روتِ زائدہ۔ گارد میں الف روتِ اصلی و راء مہملہ روتِ زائدہ ہے۔ دوست میں واد روتِ اصلی اور سین مہملہ روتِ زائدہ ہے۔ گاشت میں الف روتِ اصلی و شین معجمہ روتِ زائدہ ہے۔ کوفت میں واد روتِ اصلی و فاد روتِ زائدہ ہے۔ مانند میں الف روتِ اصلی و نون روتِ زائدہ ہے۔ قافیہ میں ہر دو روت کی تکرار لازم ہے۔

(۴) حرفِ قید کے بیان میں

قید کے لغوی معنی بند کرنا۔ چونکہ قید کا بھی تغیر روا نہیں ہے بلکہ اس کا بھی تکرار واجب ہے۔ پس گویا قافیہ کے لئے یہ بھی قید لازم ہے اس لئے اس حرف کا نام قید رکھا گیا۔

حرفِ ردی سے پہلے کوئی حرف روتِ نہ ہو بلکہ ایک حرف ساکن ہو اس حرف کو قید کہتے ہیں۔ مثلاً۔ سخت۔ درخت۔ ان الفاظ میں تا۔ فوقانی ردی ہے۔

روفت - حرف ردی سے پہلے آتا ہے مثلاً زمان - زمین - نگوں - زبان میں ہم مفتوح - زمین میں ایم کسور اور نگوں میں گات مفہوم ہے -

روفت - کے رعایت لازمی ہے - مثلاً قافیہ میں جان و مکان کا الف حرف روفت ہے اور ہر دو لفظ قافیہ کے ہیں - نگوں و سکون میں وا و روفت ہے - چین اور چین میں یا و روفت ہے - ان ہر سہ الفاظ کے تکرار واجب ہے - جان اور چین قافیہ نہیں ہے - کیونکہ جان میں روفت کا حرف الف - اور چین میں حرف روفت یا حلی ہے - چونکہ حرف روفت مختلف ہیں لہذا قافیہ نہیں ہے - ہی طرح نگوں - چنان و چین باہم قافیہ کے الفاظ نہیں ہیں - کیونکہ روفت مختلف ہے - روفت کی دو قسم ہیں روفت اہلی - روفت نرانیہ -

اگر روفت - اور ردی کے باہم کوئی اور حرف ساکن ہے تو روفت اولین کو روفت اہلی - اور حرف ساکن کو روفت نرانیہ کہتے ہیں - مثلاً جان - سکون و چین ان حروف میں الف و واؤ و یا و روفت اہلی ہیں اور ساخت - سوخت و ریخت میں الف - واؤ و یا و روفت اہلی اور خاک و روفت نرانیہ ہیں - اور تار ردی ہے - اگر روفت اہلی کے ساتھ قافیہ تمام ہو جائے مثلاً جان - مکان - تو اس قافیہ کو عروفت - عروفت کہتے ہیں - کیونکہ عروفت ایک روفت کی مانند قافیہ تمام ہو گیا -

اگر روفت اہلی اور نرانیہ جمع ہو کر قافیہ تمام ہو تو اس قافیہ کو عروفت - عروفت کہتے ہیں - مثلاً ساخت - بانٹت میں الف و روفت اہلی اور عروفت بھی روفت نامہ ہے - عروفت کی رعایت ہوگی -

ہے لہذا تیس کہل گیا۔ اور جس قافیہ میں تائیس کی رعایت رکھی جاتی ہے اس کو سو سیہ کہتے ہیں۔

(۲) حرف و خیل کے بیان میں

خیل اس حرف کو کہتے ہیں جو تائیس اور ردی کے مابین ہوتا ہے۔ یہ حرف ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ مثلاً خاور۔ شناور۔ حاصل۔ کامل۔ میں واؤ۔ عباد۔ تیم۔ یہ ضرور نہیں ہے کہ اس حرف کو قافیہ میں لانا ضروری ہو۔ حاصل و بل قافیہ ہے کامل اور داں قافیہ ہے۔ خاور اور گوہر قافیہ ہے۔ لیکن اگر اس حرف کا قافیہ میں لحاظ رکھا جائے تو عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

خیل۔ یعنی درمیان میں آنے والا۔ چونکہ یہ حرف درمیان تائیس اور ردی کے آتا ہے لہذا خیل نام رکھا گیا۔

(۳) روف کا بیان

روف۔ انوی سے پیرے کہ ورپے چیرے باشد۔ چونکہ حرف قافیہ ردی نسبت دیگر روف کے مقدم ہے پس روف دگر چہ ردی سے پہلے لفظ میں آتا ہے اس واسطے کہ وہ ورپے ردی کے ہے روف نام رکھا گیا۔

حرف روف۔ حرف علت کو کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ الف۔ واؤ۔ یار۔ اور یہیں حرف کے تلفیق۔ حرف ماقبل کو حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یار میں یاء مفتوحہ یور میں واء مضموم اور دین میں

حرف ساکن نہیں ہے۔ پس حسبِ عدہ بالا یکساں حرکت ہونی چاہیے۔ کُلِ بضم گان
و یکمل قافیہ ہوگا۔ کیونکہ حرکت ایک ہی ہے۔

ایطلاحی کثیل دانا و مینا آب گلاب بیار میار برفت زلفت ترا مرا۔

ایطلاحی کثیل جاننا۔ یارا۔ گاما۔ باعنا۔ مروی۔ رتھی۔ درد مند۔ سود مند۔ بہتر و

نیک تر۔ خداں۔ گریاں۔ عیب فاش ہے اور اس عیب کا تکرار جایز نہیں ہے۔

حرف روی کا تکرار یعنی کمر آنا واجب ہے بصورتِ فرق کے تحت عیب میں فعل ہے

حرف روی کی دو قسم ہیں مقید اور مطلق۔

روی مقید۔ روی کن کو کہتے ہیں مثلاً۔ تم۔ کم۔ بر۔ گرم۔ ذرا ساکن میں لہذا روی مقید ہے

روی مطلق۔ حرف متحرک کو کہتے ہیں۔ اگر روی متحرک ہے تو اس کے ساتھ حرف واصل ہمیشہ

ملیگا مثلاً۔ تم۔ خرم۔ انیس۔ روی را متحرک ہے۔ پس ہم جو حرف واصل ہے اس کے لجا تہ ہے

مثلاً درستی۔ چستی۔ سستی۔ تا روی متحرک ہے آئندہ حرف واصل کے ذکر میں حلوم ہوگا۔

فصل چہارم حروف ما قبل روی کے سپاہیں

۱۱، حرف تاسیس

روی سے پہلے ایک حرف متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف الف آوے مثلاً خاور۔

شناور۔ کانل۔ جابل۔ حاصل۔ ایسے الف کو تاسیس کہتے ہیں مگر چہ قافیہ

میں اس کا تکرار لازمی نہیں ہے۔ مثلاً کانل و سبیل قافیہ ہے۔ کوئی ضرورت الف

تاسیس کی نہیں ہے۔ لیکن اگر تاسیس کا بنال قافیہ میں رکھا جائے تو مستحسن ہے

تاسیس کے لغوی معنی بنیاد نہاد ہے۔ چونکہ بنیاد حرف قافیہ کی اس حرف

ظاہر ہوا اور مشہور التکریب نہو۔ مثلاً دانا وینا کا الف ادب اور گلاب کے
بار سجدہ کو اگر ردی بنایا جاوے تو جائز نہیں ہے۔ دانا وینا میں اصلی حرف ردی
نہیں ہے۔ پس کان و بین قافیہ نہیں ہو سکتا۔ ایطافی کو اکثر شعر جائز رکھتے
ہیں مثلاً بیار و بیار ایسے قافیہ اگرچہ ایطافی ہیں لیکن جائز رکھے گئے ہیں۔
مگر حقیقت عیب ہے۔ ایسے الفاظ کیجائی قافیہ میں نہیں لاتے اور نہ ایسی قافیہ
کی خوبی ہے۔ ترا و مرا بھی ایطافی اور معیوب ہے۔

لفظ وال میں ردی سے پہلا حرف ساکن الف ہے اور میں میں ردی سے پہلا
حرف ساکن یار ہے۔ ردی سے پہلے اگر ساکن نہ ہو تو قافیہ میں وہی حرف
معد اسی حرکت ماقبل کے ردی کے ساتھ آجا چاہیے۔ مثلاً شفت۔ گفت۔ اصل حرف
ردی تار ہے اور تار ساکن ہے پہلے فار ساکن ماقبل مضموم ہے۔ پس قافیہ میں قوا ماقبل مضموم
لازم ہے۔ گفت۔ رفت قافیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ردی سے پہلے فار ساکن ہے
لیکن ماقبل فار لفظ گفت میں مضموم و رفت میں مفتوح ہے اور اگر ردی سے پہلے
اور پھر اس سے پہلے ساکن ہو تو بھی یہی قاعدہ نافذ رہیگا۔ مثلاً ساخت۔ باخت۔
قافیہ۔ لیکن ساخت و سوخت قافیہ نہیں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس نشست و رفت قافیہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ تار ردی ہے اور ردی سے پہلے اس ساکن ہے پس قافیہ میں
ردی ساکن سے پہلا ساکن ایک ہی حرف مد ایک ہی حرکت ماقبل کے جب
ہے۔ پس نشست اور بست قافیہ ہو گا نہ کہ رفت۔ اور اگر ردی سے پہلے کوئی حرف
متحرک ہے تو قافیہ میں ردی سے پہلے حرف پر وہی حرکت ہونی واجب ہے مثلاً
بیل اور بل قافیہ نہیں ہے۔ چونکہ

فصل دوم حروف قافیہ کے بیان میں

قافیہ کے حروف تعداد میں نو ہیں۔

(۱) حروف ردوی یہ حرف خاص بنا قافیہ ہے شعر میں اسکا کثرت لازم ہے یعنی یہ حرف کثرت آتا ہے۔ (۲) تائیس (۳) وخیل (۴) روت (۵) قیہ
ہر چار حرف متذکرہ بالا ردوی سے پہلے آتے ہیں اور چار حروف جو ردوی سے بعد
میں آتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) وخیل (۲) فرید (۳) خروج (۴) ناسرہ۔

فصل سوم حروف ردوی کے بیان میں

ردوی حروف اصلی قافیہ کا سے مثلاً یار۔ نار۔ میں اس کے محملہ۔ شوش۔ ذوق۔ ہیں۔
ق۔ صاف۔ محاف میں قاف۔ سخن۔ کن۔ میں یون۔ درو۔ سرو۔ میں وکل۔ محملہ۔
قلم۔ خم۔ میں یم۔ جوہر۔ گوہر میں راء محملہ جو آخر میں آتے ہیں۔ اور اگر وہ اصلی حروف
کو ردوی بنایا جاوے تو عجیب نہیں۔ مثلاً مرجم۔ وگرہ میں راء محملہ۔ لیکن جو محملہ
مشہور الترکیب ہو اُس کو ردوی نہیں بنانا چاہیے۔ مثلاً گم کا قافیہ شہ کے ساتھ
اچھا نہیں ہے۔ اس میں یم ردوی ہے اور گم دشمن کی تہ ترکیب مشہور سے بنائی گئی
ہے۔ اسکو ایطاحلی کہتے ہیں۔ لیکن بعض کے نزدیک عجیب نہیں ہے مگر غریب
زیادہ تر ہرگز لانا مناسب نہیں ہے و حقیقت عجیب ہے کہ اسکو جائز کر لیا گیا ہے۔
ایطاحلی کی دو قسم ہیں ایطاحلی۔ ایطاحلی۔ جن سنی ظاہر۔ خفی معنی پوشیدہ۔
ایطاحلی کی مثال ہم لکھ چکے۔ یہ ایطاحلی اُس کو کہتے ہیں کہ اس کی نگاہ جتنے کلمہ

مقطع کسی غزل کے آخر شعر کو کہتے ہیں۔ مقطع میں عموماً شاعر اپنا تخلص لینے جو نام اس نے اپنا قائم کیا ہے درج کر دیتے ہیں مثلاً۔ از مولف۔

ناشرہ تلمیذ غالب ابوساؤد ما فروغ
 بہ زو بوان قضا شد مطلع دیوان ما
 تلمیذ غالب سے مراد ششی ہر گوپال صاحب ٹفٹہ سے ہے جو مرزا اسد اللہ غالب صاحب
 غالب کے شاگرد تھے اور جو نامہ نگار تخلص بہ فروغ کے استاد تھے۔ مقطع میں
 قابل شعر کا تخلص فروغ ہے۔

فصل اول قافیہ کے بیان میں

قافیہ۔ قفہ کے لغوی معنی اڑپے روندہ۔ چونکہ قافیہ اختتام شعر سے پہلے آتا ہے۔ لہذا یہ نام رکھا گیا۔ قافیہ میں حروف خاص ہوتے ہیں اور حرکت بھی انی حروف کی یکساں ہوتی ہے۔ مثلاً دُور۔ مشہور۔ پار۔ غنچوار۔ دوست۔ خشک۔ مُشک۔ صاف۔ صاف۔ یہ الفاظ قافیہ کے ہیں۔ حروف قافیہ کے ہم آواز ہوتے ہیں۔ خاص حروف اگر مختلف الفاظ کے ساتھ آخر مصرع میں مکرر آویں اور ان کی حرکات و سکنات ایک ہوں ان کو قافیہ کہیں گے۔

روایت۔ اس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد قافیہ کے شعر میں واقع ہو خواہ وہ لفظ ایک ہو یا زیادہ۔ روایت کے ساتھ قافیہ کی ضرورت ہے لیکن قافیہ کے ساتھ روایت کی ضرورت نہیں ہے جیسے مثال مرقومہ بالا میں دیکھیں مگر پان۔ سوزان۔ دیوان۔ قافیہ کے ساتھ ضرورت ہے۔

بر شادی اسے دہر مغرور مشو | اینجا ہر لالہ داغ دار ست کھر

نمبر ۱۲۔ مفعولن فاعلن مغایعل فعل

بس گلشن باگشتہ پامل خزاں | بس صورت ہاکہ زیر خاک اند نہاں
نازک گلہائے دہر گشتند چو خاک | آہنا گشتند ونیر گردی تو ہماں

باب سوم قوافی کے بیان میں

تعریف۔ واضح ہو کہ کوئی شعر بغیر قافیہ کے درست نہیں ہوتا جس شعر میں قافیہ نہوائس کو شعر یا بیت نہیں کہتے بلکہ اس کو فرد بولتے ہیں۔ فرد کے لغوی معنی تنہا کے ہیں۔ چونکہ فرد میں قافیہ نہیں ہوتا لہذا ہر ایک مصرعہ اسکا جہدہ گانہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو فرد کہتے ہیں مثلاً کسی غزل کا کوئی شعر جو مطلع نہ ہو۔ مثال از مولف

نبض من عیگیں ز طیبین سکون نمود | ورو سہر علاج طیب و دوامان
مطلع کسی غزل یا قصیدہ کے اول شعر کو جس میں قافیہ ہوتا ہے کہتے ہیں مثلاً

گشتہ مالامال از لعل گہر دامن ما | مولف بہتر است از کان و دریا دیدہ گریان ما

دیگر اشعار اس غزل کے جس میں باہم ہر دو مصرع میں قافیہ نہ ہو فرد بولینگے۔ مثلاً۔

تا جہان و مخزن خود جزوی از عنصر نہشت | مولف بو د اشک و آہ و خاک سینہ سوزان ما

یہ فرد ہے لیکن بحالت مجموعی ایک غزل کا شعر ہے۔

زر صدقه جانست نه جان صدقه زر گر قیمت پیمان نه می سپری	جان صدقه ایمان من آید کسیر ایمانم شد صدقه پئے یک ساغر
نمبر ۷- مفعول مفعول مفاعیلین فاع	
از خاطر تاشاد خطر باید کرد بر هستی دور و زچه میازی ناز	وز صحبت بیداد حذر باید کرد بر حالت مظلوم نظر باید کرد
نمبر ۸- مفعول مفعول مفعولین فاع	
صد غفلت میدارد بهشیاری من مے سازم دے نازم بر خالق خود	از خوابم بدتر شد بیداری من غنجوارم خود سازد غنجداری من
نمبر ۹- مفعول مفعول مفعولین فاع	
چون گوئی کاین دنیا باشد بے عیب از دشمن با خوروم در دل صد نیش	پر دم صد زحمات باز نیا لاریب باشد کز یار آید امداد غیب
نمبر ۱۰- مفعول فاعلین مفاعیلین فاع	
خواهم یا تو در معالی شغفتن در دلی را نیایدت بهفتن	باید از من نصیحتی بشغفتن به از پنهان کیس نیاید گفتن
نمبر ۱۱- مفعول فاعلین مفاعیلین فاع	
پرسی از من چه شد جهاں را بنجار خواهی گر مطلب تو باید انجاسم	امید از زندگی نه باشد بیار کار هر دو را بفر و اسگذار
نمبر ۱۲- مفعول فاعلین مفاعیلین فاع	
گلها سینه دهر چرخه زخاوا سست نگرد	گلزارش چو خارزار است نگرد

۹ مفعول فاعلین مفاعیلین فع
۱۰ مفعول فاعلین مفاعیلین فاع
۱۱ مفعول فاعلین مفاعیلین فعل
۱۲ مفعول فاعلین مفاعیلین فعول

۵ مفعول مفعول مفاعیلین فع
۶ مفعول مفعول مفاعیلین فاع
۷ مفعول مفعول مفعولین فع
۸ مفعول مفعول مفعولین فاع

رباعیات شجره اخب از مولف

نمبر ۱ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فع

با همدم خود لطف و سخا هم کن
از کس چو کنی عهد و فایش هم کن

با خیمه نگاہ ز مروت کم کن
خواهی که دریں وهر نباشی رسوا

نمبر ۲ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع

دیدیم که هر دو یادای یار است
باتارنگه شیر قضا تیار است

از زندگی و مرگ چه گفتار است
بالعل لبش گشته مسیحا همراز

نمبر ۳ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فعل

رخ سوے لب یار و مسیحا نکتم
بر کوثر و تتیم نطفه و انکتم

خواهم که دگر خواہش و نیانه کنم
لیکن چو بود ساغر و مینا به نظر

نمبر ۴ - مفعول مفاعیلین مفاعیلین فعول

نظاره بود آن راز نهای هم تویار
وز بد گهراں چشم و فانیج مدار

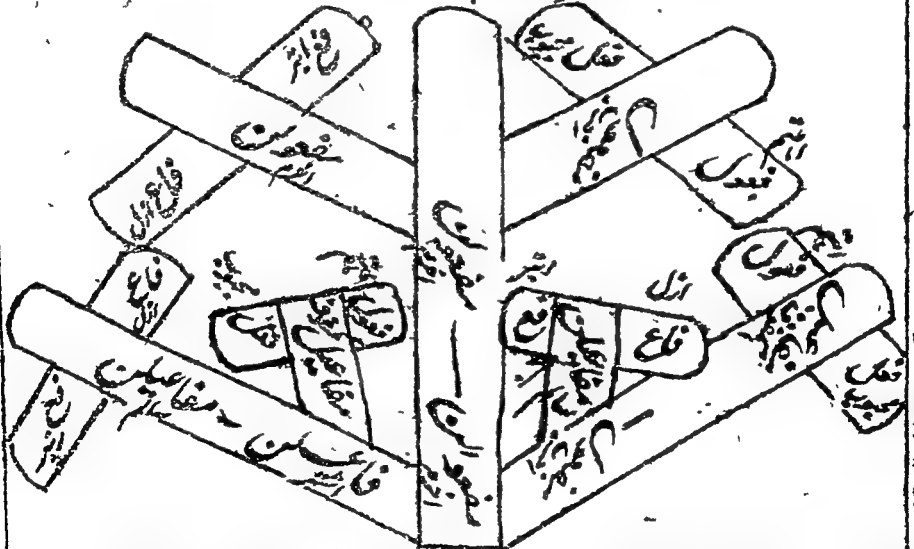
از پند و فروغ است ترا اگر سروکار
از پاک نژادان ز خطا کن نه خیال

نمبر ۵ - مفعول مفعولین مفعولین فعول

اس شجرہ میں حسب ذیل سطور ہیں

۱۔ مفعول مفاعیل مفاعیلین فع	۷۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فعل
۲۔ مفعول مفاعیل مفاعیلین فاع	۸۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فعل
۳۔ مفعول مفاعیل مفاعیلین فعل	۹۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فع
۴۔ مفعول مفاعیل مفاعیلین فعل	۱۰۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فاع
۵۔ مفعول مفاعیلین مفعول فعل	۱۱۔ مفعول مفاعیلین مفعولین فع
۶۔ مفعول مفاعیلین مفعولین فعل	۱۲۔ مفعول مفاعیلین مفعولین فاع

شجرہ احرم - بارہ وزن



اس شجرہ احرم میں حسب ذیل بارہ سطور ہیں

۱۔ مفعولین مفعولین مفعول فعل	۷۔ مفعولین مفعولین مفعولین فعل
۲۔ مفعولین مفعولین مفعولین فعل	۸۔ مفعولین مفعولین مفعولین فعل

این شهر که آرایش مفت اقلیم است
مهرسیت که بر مصر تفوق دارد

عشترنگہ شہر پارچہ ہم و ہمیں است
آرے آرے کہ یوسف ابراہیم است

اس رباعی میں تین مصرعہ اول شجرہ اُخرب اور چوتھا مصرع شجرہ اُخرم میں۔ دیگر غالب

مشکل ہے زبں کلام میرا اے دل
آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمایش

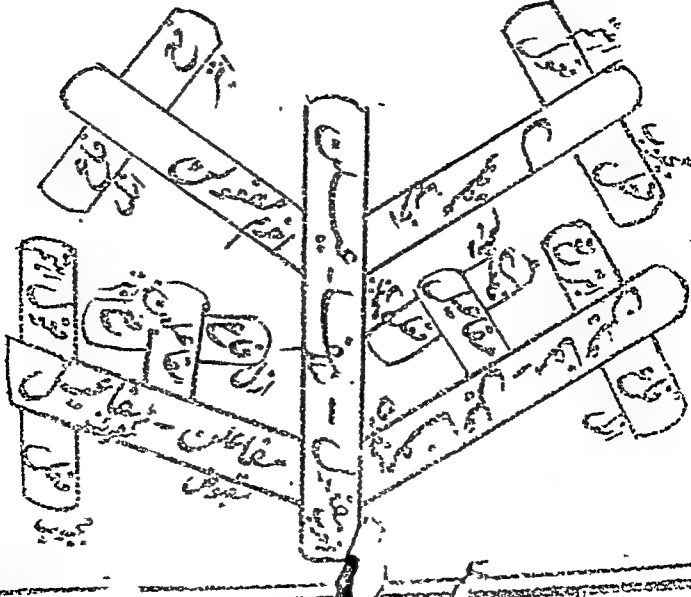
سُن سُن کے اُسے سخنورانِ کامل
گویم مشکل و گر نہ گویم مشکل

اس ربانی میں دو مصرعہ اول شجرہ خرب میں اور دو مصرعہ آخر شجرہ اخرم میں ہیں۔۔

بعض کہتے ہیں کہ رباعی کے اوزان دس ہزار تک ہیں۔ مخجلہ اس کے یہ بھی وزن رباعی میں شامل ہے۔ مفعول مفاعیلن فعولن فعلن۔ علی ہذا القیاس۔

اب ہم ہر دستچہ رباعی کے ذیل میں وجہ کرتے ہیں اور ان کے نیچے پھر رباعی لکھے دیتے ہیں تاکہ طالب کو اس کے سمجھنے میں وقت واقع نہو۔

شجرہ انجرب میں پارہ وزن یہ ہیں



۱۔ مفاعیلین۔ مکن ہرج مٹھن سالم

۲۔ مفعول کہ مفاعیلین کو خرب کرنے سے مفعول ہوتا ہے بصرف لام

۳۔ مفاعیلین کہ مفاعیلین کو قبض کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ مفاعیل کہ مفاعیلین کو کٹ کر ٹیسے پیدا ہوتا ہے بصرف لام

۵۔ مفعول۔ اہم اصطلاح میں جماع حذف اور قبض کو کہتے ہیں بقاعدہ حذف مفاعیلین

سے لن سا قح ہوتا ہے اور بقاعدہ قبض یا رساقط ہو کر عین سا کن ہوتا ہے مفعول

باقی رہا مفعول اسکی بجائے رکھتے ہیں۔ مزاحف کو اہم کہتے ہیں جیسا کہ سابق بیان ہوا ہے

۶۔ فعل۔ محبوب بقاعدہ جب مفاعیلین سے فعل بنایا گیا ہے۔

۷۔ فاع۔ ازل مفاعیلین سے بقاعدہ زل بنایا گیا ہے۔

۸۔ فتح۔ اتر بقاعدہ تیر مفاعیلین سے بنایا گیا ہے۔

۹۔ مفعول۔ احرم بقاعدہ خرم مفعولین مفاعیلین سے بنایا گیا ہے۔

۱۰۔ فاعلین۔ اکثر بقاعدہ شتر مفاعیلین سے فاعلین بنایا گیا۔ خواجہ حسن قطبان

خراسانی نے دو شجرہ راغی کے تیار کیے ہیں۔ ایک شجرہ احرہ دوم شجرہ احرہ

شجرہ احرہ وہ ہے جسکا رکن اول مفعول ہے اور شجرہ احرہ وہ ہے جسکا رکن

اول مفعولین ہے۔ بارہ بجز شجرہ احرہ میں اور بارہ بجز شجرہ احرہ میں ہیں کل ۲۴ بجز

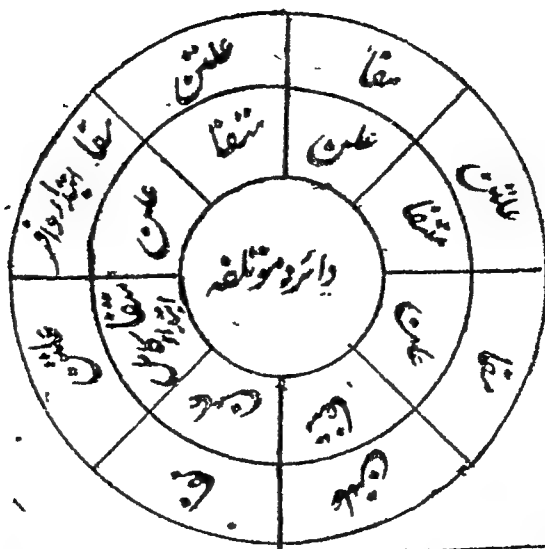
استعمال ہوتی ہیں۔

اجتماع بجز ایک شجرہ کار باغی میں موزوں نہیں ہوتا ہے لیکن ایک شجرہ کی بجز کو

دوسرے شجرہ کے بجز سے اجتماع کرنا نامناسب ہے۔ لیکن متاخرین اکثر خیال

نہیں کرتے اور ہر دو شجرہ کے اجتماع کرتے ہیں۔ مثلاً طحوری

لفطیج - زمنے سخن متفاععلن - دل من شنو متفاععلن - ترو باو متفاععلن - کہ بنبرم بار متفاععلن
 باقی ہیں نوع - واضح ہو کہ بحر وافر و کامل ایک ہی دائرہ سے استخراج ہوتی ہیں اور اس دائرہ
 کو دائرہ متعلقہ کہتے ہیں یکسر لام اس وجہ سے کہ ارکان ان ہر دو بحر کے باہم مناسبت
 اور الفت رکھتے ہیں کیونکہ سب ارکان ہفت حرفی ہیں اور وہ مجموع اور فاصلہ
 صغریٰ سے مرکب ہیں اور لیکن اس دائرہ کو متفقہ کہتے ہیں +
 کہتے ہیں کہ یہ پانچ دائرہ جو اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں ان کو خلیل ابن احمد نے
 وضع کئے ہیں اور ان کے نام رکھے ہیں +



فصل سہم اور ان رباعی کے بیان میں

وزن رباعی کہ اس کو دو بیت یا چار مصرعہ کہتے ہیں - بحر رباعی سے استخراج ہوتا ہے -
 اب نظم نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے وزن چوبیس ہیں مجموعہ ان وزنوں کا ارکان
 ذیل سے ظاہر ہوتا ہے +

نرواقر سالم است سخن مگر ز خزان ہم تو بخوان

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

چونکہ مفاعلتن میں آخر جزو تہ مجبور ہے لہذا بقاعدہ اذالت مفاعلتان بنایا گیا۔

فلک چکند بیا تو دے کہ ساغرے دم تبویا مولف نہ فکر خزان نہ خوف عدو و دل بخیاں غیر مار

تقطیع۔ فلک چکند مفاعلتن۔ بیا تدم مفاعلتن۔ کساغرے مفاعلتن۔ دم بہت

یار مفاعلتان۔ باقی ہمیں نمط۔

فصل نوزدہم بحر کامل کے بیان میں

کامل۔ نفع کاف و کسر سیم۔ اس بحر کو کامل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بحر جس طرح دائرہ سے وضع ہوئی ہے تمام و کمال اسی طرح پر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ حرکات اس بحر کے بہت ہیں اس کو کامل کہا گیا کیونکہ ایک بیت میں چالیس متحرک حروف ہیں اگرچہ وافر میں بھی اسی قدر حرکات ہیں لیکن وہ تمام حرکات متعل نہیں ہیں اس بحر کو کامل مثنوی سالم۔ وزن یہ ہے۔

تبوگویم اے دل من بیا کہ ز کالیست سخن

بت نازیں چہ بود اگر دل خود تہی ز جفا گشتی مولف بمن ایس تم نبود واکر بغیر لطف و فاکشتی

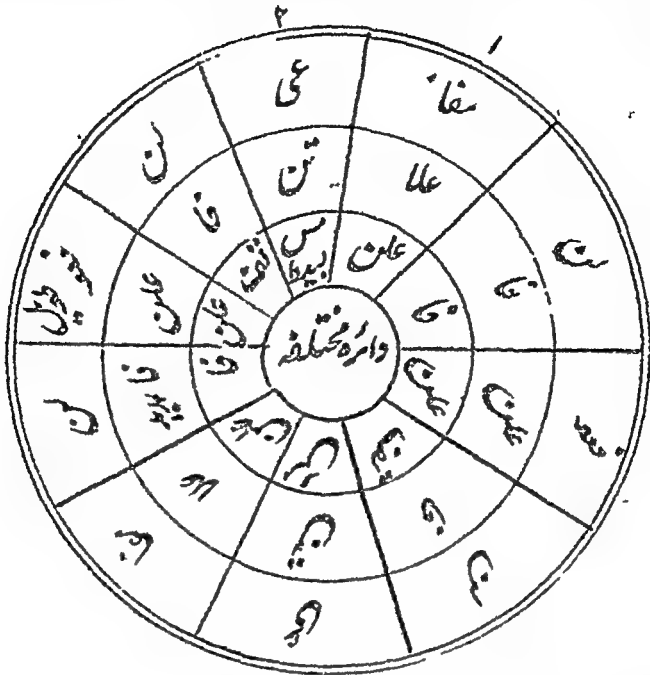
تقطیع۔ بت نازیں مفاعلتن۔ چہ بود اگر مفاعلتن۔ دل خود تہی مفاعلتن۔ ز جفا

گشتی مفاعلتن۔ باقی ہمیں طور۔

(۲) بحر کامل مثنوی مذال۔ وزن یہ ہے۔

چوز کالیست عرا سخن تو ندال سارو دے بخوان

زمن این سخن دل من شنو تو مرد باو کہ بر نم یار مولف انشود کسے تو مہربان تو شوی اگرچہ بر و شمار



فصل ہجرت وافر کے مسائل

اس بحر کو وافر اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں حرکات بہت ہیں کہ ہر رکن اسکا پانچ متحرک رکھتا ہے اور بعض اس سبب سے وافر کہتے ہیں کہ اشعار عرب کے اس بحر میں زیادہ ہیں وافر بضم واو وضم فا یعنی بیار۔
(۱) بحر وافر مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے -

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	زوافر سولے تو مگر بیا سخن اپنے دل سے سخن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	بروے تو من نظر چہ کیم کہ آتش دل فرو نہ بود مولف
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	بقطیع بروے تو من مفاعلتن نظر چہ کیم مفاعلتن کہ آتش دل مفاعلتن فرو نہ بود مفاعلتن

باقی ہیں نوع -

(۲) بحر وافر سالم مذال - وزن یہ ہے -

فصل ہفتم - بحر بسیط کے بیان میں

بسیط - بفتح بار و کسرین و سکون یا ر تحتانی - اس بحر کو بسیط اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بسیط یعنی گسترانیدن یعنی بچھانا اس کے رکن سباعی میں اول و سبب خفیف اور رکن خماسی میں ایک سبب خفیف ہے -
(۱) بحر بسیط مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے -

بحر بسیط است ایں شبنوز من این سخن	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
خداں چو گل رُبے تو دامن مگر خوسے تو	مکولف آتش زند و ردلم بیم اگر سوئے تو
تقطیع - خدا چگل مستفعلن - روسے تو فاعلن - دامن مگر مستفعلن - خوسے تو فاعلن	باقی ہر خط
(۲) بحر بسیط مثنیٰ سالم ہذال - وزن یہ ہے -	

بحر بسیطش گویا لیکن مذاش بخواں	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن
کاگل چنیاں پر شکن رویت چنین بے نظیر	مکولف از من چه پرسی سخن جان دلم شد سیر
تقطیع - کاگل چنیاں مستفعلن - پر شکن فاعلن - رویت چنین مستفعلن - بے نظیر فاعلن	باقی ہمیں منط -

واضح ہو کہ ہر بحر مندرجہ بالا یعنی طویل مدید بسیط ایک دائرہ سے مستخرج ہوتے ہیں - اس دائرہ کا نام مختلفہ ہے بکسر لام - مختلفہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ارکان بحر اس دائرہ کے مختلف ہیں - بعض حماسی اور بعض سباعی - دائرہ چہ سبک

تقطیع۔ من بہ زبانش فاعلاتن مگر روم فاعلن یوس ہا بر فاعلاتن۔ لب زخم فاعلن
باقی ہمیں نفع +

(۲) بکر مدید مٹمن سالم نڈال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید سالم کن نڈالش در بیاں	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاں
-------------------------------	------------------------------

بتلا گشتم بغم روے اودیدم کنوں	مؤلف	غیر باوندے و سخن من گرفتار حیوں
-------------------------------	------	---------------------------------

تقطیع۔ بتلا گش فاعلاتن۔ تم بغم فاعلن۔ روے اودی فاعلاتن۔ دم کنوں

فاعلن۔ باقی ہمیں نفع۔

(۳) بکر مدید مٹمن مجنوں۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید مجنوں ہم مٹمن بسجن	فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن
----------------------------	---------------------------

مہر با غیر کئی شاہ خوبان ز من	مؤلف	حیف باشد کہ یکے رخ نگر دی تو من
-------------------------------	------	---------------------------------

تقطیع۔ مہر باغے فاعلاتن۔ رکنی فعلن۔ شاہ خوبا فاعلاتن۔ نزد من فعلن۔ باقی ہمیں

(۴) بکر مدید مٹمن مجنوں نڈال۔ وزن یہ ہے۔

شد مدید مجنوں کن نڈالش ہ بیاں	فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلان
-------------------------------	----------------------------

از لب او چہ سخن وال رخ و زلف چناں	مؤلف	آب حیواں طیش مہ بطلما ت عیاں
-----------------------------------	------	------------------------------

تقطیع۔ از لبے او فاعلاتن۔ چہ سخن فعلن۔ و از خورل فاعلاتن۔ چناں فعلان

باقی ہمیں طور۔ اگر فاعلن کو خین کیا جائے تو فعلن ہو جاتا ہے۔ بعضے مدید مقلوب

کو بیٹے فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن یا فاعلیان دو بار۔ بکر عمیق کہتے ہیں +

شکوہ ہا چوں نہ سازم از تہمائے دلبر	مؤلف	غیر را یار سازد شد کجا عہد یکسر
------------------------------------	------	---------------------------------

تقطیع۔ شکوہ ہا فاعلن۔ چوں سازم فاعلاتن۔ از تہمائے دلبر فاعلن۔ ما سے دلبر فاعلاتن۔ باقی ہمیں

نے چھ رکن ہفت حرفی پر وضع کیا ہے۔ پہنچ رٹل۔ رجز۔ نسخ۔ مضارع۔ مقتضب۔
 مجتث۔ سرش۔ تخفیف۔ وافر۔ کامل۔ جن میں ۲۲ حروف ہوتے ہیں اور ہر متقارب
 کو آٹھ رکن پہنچ حرفی پر بنایا ہے کہ چالیس حروف ہیں۔ اگرچہ بحر مدید و بحر کسبیط کو
 بھی چار رکن پہنچ حرفی و چار رکن ہفت حرفی پر جسکے اڑتالیس حروف ہوتے ہیں
 بنایا گیا ہے۔ سوائے بحر مدید کے کہ اس کے ارکان شعر عرب میں چھ ہو جاتے ہیں اور
 عروض و ضرب اس کے ساقط ہو جاتے ہیں۔ بحر مدید مسدس بھی ہو جاتی ہے
 اور بحر کسبیط بھی مسدس ہو جاتی ہے اور اگر ثمن ہوتی ہے تو عروض و ضرب اسکی
 مخبون ہو جاتی ہیں یعنی حسب قاعدہ ضمن کے عروض و ضرب میں سے دو حروف
 ساقط ہو جاویں تو بجائے اڑتالیس حروف کے ۲۴ حروف باقی رہ جاتے ہیں۔

فصل شانزدہم بحر مدید کے بیان میں

مدید۔ پنج میم و کسر وال مہملہ و سکون یا رتختانی۔ اس بحر کو اس سبب سے مدید
 کہتے ہیں کہ مد یعنی کشیدن اور اس بحر کو طویل سے اخذ کیا ہے جیسا کہ دائرہ سے معلوم
 ہوگا اور بعض اس سبب سے مدید کہتے ہیں کہ دو سبب ہر دو طرف رکن سیاحی یعنی
 رکن ہفت حرفی کے کھینچے گئے ہیں یعنی اول رکن فاعلاتن میں فاول اور تن
 آخر۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ارکان سیاحی اس کی رکن خماسی سے کھینچے گئے ہیں۔
 (۱) بحر مدید میں سالم۔ وزن یہ ہے۔

شعر مدید و سالم وزن اور در گوش کن | فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
 ۴۰۔ یہ زمش گر و مہم ہا بر لب زغم | مولف | ساغرے دارم بہت از سے دارم چ غم

فصل پانزدہم بحر طویل کے بیان میں

طویل - بفتح طاء ہملا و کسر واو و سکون یا و تختائی بجمعے دراز - وزن اس بحر کا یہ ہے - فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن - دوبار -
بحر اول - وزن یہ ہے -

طویل نگہ کن ہم گویم سخن سر کن	فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن
-------------------------------	---------------------------

بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے رکن آٹھ ہیں کم نہیں ہیں بڑھلا دیگر بحر کے اور بعض اس وجہ سے طویل کہتے ہیں کہ اس کے ارکان میں تین اسباب پر مقدم ہیں یعنی تدرجہ نسبت سبب طویل ہے اسباب سے پہلے آتے ہیں -

چو آئی من یکدم نظر کن دے سیوم	مولف	وقاکن چو فرمودی نشینی یہ پہاچیم
-------------------------------	------	---------------------------------

تقطیع - چو ای فعلن - بمن یکدم مفاعیلن - نظر کن فعلن - دے سیوم مفاعیلن -
باقی ہیں نظم - بجمعے برعکس ارکان مذکور یعنی مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلن -
کو بحر عریض کہتے ہیں - جو مقلوب طویل کا ہے -

چونکہ اس بحر کے آٹھ رکن ہوتے ہیں اور ایک بیت اسکی ۲۸ حروف کی ہے اور کوئی بحر اس درجہ پر نہیں پہنچتا لہذا طویل کہتے ہیں - بحر ۲ وزن یہ ہے

طویلے کہن گویم سبغ چہ شد ایجان	فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن
--------------------------------	---------------------------

شدم از رخ ولفش بریشان و ہم چہ را	مولف	دلہ شاد چشم شاد چو آئینہ سپہ سماں
----------------------------------	------	-----------------------------------

تقطیع - شدم از فعلن - ولفش مفاعیلن - بریشان فعلن - ہم چہ را فعلن -
مفاعیلن - باقی ہیں نظم - بجمعے کہتے ہیں کہ گیارہ بحر طویل کو

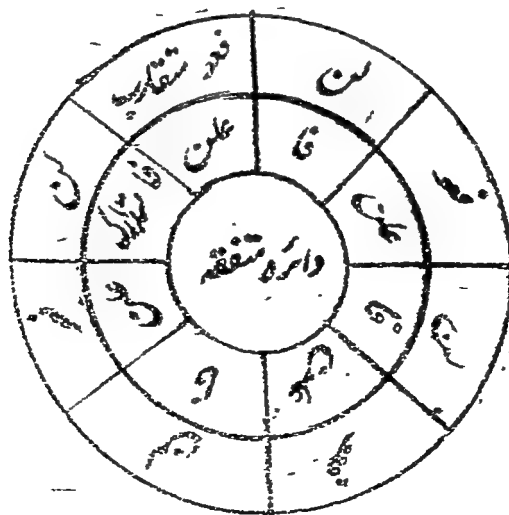
تقطیع۔ زت، گش فعلن۔ تسم فعلن۔ چیجان فعلان۔ باقی بہیں طور۔
(۱۲) متدارک مسدس مجبوں منقطع۔ وزن یہ ہے۔

بجن و قطع ہل	فعل فعل فعل
--------------	-------------

بیا دے بن	مؤلف	زنج بگو سخن
-----------	------	-------------

لقطیع۔ بیا فعل۔ دے فعل۔ بن فعل۔ باقی بہیں طور۔ اگر فعل کو جو کسر عین
بے ندال کرینگے تو فعال ہوگا فعل بچائے اسکے رکھا گیا اور عرض و ضرب ندال
ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ فعل فعل فعل۔ از مؤلف نے کہن بیار۔ شوم بتو شمار۔
تقطیع۔ میے فعل۔ کہن فعل۔ بیار فعل۔ باقی بہیں طور۔

بجر متدارک اور بجر متقارب ایک ہے۔ وزن سے بنائی جاتی ہیں۔ متقارب کا
وزن فعلن اور متدارک کا فاعلن ہے۔ اگر متقارب سے کن فو بنایا جائے
اور فاعلن بجائے اسکے رکھا جائے تو بجر متدارک ہو جاتی ہے۔ یہ ہر دو بجر اس
دائرہ متفقہ سے صاف ظاہر ہوتی ہیں۔



یہ ہوگا۔ فاعلن فعل۔ فاعلن فعل۔ از مولف۔

غیر شد جذ الطف شد زیار	مہرباں من گشتہ غمگسار
------------------------	-----------------------

لقطعیع۔ غیر شد فاعلن۔ جذ افعل۔ لطف شد فاعلن۔ زیار فعل۔ باقی ہیں نوع۔
(۸) بحر متدارک مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

شد تدارک مسدس یکن	فاعلن فاعلن فاعلن
-------------------	-------------------

جانمن نوش کن جام مے	مولف پرده داری زمن تابکے
---------------------	--------------------------

لقطعیع۔ جانمن فاعلن۔ نوش کن فاعلن۔ جام مے فاعلن۔ باقی ہیں خط۔
(۹) بحر متدارک مسدس مذال۔ وزن یہ ہے۔

شد مذال از تدارک چیاں	فاعلن فاعلن فاعلن
-----------------------	-------------------

جان دول شد باو ہم نثار	مولف یار من شد بین غمگار
------------------------	--------------------------

لقطعیع۔ جان دول فاعلن۔ شد باو فاعلن۔ ہم نثار فاعلن۔ باقی ہیں خط۔
(۱۰) بحر متدارک مسدس مخبون۔ وزن یہ ہے۔

شد ارک و نبش کن	فعلن فعلن فعلن
-----------------	----------------

چہ کنم دل من نبش	مولف بخدا چہ برد تمش
------------------	----------------------

لقطعیع۔ چہ کنم فعلن۔ دل من فعلن۔ نبش فعلن۔ باقی ہیں نوع۔
(۱۱) بحر متدارک مسدس مخبون مذال۔ وزن یہ ہے۔

باواست و ہمیں چیاں	فعلن فعلن فعلن
--------------------	----------------

یہ کہ فعلن مخبون کبسرین ہے لہذا بقاعدہ مذال فعلن بنایا گیا۔ از مولف۔

ز تو گشتہ ستم چہ بجان	کہ نہاں شدہ ام ز جہاں
-----------------------	-----------------------

حسب قاعدہ قطع و تد فاعلن سے نون ساکن ڈور کیا جاوے اور متحرک ماقبل کو کلام ہے ساکن کیا جاوے فاعل رٹا۔ فعلن بجائے اس کے رکھا گیا۔ اس بحر کے صوت الناقوس بھی کہتے ہیں کہ اس میں سنکھ کے مانند آواز برآمد ہوتی ہے بدلتی

یکدم آید سویم و لبس	احسان بر من دارد اکثر
---------------------	-----------------------

تقطیع۔ یکدم فعلن۔ سویم فعلن۔ لبس فعلن۔ و لبس فعلن۔ باقی ہمیں طور۔
(۶) بحر متدارک مثنیٰ مقطوع مسبق۔ وزن یہ ہے۔

مقطوع از تسبیحش بر خواں	فعلن فعلن فعلن فعلن
-------------------------	---------------------

اس بحر میں چونکہ فعلن بسکون عین مقطوع ہے۔ لہذا بقاعدہ تسبیح فعلان بنایا گیا اور اگر فعلن مخبون یکسر عین ہوتا تو بقاعدہ ذال فعلان بنایا جاتا۔ از مولف۔

رفتم سوئے بزم غیراں	رویش دیدم گشتم بئیراں
---------------------	-----------------------

تقطیع۔ رفتم فعلن۔ سوئے فعلن۔ بزم فعلن۔ غیراں فعلان۔ باقی ہمیں طور۔
ہر چار سجوہ رزجہ بالا میں مصرع جات لکھ کر شعر کہنا ناموزوں نہیں ہوتا۔
(۷) بحر متدارک مثنیٰ مخبون مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

خسب و قطع گو وزن بے شل	فاعلن فعل فاعلن فعل
------------------------	---------------------

فاعلن کو خسن و قطع کرنے سے فعل یکسر عین ہوتا ہے۔ فعل بفتح عین اسکے بجائے رکھتے ہیں۔ از مولف۔

جان من بیایط خود نما	نوش کن فے مسانغے زما
----------------------	----------------------

تقطیع۔ جان من فاعلن۔ بیایط فعل۔ لطف خود فاعلن۔ زما فعل۔ باقی ہمیں مخط۔
اور اگر بقاعدہ اذالمت فعل سے فعال بنایا گیا۔ فعول بجائے اسکے رکھا گیا تو وزن

(۱) بجز متدارک مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے - از مولف -

زلف او بر رخ خال او بر لبش | مرغ دل بند شد غرض مطلبش

تقطیع - زلف او فاعلن - بر رخ فاعلن - خال او فاعلن - بر لب فاعلن - باقی یہیں

(۲) بجز متدارک مثنیٰ نذال - وزن یہ ہے - از مولف

از تدارک نذال اسے دلم شد عیاں | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

موسم گل بود جام مے ہم نوش | بادہ ناب را از نگاہ من سپوش

تقطیع - موسیٰ - فاعلن - گل بود - فاعلن - جام مے فاعلن - ہم نوش فاعلن - باقی یہیں

(۳) بجز متدارک مثنیٰ محیون - وزن یہ ہے -

ستدارک شد محیون سخن | فعلن فعلن فعلن فعلن

بدلم نہ کرم نکنی نظرے | مؤلف شدہ ذکر جہاے تو در بدرے

تقطیع - بدلم فعلن - ز کرم فعلن - نکنی فعلن - نظرے فعلن - باقی یہیں نوع -

(۴) متدارک مثنیٰ محیون نذال - وزن یہ ہے -

ستدارک خین و نذال بنواں | فعلن فعلن فعلن فعلن

اس بجز میں چونکہ فعلن کبیر عین ہے لہذا نذال کرنے سے فعلان بنایا گیا ہے - از مولف

بمن اسے دل من سخن زبناں | چہ کنم کہ چہ شد ز نگاہ تہاں

تقطیع یہ ہے - بمن فعلن - دل من فعلن - سخن زبناں فعلن - زبناں فعلن - باقی یہیں

اور اگر فعلن لیکون عین ہو تو بقاعدہ تسبیح فعلان بنایا جاتا ہے جیسا کہ آئندہ نشانی

(۵) بجز متدارک مثنیٰ مقطوع - وزن یہ ہے -

مقطوع از متدارک کسر کسر | فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

تقطیع۔ حجاب فعل۔ ازرو فعل۔ ہمیش فعل۔ بردار فعل۔ باقی نہیں نوع۔
(۹) بحر متقارب مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

تقارب مسدس نظرین | فعلین فعلین فعلین

بسوے و فایم ندیدی مولف | سخن ہائے دہمن شنیدی |

تقطیع۔ بسوے فعل۔ و فایم فعل۔ ندیدی فعل۔ باقی نہیں منط۔ اگر عرض
و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ فعلین فعلین فعل۔ دوبار۔ از مولف۔

دعایم کنی گر قبول | شود مدعایم حصول

تقطیع۔ دعایم فعل۔ کنی گر فعل۔ قبول فعل۔ باقی نہیں منط۔ اور اگر عرض
و ضرب مخدوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ فعلین فعلین فعل۔ از مولف۔

بیک بسوے جان من | خفا گشتے در سخن

تقطیع۔ بیک بو فعل۔ سے ایجا فعل۔ من فعل۔ باقی نہیں طور۔

(۱۰) بحر متقارب مسدس سالم مسبیغ۔ وزن یہ ہے۔

تقارب مسبیغ تو بر خواں | فعلین فعلین فعلوں

بیائی چو در بزم یاراں | مولف | شود از تو پیرا چہ احساں

تقطیع۔ بیائی فعل۔ چو در بزم فعل۔ یاراں فعل۔ باقی نہیں نوع۔

فصل چار و ہم متدارک کے سائیں

متدارک۔ بضم سیم و فتح تاء و قالی و کسر دال۔ متدارک انوی معنی دریا متن ہے۔
احمد غرضی اس بحر کو بحر غریب کہتا ہے۔

(۶) بحر متقارب مثنیٰ ثلثم مسبیغ - وزن یہ ہے۔

فعلین	فعلون	فعلن	فعلوا
-------	-------	------	-------

گردن نہ پیچم از حکم خواباں مولف کافر نباشم پیش تو جانان

نقطعیج - گردن فعلن - نہ پیچم فعلون - از حکم فعلن - مخوباں فعلواں - باقی بہیں بطور

(۷) بحر متقارب مثنیٰ مقبوض ثلثم - وزن یہ ہے۔

فعلین	فعلون	فعلن	فعلوا
-------	-------	------	-------

حسب قاعدہ قبض حرف پنجم ساکن گرو یا گیا۔ فعل باقی رہا یعنی لام۔ اس بحر میں چل

رکن مقبوض اور چار رکن ثلثم ہیں۔ از مولف۔

دلم	روزم	ازمن	اے سنگر
-----	------	------	---------

نقطعیج - پہل فعل - وی خبر فعلن - نہ بین فعل - بیش گر فعلن - باقی بہیں نوع

یعنی اس بحر کو سولہ رکن سے بھی بناتے ہیں اور وزن اس کا یہ ہے۔ فعل فعلن

فعل فعلن فعل فعلن فعل فعلن۔ دوبار از مولف۔

زلطف و مہر تو کم نباشد بہ بزم ماجان من چہ آئی

بیا و دیدار خود منائی حسن و خوبی و دل ربائی

نقطعیج - زلطف فعل - مہر سے فعلن - تکم نہ فعل - یا شد فعلن - بہ بزم فعل -

ما جان فعلن - من چہ فعل - الی فعلن - باقی بہیں نوع۔

(۸) بحر متقارب مثنیٰ مقبوض ثلثم مسبیغ - وزن یہ ہے۔

فعلین	فعلون	فعلن	فعلوا
-------	-------	------	-------

غیاب از دوسے خویش بڑا ملاقات کو صاف عینم بخ تو اے یار

تقارب چو مقصور باشد قبول	فعلون فعلون فعلون
--------------------------	-------------------

حسب قاعدہ قصر سبباً حرکات ساکن ساقط کر کے اور حرف متحرک سبب مذکرہ کو ساکن کیا جاوے۔ مثلاً فعلون سے نون ساقط اور لام کو ساکن کیا فعلون باقی رہا اس بحر میں عروض و ضرب بقصور ہیں۔

مرا از خرافات او فکر نیست	مؤلف	ز وانش بگفتار او ذکر نیست
---------------------------	------	---------------------------

تقطیع۔ مرا از فعلون۔ خرافات فعلون۔ ت او ذک فعلون۔ ز وانش فعل۔ باقی بہیں طور (۱۴) بحر متقارب مثنیٰ محذوف۔ وزن یہ ہے۔

چہ محذوف متقارب آمد بدل	فعلون فعلون فعلون
-------------------------	-------------------

حسب قاعدہ حذف سبب خیف آخر رکن کا ساقط ہوا۔ تو باقی رہا فعل سببائے اس کے رکھا گیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب محذوف ہیں باقی ارکان سالم ان ہر دو وزن یعنی فعل اور فعل میں اختلاع ہوتا باعث ناموزونیت شعر نہیں ہے۔ مؤلف

شوار جانب من بدو ہم سخن	کہ گوید فروغ اوستا و زمن
-------------------------	--------------------------

تقطیع۔ شوار جانب فعلون۔ من بدو ہم فعلون۔ سخن فعل۔ باقی بہیں نظم (۱۵) بحر متقارب مثنیٰ اٹکم۔ وزن یہ ہے۔

مقارب است و اٹم نظر کن	فعلون فعلون فعلون
------------------------	-------------------

حسب قاعدہ غنم فعلون سے فاء ساقط ہوئی فعلون باقی رہا۔ فعلون سببائے اس کے رکھا گیا اس میں چار رکن اٹکم باقی سالم ہیں۔ از مولف۔

باغیہ لطف و برمن جفا با	از توستم با و زمن و فبا
-------------------------	-------------------------

تقطیع۔ باغیہ لطف و برمن فعلون۔ جفا با فعلون۔ با و زمن و فبا باقی بہیں نظم۔

حسب قاعدہ کف فاعلاتن و مفاعیلن سے فاعلات و مفاعیل بنایا گیا بضم آخر ہر دو۔ اور
حسب قاعدہ قصر مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام بنایا گیا۔ مرفوع ۵

ما بہ یزیم تو آئیم و نشینم
لیکن از تو بجز جور چہ بینیم
تقطیع۔ ما بہ یزیم فاعلات تو آئیم مفاعیل۔ نشینم مفاعیل۔ باقی بہیں طور۔

فصل سیم درم بجز متقارب کے یہاں نہیں

مقارب۔ بضم میم و فتح تا ہجو و قاف و کسرہ راء مملہ و بار موحده۔ اس بحر کو مقارب
اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس بحر میں دو تداور سبب یا ہم نزدیک ہیں کیونکہ ہر دو تداور
کے بعد ایک سبب اور ہر سبب کے بعد ایک تداور واقع ہے۔ مقارب کے نوی
معنی نزدیک کے ہیں۔
(۱) بحر مقارب مثنیٰ سالم۔ وزن۔

ز متقارب و سالم ایدل عن کن
نمایاں ز رخ گشتہ شانِ خدائی موقوف
تقطیع۔ نمایاں فعلون۔ ز رخ گشتہ فعلون۔ تشرانے فعلون۔ خدائی فعلون۔ باقی بہیں طور۔
(۲) بحر مقارب مثنیٰ سالم مسبغ۔ وزن۔

مسبغ چہ باشد ز متقارب ایجاں
کعبہ چو ما سجده کردن تو انیم موقوف
تقطیع۔ کعبہ فعلون۔ چہ حاج فعلون۔ و کردن فعلون۔ تو انیم فعلولان۔ باقی بہیں طور۔
(۳) بحر مقارب مثنیٰ مقصور۔ وزن یہ ہے۔

فصل دوازدہم بحر مشاکل کے بیان میں

مشاکل بضم میم و شین معجود کسر کاف۔ اس بحر کو مشاکل اس سبب کہتے ہیں کہ ہمشکل و موافق بحر قریب کے ہے اور ہر دو بحر کے رکن ایک ہی ہیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جاتا ہے۔ صرف مقدم و موخر کا فرق ہے وزن بحر قریب کا یہ ہے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن۔ دوبار۔ بحر قریب میں فاعلاتن ہر دو مفاعیلن کے بعد واقع ہوا اور بحر مشاکل میں پہلی بحر قریب اور مشاکل اور بحر جدید میں کوئی غزل نہیں پائی گئی ہے۔ بحر نہایت قلیل الاستعمال ہیں۔ حدائق البلاغت میں درج ہے کہ ان ہر بحر میں کوئی غزل یا قصیدہ نہیں ہوا۔

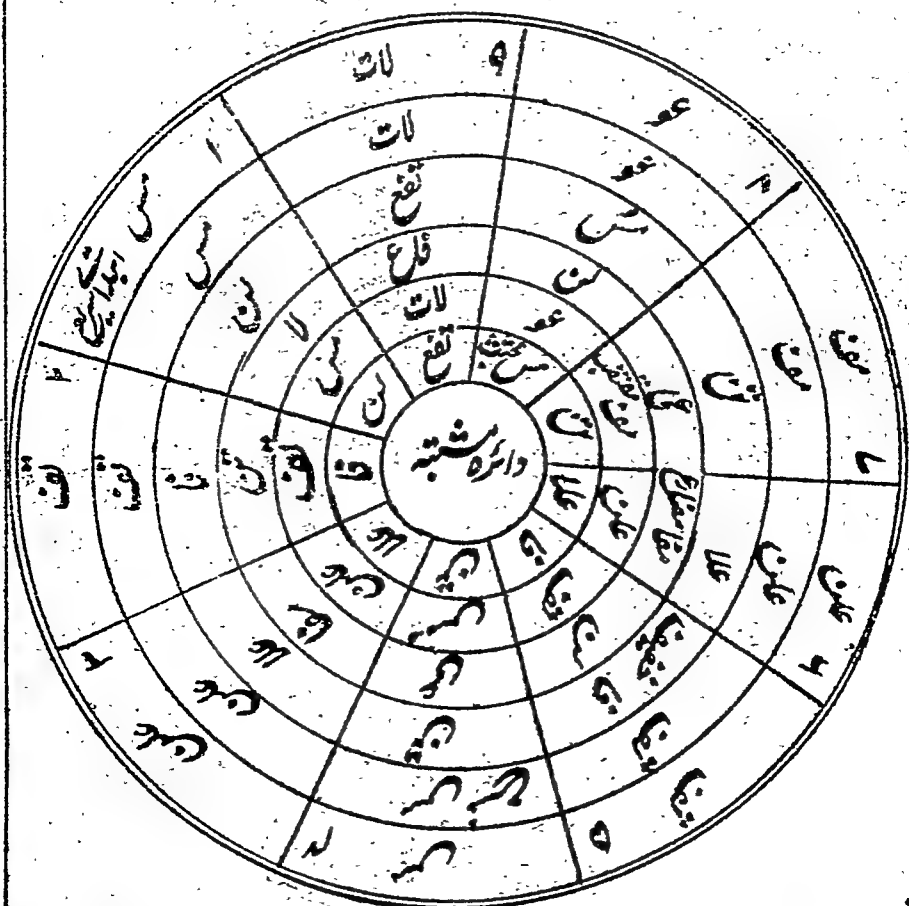
۱) بحر مشاکل مسدس سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم مشاکل مسدس شذیخ ماکن	فاعلاتن	مفاعیلن مفاعیلن
برجبالش ولم شیدانہ چوک گردد	مؤلف	ہر کہ رُدیش اگر بنید جنوں گردد
تقطیع۔ برجبالش فاعلاتن۔ ولم شیدانہ مفاعیلن۔ پنجو گردد مفاعیلن۔ باقی بیہر		
(۲) بحر مشاکل مسدس سالم مسبغ۔ وزن یہ ہے۔		

چوں مسبغ مشاکل شذیخ ماکن	فاعلاتن	مفاعیلن مفاعیلن
چوں نگریم ز جور تو جہاں گریاں	مؤلف	دُلف کردی بمن ہم اے شہ خواہاں
تقطیع۔ چوں نگریم فاعلاتن ز جور سے تو مفاعیلن۔ جہاں گریاں مفاعیلن باقی بیہر		
(۳) بحر مشاکل کثوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔		

کف بقصر مشاکل چہ یہ تفصیل	فاعلات	مفاعیل مفاعیل
---------------------------	--------	---------------

صورت دائرہ دیگر یہ ہے



ہر دو دائرہ مشتبہ ہیں اس میں چھ بکر حسب مندرجہ بالا ظاہر ہوتی ہیں مشتبہ ایسے کہتے ہیں کہ بعض رکن بکر کے آپس میں مشتبہ ہیں کیونکہ مستفعلن بکر خفیف و بکر محبت میں واقع ہے۔ و تدفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور مستفعلن کہ دیگر بکروں میں واقع ہوا دو سبب خفیف اور تدفروق مجموع سے مرکب ہے اور اسی طرح سے فاعلاتن جو بکر مضارع میں واقع ہوا تدفروق اور دو سبب خفیف سے مرکب ہے اور فاعلاتن کہ دیگر بکر میں واقع ہوا ہے دو سبب خفیف اور تدفروق مجموع سے مرکب ہے بعض نگاہیں دائرہ کو دائرہ تدفوق کہتے ہیں اس سبب سے کہ صرف تدفوق میں فرق واقع ہوا ہے۔

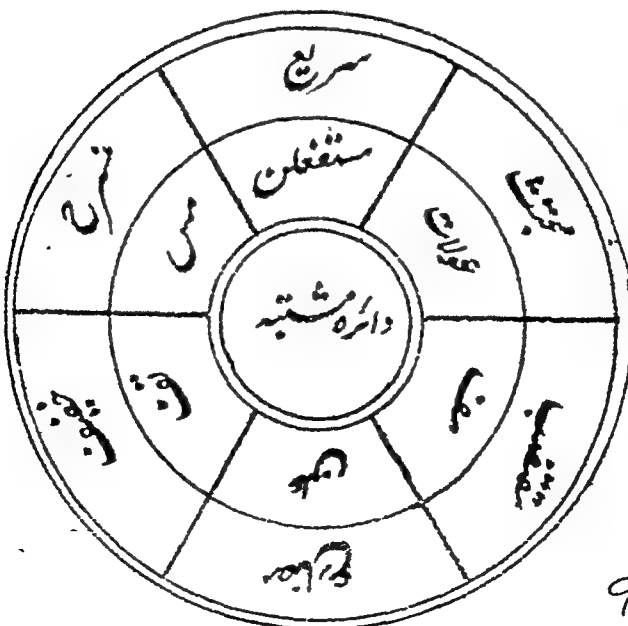
فعلین مطلق کو تسبیح کرنے سے فعلان ہو جاتا ہے جیسا کہ سابق بیان ہو چکا ہے۔

شانہ در زلف گشتہ سرگرداں | آئندہ پیش روئے تو حیران

لفظ قلیع۔ شانہ در زلف فاعلاتن۔ نگشتہ سر مفاعیلن۔ گردان فعلان۔ باقی ہیں شرط
واضع ہو کہ چن بچہ یعنی۔ تسبیح۔ تشرح۔ خفیف۔ مضارع۔ مقصوب۔ محبت۔
میس الاجزائیں۔ یعنی جنکے چہ رکن ہوتے ہیں۔ ان کا استخراج ایک ہی
دائرہ سے ہوتا ہے۔ ہر مذکور کے اوزان یہ ہیں۔

تسبیح مستفعلن مستفعلنات | تسبیح مقصوب مفعولات مستفعلن
تشرح مستفعلن مفعولات مستفعلن | تسبیح محبت مستفعلن فاعلاتن
تشرح خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن | تسبیح مقصوب مفعولات مستفعلن
تشرح مضارع مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن | تسبیح مقصوب مفعولات مستفعلن

صورتِ دائرہ یہ ہے



زلف از رخ بیک طرف تو کن ایجان | مؤلف | بر فلک مهر تا شود ز تو نیاں
 لقطعیج - زلف از رخ فاعلاتن - بکی طرف مفاعلن - ت کن ایجان فعلیایاں - باقی ہمیں
 (۵) بحر خفیف مجنون مقصور - وزن یہ ہے -

از خفیف وز جن و قصر نکات | فاعلاتن | مفاعلن فعل اسف
 فاعلاتن کو جن و مقصور کر نیسے فعلات ہو جاتا ہے - از مؤلف -

یار در بزم و چشم غیر یار | چوں بنا شد دل فروغ نگار |
 لقطعیج - یار در بزم فاعلاتن - چشم غے مفاعلن - ر یار فعلات - باقی ہمیں طور -
 (۶) بحر خفیف مجنون محذوف - وزن یہ ہے -

شد خفیف وز جن و حذف سخن | فاعلاتن | مفاعلن فعلن (کبسر عین)
 فاعلاتن کو جن اور حذف کر نیسے فعلن ہوتا ہے - کبسر عین - از مؤلف -

یار با غیر و من جسم چہ گنم | از فلک با من این ستم چہ گنم |
 لقطعیج یار با غے فاعلاتن ر من بعم مفاعلن - چکنم فعلن - باقی ہمیں نوع -
 (۷) بحر خفیف مجنون مقطوع - وزن یہ ہے -

شد خفیف و بہ جن و قطع کن | فاعلاتن | مفاعلن فعلن (سکون عین)
 فاعلاتن کو قطع کرنے سے فعلن سکون عین ہو جاتا ہے - از مؤلف -

سیر دریا اگر تو مے خواہی | دیدہ اشکبار میجو اہم |
 لقطعیج سیر دریا - فاعلاتن - اگر تھی مفاعلن - خاہی فعلن - باقی ہمیں منط
 (۸) بحر خفیف مجنون مقطوع مسبق - وزن یہ ہے -

جن و قطع و سبغ ایجاناں | فاعلاتن | مفاعلن فعلان

غیر ہرگز در بزم یاران نیاید مؤلف چوں فروغ اسے جانناں تہیارید
تقطیع۔ غیر ہرگز فاعلاتن۔ در بزم یا مستفعلن۔ را نیاید فاعلاتن۔ باقی ہمیں طور
(۲) بحر خفیف سالم مسبح۔ وزن یہ ہے۔

از خفیف این ہم شد مسبح تو بر خواں فاعلاتن مستفعلن فاعلیاں
ساقیا از جانے چہ با میگساراں مؤلف شد سبّو خالی چو در بزم نیازاں
تقطیع۔ ساقیا از فاعلاتن۔ جائے چہ یا مستفعلن۔ میگساراں فاعلیاں۔ باقی ہمیں
(۳) بحر خفیف مجنون۔ وزن یہ ہے۔

شد خفیف وز ضبن در گوشش کن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مستفعلن کو ضبن کرنے سے مفعولن ہوتا ہے اور فاعلاتن کو ضبن کرنے سے فعلاتن
ہوتا ہے۔ اس بحر میں صدر وابتدا سالم ہیں اور باقی ارکان مجنون۔ از مؤلف۔

برئخ از غیر چوں نہ پردہ نمائی بہ کہ بر چہرہ زلف خود بکشتائی
تقطیع۔ برئخ از غے۔ فاعلاتن۔ رچونہر مفاعیلن۔ دغائی فعلاتن۔ باقی ہمیں
اور اگر صدر وابتدا بھی مجنون ہوں تو وزن یہ ہوگا فعلاتن مفاعیلن فعلاتن۔ مؤلف

گل و بلبل نشستہ اندیک جاا نظرے بادت ز لطف سوئے ما
تقطیع۔ گل و بلبل فعلاتن۔ نشستہ ان مفاعیلن۔ ویک جا فعلاتن باقی ہمیں
اور اگر عروض و ضرب فعلیاں ہوں تو اس کو مجنون مسبح کہتے ہیں۔ جیسا کہ بحر رمل
میں بیان ہوا ہے۔

(۴) بحر خفیف مجنون مسبح۔ وزن یہ ہے۔
ضبن و تسبیح کن خفیف تو بر خواں فاعلاتن مفاعیلن فعلیاں

اور اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلن۔

از زلف و رخت بہت ماہ و شب مولف وقت است کہ جائے تو کن بلب

تقطیع۔ از زلف مفعول۔ رخت است مفاعیل۔ ماہ شب فاعلن۔ باقی ہمیں نظم۔

(۶) بحر ثریب احرث مکفوف مسبق۔ وزن یہ ہے۔

تبسج و مکفوف احرثش خواں	مفعول	مفاعیل	فاعلیان
-------------------------	-------	--------	---------

از بزم تو گر غم نہ شد گریزاں	مؤلف	بر من	چہ ازین بیش بار احساں
------------------------------	------	-------	-----------------------

تقطیع۔ از بزم مفعول۔ بگر غیر مفاعیل۔ شد گریزاں فاعلیان۔ باقی ہمیں نظم۔

فصل یازدہم بحر خفیف کے پانہیں

خفیف بفتح فاء معجمہ و کسر فاء و سکون یاء تھنائی۔ اس بحر کو خفیف اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سب بحرؤں سے وزن سبک تر ہے۔ کیونکہ اس کے ہر رکن میں دو سبب خفیف محیط ہیں اور اس سبب سے ارکان سبک ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بحر سب بحرؤں سے اس وجہ سے سبک تر ہے کہ دراز نام حسن میں زیادہ تر حروف ہوں کسی بحر میں ممکن نہیں ہیں اس بحر میں آ سکتی ہیں۔ وزن اس بحر کا فاعلاتن مستعلن فاعلاتن ہے۔ مثلاً خاجہ عبدالرحمن مادر کتابت = تقطیع۔ خاجہ عبدالرحمن فاعلاتن۔ رحمان ما مستعلن۔ در کتابت فاعلاتن +

(۱) بحر خفیف سالم۔ وزن یہ ہے۔

ہم خفیف و سالم ز من در سخن کن	فاعلاتن	مستعلن	فاعلاتن
-------------------------------	---------	--------	---------

اگر عرض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ از بطن

بیانوش دے بادہ ہم بیار	بناصح تو مکن راز ہم آشکار
------------------------	---------------------------

تقطیع۔ بیانوش مفاعیل۔ دے بادہ مفاعیل۔ ہم بیار فاعلات۔ باقی ہمیں نقط
اگر عرض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل مفاعیل۔ فاعلن۔

ز مہر تو بے شد بہا ستم	مؤلف ز جوہر	تو بر مہن چاہ ستم
------------------------	-------------	-------------------

تقطیع۔ ز مہریت مفاعیل۔ بے شد مفاعیل۔ مہن فاعلن۔ باقی ہمیں نقط
(۴) بحر قریب مکفوف مسبق۔ وزن یہ ہے۔

قریب است بہ تبیغ و کف نمایاں	مفاعیل مفاعیل فاعلیان
------------------------------	-----------------------

یک بار بیا سوئے بزم یاراں	مؤلف	وفا ساز چو کردی تو عہد و پیمان
---------------------------	------	--------------------------------

تقطیع۔ یکبار مفاعیل۔ بیا سوئے مفاعیل۔ بزم یاراں فاعلیان۔ باقی ہمیں نقط
(۵) بحر قریب اخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

اخر بچو قریب است ہم تدکف کن	مفعول مفاعیل فاعلاتن
-----------------------------	----------------------

مفاعیل کو خرب کرنے سے مفعول اور کف کرنے سے مفاعیل ہوتا ہے بلضم لام
ایں بحر میں صدر وابتدا اخرب حشو مکفوف اور عرض ضرب سالم ہیں۔ مؤلف

بنیم چو رخ یار و ہم ادائش	گویم کہ مبر رنج از جفایش
---------------------------	--------------------------

تقطیع۔ بنیم چو رخ یار و ہم ادائش۔ ہم ادائش۔ فاعلاتن۔ باقی ہمیں نقط

اگر عرض و ضرب مقصور ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول مفاعیل فاعلان۔ مؤلف

از یارے ناب مغربجام	امروز با چرخ شد بجام
---------------------	----------------------

تقطیع۔ از یار مفعول۔ مے ناب مفاعیل۔ شد بجام فاعلان۔ باقی ہمیں نقط

میں ہی بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مولانا یوسف عروسی نیشاپوری جس نے اول
فارسی تصنیف علم عروض کیا ہے اس کو پیدا کیا ہے۔ خلیل ابن احمد کے بحر
وضع کرنے کے چالیس سال بعد یہ بحر نکالی گئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ارکان
بحر کے ارکان ہنر اور مضارع سے قربت رکھتے ہیں اس سبب قریب کہا گیا۔
بحر قریب سا۔ وزن یہ ہے۔

قریب از من شنو ایجان در سخن ۱۰۔ مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن
یا باسن دے نوشی ساغرل ۱۱۔ کہ اس وقت بہار است و موسم گل
لقطع۔ یا باسن مفاعیلن۔ دے نوشی مفاعیلن۔ ساغرل فاعلاتن۔ باقی بہی نہط
۱۲۔ بحر قریب سالم مہیغہ۔ وزن یہ ہے۔

دریاست و سہن شد سالم ایجان ۱۔ مفاعیلن مفاعیلن فاعلیان
بزلہ خود چہ بینی اے ماہ کنگان ۲۔ دلم بگر کہ چوں یکدم شہ پریشان
لقطع۔ بزلہ خود مفاعیلن۔ چہ بینی اے مفاعیلن۔ ماہ کنگان فاعلیان۔
قی بہی نہط۔

۱۰۔ مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

قریب است ز تہم نظر ۱۔ مفاعیل مفاعیل فاعلاتن
مفاعیلن کو لغت کرنے سے مفاعیل بضم لام بنایا گیا۔ اس بحر میں عروض و ضرب
سالم ہیں۔ باقی ارکان مکفوف۔ از مولات۔

ہزار دوز گوش یار دار ۱۔ بخورشید عطر رو بہ زرد ۲۔
لقطع۔ بر خسار مفاعیل۔ دوز گوش مفاعیل۔ یار دار فاعلاتن۔ باقی بہی نہط

تقطیع۔ تو مدار فاعلاتن۔ چشم او آتم فاعلاتن۔ نے دے شفا مستفعلن باقی ہیں۔
(۲) بحر جدید سالم مذال۔ وزن یہ ہے۔

از جدید ایدل مذالش کنن ہم خیاں	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
--------------------------------	-------------------------

مستفعلن کو مذال کرنے سے مستفعلن ہوا۔ بحر زجر میں اسکا ذکر ہو چکا۔ از مولفہ
گروفا از من۔ بخواہی بامن مبارز عشق تو در سینہ دارم مخفی چو راز
تقطیع۔ گروفا از فاعلاتن۔ من بخواہی فاعلاتن۔ بامن مبارز مستفعلن۔ باقی ہیں
(۳) بحر جدید مجنون۔ وزن یہ ہے۔

سخن از من جدیدی بگویش کنن	فعلاتن فعلاتن مفاعلن
---------------------------	----------------------

فاعلاتن کو ضمن کرنے سے فعلان اور مستفعلن کو ضمن کر نیسے مفاعلن ہوتا ہے۔
بتو گویم چہ سخن از جفاے او مولفہ کہ بہ نرم است رقیب از رقائے او
تقطیع۔ بتگویم فعلاتن۔ چہ سخن از فعلاتن۔ جفاے او مفاعلن۔ باقی ہیں طو
(۴) بحر جدید مجنون مذال۔ وزن یہ ہے۔

تو بکن ضمن و مذال و جدید خواں	فعلاتن فعلاتن مفاعلاتن
-------------------------------	------------------------

بتو ایں راز کم چوں نہ آشکار مولفہ کہ دل غیر ز عشق تو شرفکار
تقطیع۔ بت ای ہر فعلاتن۔ رنگم جو فعلاتن۔ نہ آشکار مفاعلاتن۔ باقی ہیں نظر

فصل دہم بحر قریب کے بیان میں

قریب۔ بفتح فاء و کسر راو سکون یا رتحتائی۔ اس بحر کو قریب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ معنی قریب کے نزدیک ہیں اور یہ بحر تمام بحر سے نکالی گئی ہے اور حال

(۲) کج سر بیع مطبوعی موقوف - وزن یہ ہے۔

مطوبی و موقوف سیرت است آل
مفتعلین مفتعلین فاعلمان

بقاعدہ ملی مستغفلن سے مستغفلن ہوا۔ مفعولات کو طے و وقت کر نیسے غافلان ہوا۔

پیر و خواں مہر تو ساز و عیاں مؤلف من چہ کس عشق تو دارم نہاں

تقطیع۔ پیر و مفتعلن۔ مہر و مفتعلن۔ زو عیاں فاعلان۔ باقی بہمن طور۔

(۳) بحرِ سرلیعِ مطویٰ مکسوف - وزن یہ ہے۔

مطوی کسوت سیر از سخن	مفتعلین مفتعلین قاعلمین
----------------------	-------------------------

مفعولات کو طعی و کسف کرنے سے فاعلین ہوتا ہے اس بحر میں عروض و ضرب

مطلوبی کسوف ہیں۔ از مولف۔

روئے تو دیکھ شب صبح مشہد	اس شب وصل تو غمت صبح مشہد
--------------------------	---------------------------

نقطہ - روے تدمی مفتعل - ویم لبش مفتعل - صبح شد فاعلم - ماتی بہر طور

فصلِ نهم بحرِ جدید کے بیان میں

جدید فصیح و کسر وال سکون یا رتختانی۔ اس کچھ کو عدد اس روح سے کہتے ہیں

کہ معنی جدید کے پنا ہے۔ یہ بجز تمام اس بجز میں جدید کے الگ ہے۔ اس بجز

کو سحر خیز یہ بھی کہتے ہیں۔ جھٹنے کا قول ہے کہ یہ سحر بزرگہم نے پیدا کیا ہے۔

(۱) کچھ جدید رسالہ - وزن یہ ہے۔

فَاعْلَمْ أَن فَاعِلًا تَرْتَفَعُ	فَاعِلًا تَرْتَفَعُ
-----------------------------------	---------------------

تو در آن چشم او اسید شفا
موت تم عریض و هم معانی را

باقی بہیں نوع -

(۸) بحر مجتث مجنون مقطوع مسبغ - وزن یہ ہے -

بحجنن و قطع و مسبغ مجتث است ایجان	مفاععلن فعلانن مفاععلن فعلان
-----------------------------------	------------------------------

جبکہ فعلین مجنون مقطوع کو مسبغ کریں فعلان ہو جاتا ہے - از مولف -

تولب بجنذہ کشائی و من زغم نالان	بہ غیر چشم محبت مراکت حیرال
---------------------------------	-----------------------------

تقطیع - تلّب بجنّ مفاعلن - و کشا ای فعلان - من زغم مفاعلن - نالان
فعلان - باقی بہیں نوع -

فصل ششم بحر سرج کے بیان میں

سرج - بفتح سین مہملہ و کسر را و مہملہ و سکون یا استتانی و عین بے نقطہ - بحر سرج
اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنی سرعت کے شباب ہیں چونکہ اس بحر میں
بہ نسبت و تد کے سبب زیادہ ہیں اور وزن اس بحر کا جلد کہا جاتا ہے لہذا سرج
نام رکھا گیا -

(۱) بحر سرج سالم - وزن یہ ہے -

بحر سرج از من شنو و ابیات	مستفعلن مستفعلن مفعولات
---------------------------	-------------------------

یہ بحسب قلیل الاستعمال ہے - از مولف -

سائن بینا یکدم کسشنن از سے تاب	من تلجک یا ششم نہ تو بحر و خواب
--------------------------------	---------------------------------

تقطیع - سائی بیہ مستفعلن - یکدم شجن مستفعلن - از سے تاب مفعولات
باقی بہیں نوع -

تقطیع - زوعد اسے مفاعِلن - کت کردی فعلاتن - وفائے او مفاعِلن - کمنی جان
فعلیان - باقی یہیں طور -

(۵) بحر محبت مجنون مقصور - وزن یہ ہے -

مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلات	چہ خشن گشتہ و مقصور مجتبیٰ بہیات
------------------------------	----------------------------------

فاعلاتن کو خشن و قصر کر نیسے فعلات ہوتا ہے بحر مل میں اسکا ذکر ہو چکا - مولف

نشتہ ایم بہ بزم تو یار با دل زار	نگاہ لطف و محبت زما دینغ مدار
----------------------------------	-------------------------------

تقطیع - نشتہ اسے مفاعِلن - مب بزمے فعلاتن - تیار یا مفاعِلن - دل

زار فعلات - باقی یہیں طور -

(۶) بحر محبت مجنون مخدوف - وزن یہ ہے -

مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلات	چہ خشن گشتہ و مخدوف مجتبیٰ لبخ
------------------------------	--------------------------------

فاعلاتن کو خشن و حذف کرنے سے فعلاتن کسیر عین ہوتا ہے - از مولف -

نشتہ اندیکہ بوج شمس ہم قرے	پچھرہ و رخ انور چہ مے گنم نظرے
----------------------------	--------------------------------

تقطیع - پچھرہ او مفاعِلن - رخ انور فعلاتن - چمن گنم مفاعِلن - نظرے فعلاتن -

باقی یہیں نوع -

(۷) بحر محبت شمس مجنون مقطوع - وزن یہ ہے -

مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلات	چہ مجتبیٰ بود و خشن قطع بارش کن
------------------------------	---------------------------------

فعلاتن کو قطع کرنے سے فعلت سکون عین ہوتا ہے بحر مل میں ذکر ہو چکا - مولف

بہ بزم یار شستن چو آرزو داری	بہ دست آنگہ زاغیا دل بدست آری
------------------------------	-------------------------------

تقطیع - بہ بزم یا مفاعِلن - شستن فعلاتن - چو آرزو مفاعِلن - داری فعلت -

باسن چه سازی جفا با در سینه دارم و فارا مولف از من چه پسی جفا با یکدم نگم کن خدارا
تقطیع - با پنج سامستفعلن - ز می جفا با فاعلاتن - در سینه و استفعلن - رم و فای
فاعلاتن - باقی بہیں طور -

(۲) بحر محبت مثنیٰ سالم سبع - وزن یہ ہے -

محبت چو شدم مثنیٰ سالم سبع وزن خواں | مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلیاں
یکدم بمن گشتنی باشم تو زار گویاں | مولف اگر غیر شاعر از دانی اخفای او شد امکان
تقطیع - یکدم بمن مستفعلن - گشتنی فاعلاتن - باشم تو مستفعلن - زار گویاں
فاعلیاں - باقی بہیں طور -

(۳) بحر محبت مثنیٰ مجنون - وزن یہ ہے -

چو خین شد سخن انیم ز مجتبیٰ سخن کن | مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلاتن
مستفعلن کو خین کرنے سے مفاعیلن اور فاعلاتن کو خین کرنے سے فعلاتن
ہوتا ہے - اس بحر میں تمام ارکان مجنون ہیں - از مولف -

دے بانظرے کن کہ در جگر ز تو دارم | زوایا ہائے فراق کہ شہر زں ز شمارم
تقطیع - دے بہا مفاعیلن - نظرے کن فعلاتن - کہ در جگر مفاعیلن - ز تو دارم
فعلاتن - باقی بہیں طور -

(۴) بحر محبت مثنیٰ مجنون سبع - وزن یہ ہے -

چو خین شد ز تو محبت بسفعلن بود آساں | مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلیاں
فاعلاتن کو مجنون و سبع کرنے سے فعلیاں ہوتا ہے بحر مل میں اسکا ذکر ہو چکا ہے
از وعدہ کہ تو کردی وفائے او کن ایجا | مولف کسے کہ وعدہ وفا کردی شود نہ پیشان

تقطیع۔ گرتو یا فاعلن۔ زمن باشی مفاعیلن۔ لطف یا فاعلن۔ جفا سازی
مفاعیلن۔ باقی بہیں طور۔

(۶) بحر مقتضب مثنیٰ مطوی مقطوع مسیغ۔ وزن یہ ہے۔

مقتضب تنبیغش مطوی و قطبش خواں	فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان
سجدہ کردم مطلب لطف تو تو خواہاں	مولف عشق تو سجاں دارم مهر تو بد اینہاں
تقطیع۔ سجدہ کرد فاعلات۔ نم مطلب مفعولن۔ لطف تو فاعلات۔ تو خواہاں	مفعولان۔ باقی بہیں طور۔

فصل ہفتم بحر محبت کے بیان میں

محبت۔ بضم میم سکون جیم و فتح تاء فوقانی و تشدید ثاء مشدہ۔ اس بحر کو محبت
اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجتناب کے لغوی معنی جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ اس بحر
میس کا وزن مستعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے۔ جو بحر خفیف سے اخذ کی گئی
ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ان ہر دو بحر کے ایک ہیں صرف اختلاف یہ ہے کہ
محبت میں مستعلن ہر دو فاعلاتن سے مقدم ہے۔ اور بحر خفیف میں مستعلن
درمیان دو فاعلاتن کے ہے اہم مقتضب و محبت اگرچہ ہم معنی ہیں۔ لیکن
چونکہ اس بحر کو مقتضب کہا گیا۔ لہذا اس بحر کو محبت بنظر امتیاز بولا گیا۔
(۱) بحر محبت مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

محبت کہ من بات کویم سالم مثنیٰ سخن کن	مس تفعیل فاعلاتن مستعلن فاعلاتن
اس بحر میں تفع کہ جزو مستعلن کا ہے و وہ مفروق ہے عین اسکالام سے جدا لکھنا چاہیے	

مقتضب شتو تیز من مطوبست اس سخن	فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن
--------------------------------	-----------------------------

ہرچہ بہت در دل خود با تو گویم اسے بت من	مولف اگر تو سازی از دگراں من سازم از تو سخن
---	---

تقطیع - ہرچہ بہت فاعلات - در دل خود مفتعلن - با تلمیذی فاعلات - مے بت من مفتعلن - باقی ہیں نوع -

(۴) بحر مقتضب مثنوی منڈال - وزن یہ ہے -

مقتضب بیا و بلی شد منڈال از تو ہاں	فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن
------------------------------------	-----------------------------

بقاعدہ طی مفعولات سے فاعلات و مستعلن سے مفتعلن و بقاعدہ منڈال مفتعلن سے مفتعلان ہوا - از مولف -

ذکر غیر من چہ نیم لطف و جور بر تو عیاں	وصف یار ہم تو شتو حسن ناز شد نہ نہاں
--	--------------------------------------

تقطیع - ذکر غیر فاعلات - من چہ نیم مفتعلن - لطف جور فاعلات - بر تو عیاں مفتعلن - باقی ہیں طور -

(۵) بحر مقتضب مثنوی منقطع - وزن یہ ہے -

مقتضب چو شد مطوی قطع ہم بر کنش کز	فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
-----------------------------------	-----------------------------

باتو اسے شد خوباں مطلبے بنیدم	مولف اگر حبس سستی من بہ گشت آزادم
-------------------------------	-----------------------------------

تقطیع - باتو اسے ش فاعلات ہی خوبا مفعولن - مطلبے نہ فاعلات - میدارم مفعولن - باقی ہیں نثر - اس وزن میں جو بہت لکھی جاتی ہے اسکی تقطیع بحر ہرج مثنوی اشتر سے بھی ہو سکتی ہے - جسکا وزن یہ ہے - فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن دوبار - از مولف -

لے تو یاد من باشی لطف یا جفا سازی	از تو داد مے خواہم یا کسے چہ فریادم
-----------------------------------	-------------------------------------

یک نقطہ۔ اس بحر کو مقتضب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اقتضاب کے لغوی معنی کاٹنا کسی چیز کا کسی چیز سے ہے۔ چونکہ اس بحر کو بحر منسرح سے قطع کیا ہے کیونکہ الفاظ و ارکان ہر دو بحر کے ایک ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ترتیب دوسری طور پر ہے اصل بحر منسرح مستغنی مفعولات مستغنی مفعولات دو بار ہے۔ یعنی کہتے ہیں کہ یہ بحر اشعار عرب میں مجرور ہوتی ہے۔ بحر نو اس بیت کو کہتے ہیں کہ عروض و ضرب اس کے ساقط کر دیتے ہیں۔ جزو بفتح جیم و سکون زار بالقطبہ یعنی بریدن۔

(۱) بحر مقتضب مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

مفعولات مستغنی مفعولات مستغنی	مقتضب سالم ہیں کنش مشق نورین
از رازے کہ در دل نہیں باغیا ہرگز گو	از رازے کہ بارش کنی پیش یار زبان شو
لقطیع۔ از رازے کہ مفعولات۔ در دل نہیں مستغنی۔ باغیا مفعولات۔ ہرگز گو	مستغنی۔ باقی نہیں شور۔

(۲) بحر مقتضب مثنیٰ مڈال۔ وزن یہ ہے۔

مفعولات مستغنی مفعولات مستغنی	مقتضب سالم مڈال زمین باتوین
حس قلندر مڈال مستغنی سے مستغنیان ہوا۔ از مولف۔	خوبی اکہ دار و جہاں میدار ندایں گل خاں
لقطیع۔ خوبی پاکہ۔ مفعولات۔ دار و جہاں مستغنی۔ میدار ندایں مفعولات۔ امی	گلر خاں مستغنیان۔ باقی نہیں طور۔
(۳) بحر مقتضب مثنیٰ مطوی۔ وزن یہ ہے۔	

درائی زبزم غیر و مگو لفظی از لیے مؤلف ندانی کہ گفته اند جهانست و مطبوعہ
تقطیع۔ در آئی ز مفاعیل۔ بزم غیر فاعلات۔ مگو لفظ مفاعیل۔ یز لیے فاعلن۔
باقی بہیں طور۔

(۱۱) بحر مضارع مسدس اُخر ب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مکفوف و اُخر بے ز مضارع کن مفعول فاعلات مفاعیلن
اس بحر میں عروض و ضرب سالم ہیں۔ از مؤلف

از توجہ اعتبار کم اے دل رفتی بیار باز چہ شد حاصل
تقطیع۔ از توجہ مفعول۔ اعتبار فاعلات۔ کم اے دل مفاعیلن۔ باقی بہیں طور
اگر عروض و ضرب مخدوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفعول فاعلات فاعلن۔ مؤلف

از من تو کن امید وفارا وز تو کشم امید جفارا
تقطیع۔ از من تو مفعول۔ کن امید فاعلات۔ وفارا فاعلن۔ باقی بہیں طور۔
(۱۲) بحر مضارع مسدس اُخر ب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

تسبغ و اُخر بے و بکف میداں مفعول فاعلات مفاعیلان
مہرے چو در دست ز تو ایجاں مؤلف گویم کہ گشتہ است مرا ایماں
تقطیع۔ مہرے چو مفعول۔ در دست فاعلات۔ ز تو اے جان مفاعیلان۔
باقی بہیں نظم۔

فصل ششم بحر مقتضب کے بیان میں

مقتضب۔ بضم میم و سکون قاف و فتح تاء فوقانی و فتح ضاد بانقط و باء

فاعلات باقی بہیں طور۔

(۸) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب محذوف۔ وزن یہ ہے۔

بحر مضارع اُخرب مکفوف وحذف کُنْ	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
---------------------------------	---------------------------

بقاعدہ حذف فاعلاتن سے فاعلن بنایا گیا۔ از مولف۔

محشر دے بہوش کہ آغاز مے کم	باصد ہزار شورش و غوغا کریتن
----------------------------	-----------------------------

تقطیع۔ محشر مفعول۔ مے بہوش فاعلات۔ کہ آغاز مفاعیل۔ میکم فاعلن۔

باقی بہیں طور۔

(۹) بحر مضارع اُخرب مکفوف محذوف مذال۔ وزن یہ ہے۔

اُخرب زکف وحذف مذالش کم عیاں	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان
------------------------------	----------------------------

فاعلاتن کو محذوف کرنے سے فاعلن۔ اور فاعلن کو مذال کر نیسے فاعلان ہوا

ایو اے از جفائے تو رفیم از جہاں	از مہر و لطف ہر بیج نہا شد ز تو نشان
---------------------------------	--------------------------------------

تقطیع۔ ایو اے مفعول۔ از جفائے فاعلات۔ رفیم مفاعیل۔ از جہاں فاعلان۔

باقی بہیں طور۔

(۱۰) بحر مضارع مثنیٰ مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

چو کفوف وقصر گشت مضارع کن التفات	مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات
----------------------------------	-----------------------------

اس بحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں از مولف۔

باگو کہ چوں کنیم بہ زم کہ مارویم	رقیب است ہم جلیس جورت کجا رویم
----------------------------------	--------------------------------

تقطیع۔ باگو کہ مفاعیل۔ چو کنیم فاعلات۔ بہ زمی کہ مفاعیل۔ مارویم فاعلات۔

باقی بہیں طور۔ اگر عروض و ضرب محذوف ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلن۔

باقی بہیں طور۔

(۵) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن	نامثنیٰ اُخرب است مضارع و کف ہمیں کن
-----------------------------	--------------------------------------

اس بحر میں صدر وابتدا اُخرب اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم ہیں۔

مؤلف	آفت نیرسد چو خیالش نگار دارد
------	------------------------------

تقطیع۔ از جور مفعول۔ چرخ شکو فاعلات۔ نمودن چ مفاعیل۔ کار دارد فاعلاتن۔

باقی بہیں طور۔ فاعلاتن اور مفاعیلن کو کف کرنے سے فاعلات اور مفاعیل ہو جاتا ہے۔ بضم آخر۔

(۶) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلیان	اُخرب چوکفت کنی و مسبغ شود نمایاں
-----------------------------	-----------------------------------

حسابہ۔ مسبغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا ہر دو بحر مندرجہ بالا ہوزن ہیں۔

مؤلف	ایمان دول بیار برقتند و ما بغم یار دیدار سے ناپید و ہم پردہ را نگہدار
------	---

تقطیع۔ ایمان مفعول۔ دل بیار فاعلات۔ برقتند مفاعیل۔ ما بغم یار فاعلیان

باقی بہیں طور۔

(۷) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مقصور۔ وزن یہ ہے۔

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	اُخرب زکفت و قصر مضارع کن التقات
----------------------------	----------------------------------

فاعلاتن کو قصر کرنے سے فاعلات ہو جاتا ہے۔ از مؤلف۔

مؤلف	مطلب چہ از جہاں کہ و فائز جہاں گشت حاصل چہ از دعا کہ اثر در دعا نماند
------	---

تقطیع۔ مطلب چہ مفعول۔ از جہاں فاعلات۔ و فائز جہاں مفاعیل۔ گشت

خال وکشی فاعل لاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۲) بحر مضارع ممتحن مسبغ۔ وزن یہ ہے۔

مضارع ہم شد مسبغ و می بشنو از من ایجان | مفاعیلین فاعلاتن مفاعیلین فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا۔ از موقوف

ز جان رنم با کہ گویم چہاودیم از تو ایجان | بہ بزم تو خیر آمد سخن ساز و من بشیاں

تقطیع۔ ز جان رنم مفاعیلین۔ با کہ گویم فاعل لاتن۔ چہاودیم مفاعیلین۔ از تو ایجان
فاعلیان۔ باقی بہیں طور۔

(۳) بحر مضارع ممتحن اخر ب۔ وزن یہ ہے۔

نامش بود مضارع دور کن آخر بش کن | مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل لاتن

مفاعیلین سے حسب قاعدہ خرب مفعول بضم لام ہوا اس بحر میں چار رکن اخر ب او
چار رکن سالم ہیں۔ از موقوف۔

یارم نشسته در بر ساغر بدست دارم | از بزم گاہ زنداں من ہم اُمید دارم

تقطیع یارم ن مفعول۔ شسته در بر فاعل لاتن۔ ساغر مفعول۔ دست دارم
فاعل لاتن۔ باقی بہیں طور۔

(۴) بحر مضارع ممتحن اخر ب مسبغ۔ وزن۔

نامش بود مضارع اخر ب مسبغ ایجان | مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلیان

بقاعدہ تسبیغ فاعلاتن سے فاعلیان بنایا گیا۔ از موقوف

در گوشہ نشستم بر حال خویش گریاں | جان در و بال زنداں دل در خیال جاناں

تقطیع۔ در گوش مفعول۔ این شستم فاعلاتن۔ بر حال مفعول۔ خدیش گریاں فاعل

(۹) بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

منسرح مطویست قطعش کن

مفتعلن فاعلات مفتعلن
 حسب قاعدہ قطع وند مجموع سے حرف ساکن گرا دیا گیا۔ مستعلن سے مستعلن باقی
 رہا۔ لام ساکن کیا گیا اور مفتعلن بجائے اُسکے رکھا گیا۔ از مولف۔

خود وزن سے خوب نیست باہر کس

غیر چو شد ہمنشین از ما بس
 تقطیع۔ خود وزن سے مفتعلن۔ خوب نیست فاعلات باہر کس مفتعلن باقی نہیں

فصل پنجم بحر مضارع کے بیان میں

مضارع بضم میم وضاد بالقطہ و بین بے نقط۔ مضارعت معنی مشابہت چونکہ
 یہ بحر متشابہ بحر منسرح کے ہے اور نیز بحر ہزج سے بھی مشابہت رکھتی ہے
 لہذا یہ نام موزوں ہے۔ کیونکہ جزو دوم بحر ہزج وند مضروق یعنی فاع اور
 بحر منسرح میں جزو دوم لات ہے یعنی مفتولات۔ اس بحر میں فاع فاعلاتن
 لام سے جُدا لکھا جاوے گا۔

(۱) بحر مضارع مثنیٰ سالم۔ وزن یہ ہے۔

مضارع مثنیٰ مثنیٰ انی در نظر کن

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
 یہ بحر قبیل الاستعمال ہے۔ مثال از مولف۔

چرخش دیدی دام زلفش نظر کردی خال و کش

نغمہ بینی مرغ دل را کہ در یک دم شد اسیرش

تقطیع۔ چرخش دیدی مفاعیلن۔ دام زلفش فاع لاتن۔ نظر کردی مفاعیلن۔

فاعلن مفتعلن فع۔ دو بار مفتعلن مطوی اور فاعلن جو مفعولات سے بنایا گیا
مطوی مکسوف ہے فع مخور ہے۔ مثال از مولف۔

بر رخ زیبائے تو پرده چراشد | زلف کشا دلن ز تو جور بباشد
تقطیع۔ بر رخ تری مفتعلن۔ باے تو فاعلن۔ پرده چرا مفتعلن۔ شد فع۔
باقی ہمیں نوع۔ ان ہر دو بحر میں شعر ناموزوں نہیں ہوتا۔
(۶) بحر منسرح مسدس مطوی۔ وزن۔

منسرح مطونیت کن بہ سخن | مفتعلن فاعلات مفتعلن
اس بحر میں سب ارکان مطوی ہیں۔ از مولف۔

بر رخ زیبائے خویش زلف کشا | بر مہ انور زیا بر پرده نسا
تقطیع۔ بر رخ تری مفتعلن۔ باے خویش فاعلات۔ زلف کشا مفتعلن۔
باقی ہمیں طور۔

(۷) بحر منسرح مسدس مطوی مبالغہ۔ وزن یہ ہے۔

منسرح وکن مبالغہ وطمی و بخواں | مفتعلن فاعلات مفتعلات
از تو سخن چوں کینم بادگراں | مؤلف بزم تو شد پر زغیر و مانگراں
تقطیع۔ از سخن مفتعلن۔ چو کینم فاعلات۔ بادگراں مفتعلات۔ باقی ہمیں طور
(۸) بحر منسرح مطوی و مکسوف و مقطوع۔ وزن یہ ہے۔

مطوی و مکسوف و قطع انجا کہو | مفتعلن فاعلن مفعولن
سر و قد شبکے بدل اسے دلبر | زلف و رخت بے مثل اسے دلبر
تقطیع۔ سر و قد مفتعلن۔ بے بدل فاعلن۔ اسے دلبر مفعولن۔ باقی ہمیں طور

مفعولات کا داؤ بذریعہ طی گرایا گیا مفعولات رہا فاعلات اس کی جگہ رکھا گیا ہر دو
 سبب خفیف مفعولات کے بذریعہ قاعدہ جمع گرائے گئے اور تار مفعولات کو
 ساکن کیا گیا لات باقی رہا فاع ہوزن اس کی جگہ رکھا گیا اگرچہ فعل بھی بجائے
 فاع کے رکھا جاسکتا ہے لیکن یہ لفظ کسی قدر ثقیل سمجھا گیا اس بحر میں عروض
 و ضرب مجدد و باقی ارکان مطوی ہیں۔ از مؤلف۔

خال لبست دانہ گشت زلف بودام	کیست کنون جہاں شد نہ تورا م
-----------------------------	-----------------------------

تقطیع۔ خال لبست مفتعلن۔ دانہ گشت فاعلات زلف بود مفتعلن۔ دام فاع
 باقی ہمیں نوع۔ اور اگر صدر وابتدا مطوی ہوں اور عروض و ضرب مجدد و
 اور مشو مطوی وکسوت ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع۔ مثال

برخ خود پر وہ کن پیش رقیب است	مؤلف	وزمن بیدل سخن کن چو قریب است
-------------------------------	------	------------------------------

تقطیع۔ برخ خود مفتعلن۔ پردہ کن فاعلن۔ پیش رقیب مفتعلن۔ لبست فاع۔

(۵) منسرح مطوی منخور۔ وزن یہ ہے۔

منسرح از طی و منخر کن بسخن	فعل	مفتعلن فاعلات مفتعلن
----------------------------	-----	----------------------

چہر نمودن نہاں لطف نباشد	مؤلف	پردہ ز باد و ستال لطف نباشد
--------------------------	------	-----------------------------

تقطیع۔ چہر نمودن مفتعلن۔ دن نہاں فاعلات۔ لطف نبا مفتعلن۔ شد فعل۔
 باقی ہمیں نوع۔ حسب قاعدہ منخور و سبب خفیف و تار مفعولات ساقط ہو کر
 لا باقی رافع بجائے اُسکے رکھا گیا بعضے فل بجائے رفع رکھتے ہیں۔ فل معنی فلان
 اس بحر میں عروض و ضرب منخور ہیں ان ہر دو بحر متذکرہ بالا میں بیت ناموزوں
 نہیں ہوتی اور اگر اس بحر کو مطوی وکسوت منخور کریں تو وزن یہ ہوگا مفتعلن

منقول فاعل منقول فاعل	منقول فاعل منقول فاعل
-----------------------	-----------------------

من چور و مونسے تو غیر ہو در سخن

من چور و مونسے تو غیر ہو در سخن۔ سوئے تو فاعل۔ غیر تو منقول۔ در سخن فاعل۔

باقی ہمیں غور۔ بروئے قاعدہ کشف کے تار مفعولات ساقط ہوئی اور بقاعدہ

طی داؤد ساقط ہو کر مفعلا باقی رہا۔ پس فاعل بجائے اُسکے رکھا گیا چونکہ فاعل

مفعولات سے بنایا گیا لہذا اسکو منطوی کہوٹ کہتے ہیں۔ اس بحر میں چار رکن

منطوی اور چار رکن منطوی کہوٹ ہیں۔

(۵) بحر منسرح منطوی کہوٹ و منطوی موقوف۔ وزن۔

منقول فاعل منقول فاعل	منقول فاعل منقول فاعل
-----------------------	-----------------------

خال رخت بپیش کاکل تو بے نظیر

خال رخت بپیش کاکل تو بے نظیر۔ کاکل تو منقول۔ بے نظیر فاعل۔

باقی ہمیں غور۔ اس بحر میں شش منطوی کہوٹ اور عرض و ضرب منطوی موقوف

ہیں اور اگر برعکس ہوں یعنی شش منطوی موقوف ہوں اور عرض و ضرب منطوی

کہوٹ ہوں تو وزن یہ ہوگا۔ منقول فاعل منقول فاعل۔ دوبارہ مثال از مؤلف

منقول فاعل منقول فاعل	منقول فاعل منقول فاعل
-----------------------	-----------------------

زلف چلیا کنوں بر رخ انور بود

زلف چلیا کنوں بر رخ انور بود۔ پانکوں فاعل۔ بر رخ اس منقول۔ در بود فاعل

باقی ہمیں غور۔ ہر چار وزن مندرجہ صدر میں بیت ناموزوں نہوگی۔

(۶) بحر منسرح منطوی مجدوع۔ وزن۔

منقول فاعل منقول فاعل	منقول فاعل منقول فاعل
-----------------------	-----------------------

سالم مثنیٰ گوئیم در منسرح گویات مستعملین مفعولات مستعملین مفعولات

از لطف او سے خواہم یک ساغر سے از یار مؤلف در بخود می پیچیم زانو بسرازد و لہار

تقطیع - از لطف او مستعملین - میچایم مفعولات - یک ساغر سے مستعملین -
مے از یار مفعولات - باقی بہیں طور -

(۲) بحر منسرح مثنیٰ مکسوف - وزن -

سالم مثنیٰ لیکن از منسرح کشف کن مستعملین مفعولین مستعملین مفعولین

اس بحر میں مفعولات کو مکسوف کرنے سے مفعولین بنایا گیا - از مؤلف

در بزم ماگر آئی با مارنے بکشائی ایک جام مے پیمائی زندہ نمائی مارا

تقطیع - در بزم ما مستعملین گر آئی مفعولین - با مارنے مستعملین - بکشائی مفعولین -
باقی بہیں طور - ہر دو وزن مندرجہ بالا میں بیت ناموزوں نہوگی -

(۳) بحر منسرح مطوی موقوف - وزن -

منسرح مطویت نیز بوقت است آں مستعملین فاعلان مستعملین فاعلان

شد بچین آں نگار طبل و گل شد نثار مؤلف گشتہ نشاط بہار رفتہ زبان خزاں

تقطیع - شد بچین مستعملین - ان نگار فاعلان - طبل گل مستعملین شد نثار فاعلان -

باقی بہیں طور - بقاعدہ طے مستعملین سے مستعملین ہوتا ہے اور حسب قاعدہ طے

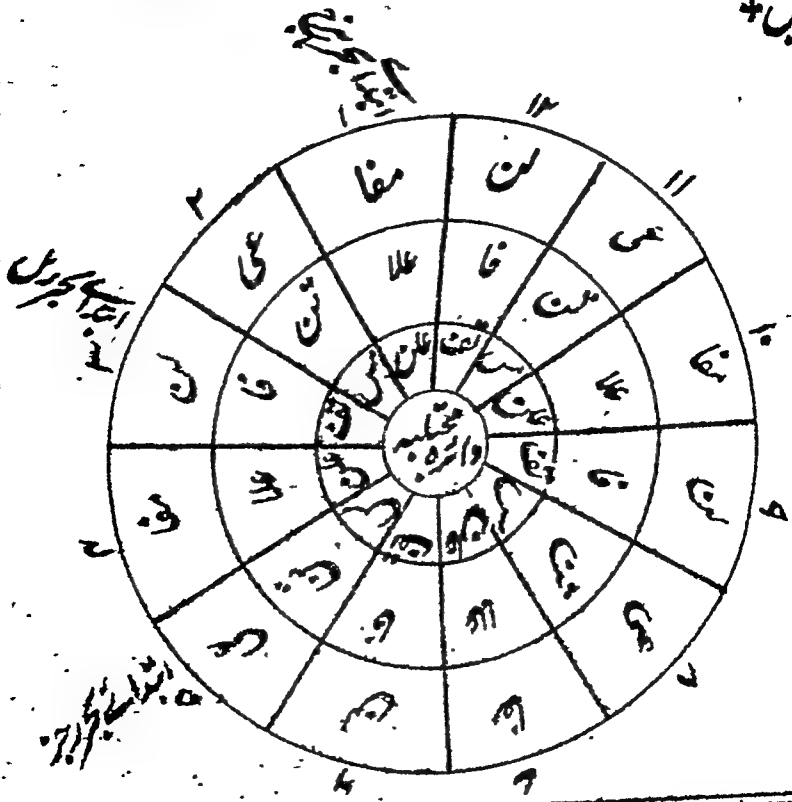
مفعولات سے وہاں بساقط ہو کر مفعولات اور بقاعدہ وقت تا مضموم ساکن ہو کر

مفعولات ہو کر فاعلان بجائے رائے رکھتے ہیں - اس بحر میں چار کن مطوی اور

چار کن مطوی موقوف ہیں -

(۴) بحر مثنیٰ مکسوف - وزن -

سے مستفعلن بحر بیط سے فاعلاتن بحر مدید سے بعضے کہتے ہیں کہ جلب لیکون
لام یعنی بکثرت چونکہ ان ہر سہ بحر کی اوزان بکثرت ہیں لہذا محتلبہ کہتے ہیں
اہل عجم اس دائرہ کو مؤلفہ کہتے ہیں اس لئے ان کے رگن آپس میں الفت
رکتے ہیں +



فصل چہارم بحر منسرح کا بیان

منسرح - انسراج لغوی معنی آسانی و روانی ہیں چونکہ اس بحر کی ارکان میں
سبب مقدم ہیں و تدبیر آسانی سے کہے جاسکتے ہیں -
(۱) بحر منسرح مشمن سالم - وزن -

ہر از خود گر تو نہ ظاہر سازی فکر داری نہ تو از غم سازی

تقطیع - ماز خد گر فاعلاتن - تن ظاہر فعلاتن - سازی فعلن - باقی ہمیں طور
۲۲ - بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبق - وزن -

خبین و مقطوع مسبق اچیاں فاعلاتن فعلاتن فعلال

اس بحر میں صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع مسبق از مولف
باتو گویم سخنے اے جاناں دشمن و دوست نہاں کیاں

تقطیع باتو گویم فاعلاتن - سخنے اے فعلاتن - جاناں فعلان - باقی ہمیں طور
واضح ہو کہ ہر سہ بحر متذکرہ بالا جنکی تشریح کی گئی ہے دو سبب خفیف اور ایک
وہ مجموع سے مرکب ہیں اور حرکات و سکناات ان ہر سہ بحرؤں کے برابر ہیں
لہذا ان کے تقدم و تاخر سے ہر ایک بحر جدا گانہ بن جاتی ہے مثلاً فاعلاتن
بحر رمل سے بحر ہزج یعنی مفاعیلن اس طرح بنایا جاتا ہے کہ رمل سے وہ مجموع کو
مقدم رکھ کر علاتن فاعلاتن بنایا گیا اور بجائے اسکے مفاعیلن ہمزون رکھا گیا کہ بحر
ہزج ہوتی ہے اور بحر ہزج سے رمل اسی طرح پر تبدیل کرنے سے بن جاتی ہے
یعنی لن مفاعی بروزن فاعلاتن ہے رمل سے رجز فائن علامہ بروزن مستغفلن
یا ہزج سے رجز یعنی عیلن مفاعی بروزن مستغفلن یا رجز سے رمل تنفعلن مس
یروزن فاعلاتن یا رجز سے ہزجعلن مس تنف بروزن مفاعیلن ہے اسکو
ہم بغرض سہولیت سے ایک دائرہ میں لکھتے ہیں تاکہ مبتدی آسانی سمجھ سکے اس کو
دائرہ مجتلبہ کہتے ہیں اس لئے کلا جتلاب کے معنی لغوی از جائے بروزن ہیں
ارکان ان ہر سہ بحر کے دائرہ مختلفہ سے لیے ہیں - یعنی مفاعیلن بحر طویل

تقطیع - جستجوئے فاعلاتن - یارے با فاعلاتن - یہ نمود فاعلاتن باقی ہمیں طور -

اس بحر میں عروض و خرب مقصور - باقی ارکان سالم ہیں

(۱۸) بحر رمل مسدس محذوف - وزن

فاعلان	فاعلان	فاعلان	فاعلان
--------	--------	--------	--------

بے تو گلزار حیاں ناخوش بود	مولف	سیر گل بایار تنہا خوش بود
----------------------------	------	---------------------------

تقطیع - بے تگلزار فاعلاتن - رہے جنانا فاعلاتن - خش بود فاعلن - باقی ہمیں طور -

(۱۹) بحر رمل مسدس مخبون مقصور - وزن

نصرو ہم جن رمل شد بصفات	فاعلان	فعلاتن	فعلاتن
-------------------------	--------	--------	--------

صحبت غیر ندارد بتو کار	مولف	میکشی خوش بعد و بنو دیار
------------------------	------	--------------------------

تقطیع - صحبتی فاعلاتن - ندارد فعلاتن - بتو کار فعلاتن باقی ہمیں طور -

اس بحر میں صدر وابتدا سالم حشو مخبون اور عروض و خرب مقصور ہیں -

(۲۰) بحر رمل مسدس مخبون محذوف - وزن

حذف و مخبون رمل آمد بسخن	فاعلان	فعلاتن	فعلن
--------------------------	--------	--------	------

اس بحر میں صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف ہیں - از مولف

دشمن دشمن اگر بہت بجو	دشمن دوست بود دشمن تو
-----------------------	-----------------------

تقطیع - دشمن دش - فاعلاتن - من اگر ہیں فعلاتن - بتجو فعلن - باقی ہمیں طور -

(۲۱) بحر رمل مسدس مخبون مقطوع - وزن

جنین و مقطوع رمل باور کن	فاعلان	فعلاتن	فعلن
--------------------------	--------	--------	------

اس بحر میں صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع ہیں - از مولف

نہایت ازغیر در پنج تو کو م باوہ بنوش | لطف کن لطف کہ بر گمانہ شود و علقہ بگوش

لعطیج - نیس از غے فاعلاتن - رور سجا فاعلاتن - زلرم یا فاعلاتن و بنوش فاعلاتن

باقی ہمیں طور - ہر چار وزن یعنی نمبر ۱۱ لغایت نمبر ۱۴ ہمو وزن ہیں اجتماع اوزان

تکمرہ بالا سے شعر ناموزوں نہیں ہوتا اور اسی طرح چوتھیں جگہ وزن میں تفاوت

سوائے اسکے ہو کہ ایک کار کن آخر فعلیات اور دوسرے رکن کا وزن فعلین

اجتماع ان اوزان سے بھی سبب ناموزوں نہیں ہے مثلاً از مولف -

س از جو ر فلک دہر نباشد نالاں | فوجوانی ز جہاں رفتہ باوہ مرصفا

مصرعہ اول بحر نمبر ۱۲ و مصرعہ ثانی بحر نمبر ۱۱ میں ہے اور شعر ناموزوں نہیں ہے

(۱۵) بحر رمل مسدس سالم - وزن

شد رمل سالم مسدس در خن کن | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

غیرا با یار دیدن خوشن باشد | خار مار ار حیدون خوش

لعطیج - غیرا با فاعلاتن - یار دیدن فاعلاتن - خوش نباشد فاعلاتن

(۱۶) بحر رمل مسدس سالم مسبیغ - وزن

سدر مل سالم مسبیغ ہم شد ایجان | فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان

از تو جویم مہر و لطف لے ماہ کنھاں | تا کجا جو کہستم از شاہ خواباں

لعطیج - از تجویم فاعلاتن - مہر لطف فاعلاتن - ماہ کنھاں فاعلیان - باقی ہمیں طور

(۱۷) بحر رمل مسدس مقصور - وزن

کر رمل مقصور باشد و صفات | فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

جستجوئے یار سے باید نمود | بزم دہن خوار سے باید نمود

چشم خورشید چه بیند رخ انور ز نگاہ دیدہ ام زلف و رخ یار یا است از شب بام

تقطیع - چشم خورشید فاعلاتن - وج بیند فعلاتن - رخ انور فعلاتن - ز نگاہ فعلاتن
باقی ہمیں طور -

(۱۲) بحر رمل مثنوی مجنون محذوف - وزن -

شد رمل سالم و مجنون و سجد فست سخن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن (کسرین)

فعلاتن مجنون کو محذوف کرنے سے فعلن کسرین یا فاعلن محذوف کو فعلن کرنے سے فعلن کسرین ہوتا ہے - از مولف

یار در فکر کہ بید او کنم یا نکتم من بہ تشویش کہ فسر یاد کنم یا نکتم

تقطیع - یار در فکر فاعلاتن - رک بید او فعلاتن - و کنم یا فعلاتن - نکتم فعلن
باقی ہمیں طور -

(۱۳) بحر رمل مثنوی مقطوع - وزن

شد رمل سالم و مقطوع و زخبن از بر کن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

حسب قاعدہ زخبن فعلاتن و حسب قاعدہ قطع فعلن بسکون ہیں ہوا - از مولف

از رفیق سوئے بزم رقیباں گاہے لیکن از یار چہ سازم کند احساں گاہے

تقطیع - از رفیق فاعلاتن - سوئے بزم فعلاتن - رقیباں فعلاتن - گاہے فعلن
باقی ہمیں طور -

(۱۴) بحر رمل مثنوی مقطوع مسجع - وزن

زخبن و مقطوع و مسجع رست ایجا ناں فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلن و مقطوع کو بقاعدہ مسجع فعلاتن بنایا گیا - از مولف

کر کے فاعل رکھا گیا فاعل بن بجائے اُسکے رکھا گیا۔ از موقوف۔

کم نہ از ریش بود طول شب بجز ان ما | ہاں اگر آں سر قد یا نہ شبے مہمان ما
تقطیع۔ کم نہ از ریش فاعلان۔ فیش بود طول فاعلان۔ نے شبے ہج فاعلان
راں ما فاعل۔ باقی یہیں طور۔

(۹) بحر رمل مثنیٰ مشکول سالم الضرب والعروض۔ وزن

رمل مثنیٰ آدہ نو بہ شکل در سخن کن | فعلات فاعلان فعلات فاعلان
حسب قاعدہ شکل یعنی با جملہ غبن و کف فاعلان سے فعلات بنایا گیا اور
عروض و ضرب یعنی ہر دو رکن آخر مصرعہ کے سالم ہیں۔ از موقوف

نشود کہ پشیاں چو وفا کند سخن را | تو ز من چہ وعدہ کردی بکجا و موم را
تقطیع۔ نشود کہ فعلات۔ سے پشیا فاعلان۔ چو وفاک فعلات۔ نہ سخن را
فاعلان۔ باقی یہیں طور۔ اس بحر میں چار رکن مشکول اور چار رکن سالم ہیں۔
(۱۰) بحر رمل مشکول مسبق۔ وزن۔

چہ ز شکل ہم مسبق رمل مثنیٰ ایجان | فعلات فاعلان فعلات فاعلیان
اس بحر میں عروض و ضرب مسبق ہیں یہ بحر کثیر الاستعمال ہے۔ از موقوف
بجہاں چو فخر خواہی تو وفا غمگز را | ز فروغ وعدہ کردی بگز رزم اغیار
تقطیع۔ سبباج فعلات۔ فخر خواہی فاعلان۔ تو وفا سے فعلات۔ غمگز را فاعلان
فاعلیان۔ باقی یہیں طور۔

(۱۱) بحر رمل مثنیٰ سالم مثنیٰ مقصور۔ وزن

شد رمل سالم و مثنیٰ و ز نصر است نکات | فاعلان فعلات فعلات

از رمل سالم و مجنون و مثنیٰ سخن کن

فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلاتن

گر تو آئی بچن سیر بگشتن بود از من

مولف گاه گل چینی و گه سنبلیله برگ روشن

تقطیع - گر تو اے فاعلاتن - بچن سے فعلاتن - رنگبشن فعلاتن - بود از من

فعلاتن باقی بہیں طور -

(۶) بجز رمل مثنیٰ سالم و مجنون مسیح - وزن

شدر رمل سالم و مجنون مسیح بہیں سان

فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیاتن

من ز زخم جگر خویش پریشاں شدم افسوس مؤلف

مولف من ز زخم جگر خویش پریشاں شدم افسوس مؤلف

تقطیع - من ز زخم جگر خویش پریشاں شدم افسوس مؤلف

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

(۳) بحر مل متثن مجنون - وزن فعلاتن ہشت بار

فعلاتن فعلاتن فعلاتن	فعلاتن فعلاتن فعلاتن
----------------------	----------------------

بسوئے بزم رقیباں کن ایدل تو بچا ہے

نقطعی - بسوئے بزم فعلاتن - مرقیباں فعلاتن - مکنی دل فعلاتن - تنگاہ ہے

فعلاتن - باقی بہیں طور - بعضے اس بحر و بحر بنیدہ کو بجائے آٹھ رکن کے سولہ

رکن بھی استعمال کرتے ہیں یعنی فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن - فعلاتن

فعلاتن فعلاتن فعلاتن - دوبارہ مثال از خصصہ التدریج جاری ہے

رنگ رخسار و درگوش و خند و خند و عارض و خال بہت اے سر پر پر پر پر

شوق و کوکب شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و طرف چہرہ کوثر

یہ شعر بحر بنیدہ میں ہے

نقطعی - رنگ و رخسار فعلاتن - روبروی گو فعلاتن - تخطو خند فعلاتن - و قدو

فعلاتن - رض خالے فعلاتن - لبتے سر فعلاتن - و پر پر فعلاتن - لیمن بر

فعلاتن - باقی بہیں نطا -

(۴) بحر مل متثن مجنون مسبق - وزن -

فعلاتن فعلاتن فعلاتن	فعلاتن فعلاتن فعلاتن
----------------------	----------------------

چو کنی جنبیہ تسمیع رلی را شو اسان

بکرم چو کشائی دہن ننگہ خندل

نقطعی - بتکل لم فعلاتن - چکشا ای فعلاتن - دہنے نا فعلاتن - زک

منداں غلیلیان - باقی بہیں طور -

(۵) بحر مل متثن سالم و مجنون - وزن -

فصل سوم۔ بحر مل کے بیان میں

مل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ طریقہ اس وزن میں واقع ہے۔ پس اس بحر کا نام مل کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل رملان سے اخذ کیا گیا اور رملان بفتح را و ملکہ ویم معنی دویدن شتر۔ پس چونکہ رکن کے آخر میں سبب خفیف ہے اور بوجہ سبب خفیف کے جلد زبان سے ادا ہو جاتا ہے لہذا مل رکھا گیا۔

(۱) بحر مل مثنیٰ سالم۔ وزن فاعلاتن ہشت بار۔ از مولف

ذو مل سالم مثنیٰ من چکویم در سخن کن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
گوشہ زندان ز جنت ہم بود بایار خوشتر	بزم رنداں ہم بزم زاہد میخوار خوشتر

تقطیع۔ گوش اسے زن فاعلاتن۔ واز جنت فاعلاتن۔ ہم بود با فاعلاتن۔ بایار خنیش تر فاعلاتن۔ باقی یہیں طور۔

(۲) بحر مل مثنیٰ مسیح۔ وزن

شدر مل سالم مثنیٰ ہم بہ مسیح است بیاں	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان
---------------------------------------	---------------------------------

حسب قاعدہ تبییع فاعلاتن آخر کن میں مابین سبب خفیف الف زیادہ کر کے فاعلاتان بنایا گیا اور فاعلیان بجائے اسکے رکھا گیا اس وجہ سے کہ تاو تانیث کلمہ میں واقع نہیں ہوتی۔ اس وزن میں عروض و ضرب مسیح ہیں باقی ارکان سالم اور اسی طرح سے فاعلاتن یا فلیان ہوتا ہے۔ مولف

روئے تو ماہ نیر ابرو اں شیر خمدار	صورت شوق القمر ہم شریاں از بر و خمدار
-----------------------------------	---------------------------------------

تقطیع۔ روئے تو ما فاعلاتن۔ ہے منور فاعلاتن۔ ابرو شام فاعلاتن۔ شیر خمدار فاعلیان باقی یہیں طور۔

بیا کہ شد رجز بجنین و رسخن

مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن

حسب قاعدہ جن مستفعلن سے مفاعِلن بنایا گیا۔ از مولف

دے ہیں ستم ز تو وفا ز ما

جفا و ظلم تا کجا کرم نما

تقطیع۔ دے ہی مفاعِلن۔ ستم ز تو مفاعِلن۔ وفا ز ما مفاعِلن۔ جفا و ظلم مفاعِلن۔ تا کجا مفاعِلن۔ کرم نما۔ مفاعِلن۔

(۱۴) بحر رجز مسدس مجنون و مذال۔ وزن

رجز بجنین کن مذال و ہم بخواں

مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن

حسب قاعدہ تسبیغ مفاعِلن سے مفاعِلان بنایا گیا۔ از مولف

رخ و جمال خود ز ما بکن نہاں

نہ این حجاب خوش بود ز عاشقاں

تقطیع۔ رخ و جمال مفاعِلن۔ خود ز ما مفاعِلن۔ بکن نہاں مفاعِلان۔

نہ امی حجا مفاعِلن۔ بخشش بود مفاعِلن۔ ز عاشقاں مفاعِلان۔

اس بحر کو نرج مسدس مقبوض سبع اور بحر نمبر ۳۱ کو ہرج مسدس مقبوض

بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح ہرج مثنیٰ مقبوض یعنی مفاعِلن مثنیٰ بار کو

رجز مثنیٰ مجنون بھی کہہ سکتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک وزن دو بحروں سے

مستخرج ہو تو جس بحر سے اسکا وزن بآسانی لیا جاسکے اس بحر سے لینا مناسب

ہے درحقیقت مفاعِلن کو مفاعِلین سے لینا آسان ہے۔ یہ سمجھتے اس کے کہ

مستفعلن سے لیا جاوے۔ پس اس وزن کا مثنیٰ ہرج سے اور مسدس بحر

رجز سے نکالا گیا ہے +

تقطیع - نامح بی مستقلن - یکدم خوش مستقلن - چو برگ گل مستقلن - باد چشبی
مستقلن - وزه صفت او مستقلن - یک بام مل مستقلن -

(۱۰) بحر رجز مسدس مذال - وزن

بحر رجز ناست مذال ناله روز ناس	مستقلن مستقلن مستقلن
--------------------------------	----------------------

بقاعده مذال مستقلن به مستقلان بنایا گیا - از مولف

یکدم چمنی ناصحا روسیے تباں	اگر شوی از جالبت درو نهان
----------------------------	---------------------------

تقطیع - یکدم چمنی مستقلن - نے ناصحا مستقلن - درو سے تباں مستقلان -

اگر شوی مستقلن - از حالت مستقلن - درو سے نهان مستقلان -

(۱۱) بحر رجز مسدس مطوی - وزن مستقلن شش باب

گشتہ رجز طی و شدہ طبع سخن	مفتقلن مفتقلین مفتقلین
---------------------------	------------------------

باو گراں از تو وفا خوشش نبود	وز تو با جور و جفا خوشش نبود
------------------------------	------------------------------

تقطیع - باو گرا مفتقلن - از تو وفا مفتقلین - خوش نبود مفتقلین -

وز تبا مفتقلین - جور جفا مفتقلین - خوش نبود مفتقلین -

(۱۲) بحر رجز مسدس مطوی مذال - وزن

بجز رجز طی بود اش تو بخوان	مفتقلن مفتقلین مفتقلان
----------------------------	------------------------

گشتہ بمن بانفت دل عشق تباں	شد ز من آں صورت دلکش چہاں
----------------------------	---------------------------

تقطیع - گشتہ بمن مفتقلین - بانفت دل مفتقلین - عشق تباں مفتقلان -

شد ز من آ مفتقلین - صورت دل مفتقلین - کس چہاں مفتقلان -

(۱۳) بحر رجز مسدس مخبون - معادلن شش باب - وزن

تیرنگاه درد لم ظلم بجهالت تو بجان | نخورم ز جور تو مهر تو دردلم نهان

لقطیع تیرنگاه مفتعلن - درد لم مفاععلن - ظلم بجهالت مفتعلن تو بجان مفاععلن

غم سحر مفتعلن - ز جور تو مفاععلن - مهر تو در مفتعلن - دلم نهان مفاععلن -

(۷) بحر رجز مثنوی و مملو ۱ - وزن

بجنین دلی من عینم که شد رجزم بسجن | مفاععلن مفتعلن مفاععلن مفتعلن

در ظلم او شکوه چرا ز جور او یا و مکون | از مولفم بیای به پیش از کیش زلف او هم چه سون

لقطیع - ز ظلم او مفاععلن - شکوه چرا مفتعلن - ز جور او مفاععلن - یا دلم مفتعلن -

بیای بی مفاععلن - از کیش زلف او مفتعلن - زلف او مفاععلن - هیچ سخن مفتعلن -

(۸) بحر رجز مثنوی و مملو ۱ - وزن

زمن رجز غبن و لعلی سبغی و گشته عیا | مفاععلن مفتعلن مفاععلن مفتعلن

بقاعده تسبیح مفتعلن سے مفتعلن بنایا گیا - مولف

بیایم کن کر خه که شد ز من تاب و توان | کند خون روز و شب زلف و رخ باهر

لقطیع بیایم مفاععلن - کن کر مفاععلن - که شد ز من مفاععلن - تاب و توان

مفتعلن - کند خو مفاععلن - روز و شب مفتعلن - زلف و رخ مفاععلن

ماهر خان مفتعلن -

(۹) بحر رجز مسدس سالم - وزن - مستفعلن شش با

باشد رجز سالم مسدس در سخن | استفعلن استفعلن استفعلن

ار مولف

مکده روشن چو برگ گل | بای چشیدند دست خودم

بقاعدہ طے مستعمل سے مفقطن بنایا گیا۔ از موافق۔

چند روز پہلے تو ایجان نظر آور قسیرے | دل بجا لش چر فدا شد یہ قصہ از نظر سے

تقصیع۔ چہ روز سے مفقطن۔ بابت اسے مفقطن۔ جانظر مفقطن۔ مدقطن۔

مفقطن۔ دل بجا مفقطن۔ لش چہنا مفقطن۔ شد چہو مفقطن۔ روزا مفقطن۔

(۴) بجز جزر مطوی مذال۔ وزن

بجز جزر مطوی و در کشتہ ذال نہیاں | مفقطن مفقطن مفقطن مفقطن

بقاعدہ اذالت مفقطن سے مشتعلان بنایا گیا ہے۔ از موافق۔

لخت و گرم شد زجاں ہر روزا گشتہ نماں | ظلم و ستم جبر و جفا شد زرقا شائستہ تباں

تقصیع۔ لخت گرم مفقطن۔ شد زجاں مفقطن۔ ہر روزا مفقطن۔ گشتہ نماں

مفقطن۔ ظلم و ستم مفقطن۔ جبر و جفا مفقطن۔ شد زرقا مفقطن۔ شای تباں مفقطن۔

(۵) بجز جزر مطوی منجبول۔ وزن

مطوی روشن شد جزر منست تین این تین | مفقطن مفقطن مفقطن مفقطن

اس بحر میں تصانیع مطوی ہے اور معانی منجبول۔ از موافق۔

اسے بت پرست نامہ پریم بانما | بے توفیق تائب کے لخت حیات مانگا

تقصیع۔ اسے بت پرست مفقطن۔ اسے نامہ مفقطن۔ پریم بانما مفقطن۔ مانگا

بے توفیق مفقطن۔ تائب کے لخت حیات مفقطن۔ مانگا مفقطن۔

(۶) بجز جزر مطوی منجبول مسفیض۔ وزن

بجز جزر مطوی منجبول مسفیض | مفقطن مفقطن مفقطن مفقطن

منجبول مسفیض معانی سے معانی بنایا گیا۔ از موافق۔

اور بعض کہتے ہیں کہ رجز بفتح را و موط و کون حیم اس شعر کو کہتے ہیں جو بوقت رفتہ کا پتا ہے۔ پس چونکہ اس بحر میں دو سبب خفیف اور بعد ہر حرکت کے سکون واقع ہوتا ہے لہذا رجز نام رکھا گیا۔

(۱) بحر رجز مثنوی سالم - وزن مستعلن بہشت بار۔

سبحر رجز از من شنو سالم مثنی شد سخن	مستعلن مستعلن مستعلن مستعلن
-------------------------------------	-----------------------------

از مولف

از پندائے ناصح مبن تا چند سیگونی سخن	دل از من ناخن ز من بہت از من ز من
--------------------------------------	-----------------------------------

تقطیع - از پندائے مستعلن - ناصح مبن مستعلن - تا چند سے مستعلن - گوی سخن مستعلن - دل از من مبنو مستعلن - ناخن ز من مستعلن - دست ز منو مستعلن - دامن ز من مستعلن :-

(۲) بحر رجز مثنوی نذال - وزن -

بحر رجز سالم مثنی شد نذال از من بخیاں	مستعلن مستعلن مستعلن مستعلن
---------------------------------------	-----------------------------

مستعلن سے مستعلن بقاعدہ اذالت بنایا گیا - از مولف -

در بزم اعدا میرزم خواہم کہے نوشم بیار	آب خضر باشد مرا یک جام از دست نگار
---------------------------------------	------------------------------------

تقطیع - در بزم اع مستعلن - دامیرزم مستعلن - خواہم کمی مستعلن - نوشم بیار مستعلن - ابے خضر مستعلن - باشد مرا مستعلن - یک جام از دست نگار مستعلن :-

(۳) بحر رجز مثنوی مطوی - وزن - مستعلن بہشت بار

بحر رجز مطوی دہن گفتہ کے از سخن	مستعلن مستعلن مستعلن مستعلن
---------------------------------	-----------------------------

بامن ہمخواب سیر شد | جلسے نوشید و غیرہ
 لفظ طبع - باسن ہم مفعولن - غاب سی فاعلن - میر شد فعلن - جائے نو
 لفعولن - شید بے فاعلن - خبر شد فعلن -

بجراے نمبر ۲ لغایت ۲۲ ایک ہی وزن میں شمار کی جاتی ہیں - ایک
 میں ایک مصرع اور دوسری بحر میں دوسرا مصرع لکھا ہے -
 سمجھا جاتا ہے +

بحر بحرچ مسدل صدر و ابتد الخرب عرو

از الخرب اخرم حذف کن | مفعول مفاعیلن فعلن
 بعض اس بحر کے وزن کو دو چند لکھتے ہیں - وزن یہ ہے -

مفعول مفاعیلن فعلن - مفعول مفاعیلن فعلن - دوبار - مگر فارسی میں
 قلیل الاستعمال ہے - فعلن مثبت بار بھی - یہی وزن ہوتا ہے - از موعظ

بامن چکنی ایجاں ستے	ابکیم تو کین باسن کرے
---------------------	-----------------------

لفظ طبع - باسن ج مفعول - کنی ایجا مفاعیلن - ستے فعلن - یکدمت مفعول
 باسن مفاعیلن - کرے فعلن -

قصا و م بحر جز کے بیان

ز - بفتح را و ہملہ و فتح جیم و سکون زاء معجمہ معنی اضطراب و سرعہ - معرکہ زلزلہ
 ایک مردانگی و فخر کے وقت اہل عرب اس وزن میں اشارت کرتے ہیں - چونکہ اسی
 ت میں سرعت و اضطراب واقع ہوتا ہے - لہذا اس بحر کا نام بحر جز مناسبت ہے

اس بحر میں صدر وابتدا اُخر و خرب اور خوشو مقبوض اور عروض و ضرب مقصور ہے۔

جز و در و تباں بدل نداریم	از مولف	رسم از بیت خویش خواستگاریم
---------------------------	---------	----------------------------

تقطیع - جز و در و مفعول - تباں بدل مفاعیلن نداریم مفاعیل - رسم ب مفعول - تخمیش فاعل مفاعیلن - سنگاریم مفاعیل -

(۲۲) بحر ہزج مسدس اُخر و مقبوض مخذوف - وزن

اُخر و مقبوض مخذوف ہم کن	مفعول	مفاعیلن فعل
--------------------------	-------	-------------

اس بحر میں عروض و ضرب مخذوف صدر وابتدا اُخر و خوشو مقبوض ہیں۔

از مہر فلک خبہ ندارم	از مولف	جز و در تو در نظر ندارم
----------------------	---------	-------------------------

تقطیع - از مہر مفعول - فلک خبر مفاعیلن ندارم فعل - جز و در مفعول - تدبیر نظر مفاعیلن - ندارم فعل -

(۲۳) بحر ہزج مسدس اُخر و اشتر مقصور - وزن

اُخر و اشتر و زقصر تفصیل	مفعول	فاعل مفاعیل
--------------------------	-------	-------------

صدر وابتدا اُخر و عروض و ضرب مقصور اور حشو اشتر ہیں۔ از مولف۔

ہوم از من شود گریزاں	بے ہاشم از غم اشک ریزاں
----------------------	-------------------------

تقطیع - ہوم از مفعول - من شود فاعلن - گریزاں مفاعیل -
بے ہاشم مفعولن - از غم فاعلن - گریزاں مفاعیل -

(۲۴) بحر ہزج مسدس اُخر و اشتر مخذوف - وزن

اُخر و اشتر بخذوف ہم کن	مفعول	فاعل مفعولن
-------------------------	-------	-------------

صدر وابتدا اُخر و عروض و ضرب مخذوف حشو اشتر ہیں۔ از مولف۔

ہرج کف شد وہم حذف بہم کن

مفاعیل مفاعیل فاعلن

مفاعیل مکفوف فاعلن محذوف ہے۔ از مولف

چو از لطف بمن یار نشیند

مگر چشم عدو ہیچ نہ بیند

تقطیع۔ چ از لطف مفاعیل۔ بمن یار مفاعیل۔ نشیند فاعلن۔

مگر چشم مفاعیل۔ عدو ہیچ مفاعیل۔ نہ بیند فاعلن۔

(۱۹) بجز ہرج مسدس اخر ب مقبوض۔ وزن۔

اخر ب شد و قبض ہم ہرج را کن

مفعول مفاعیلن مفاعیلن

اس کبر میں مفعول اخر ب مفاعیلن مقبوض ہیں۔ مولف

از بادہ ناب ساغر آوردی

وز بیخ خنداں غم دلم بردی

تقطیع۔ از بادہ مفعول۔ ہناب سا مفاعیلن۔ غر آوردی مفاعیلن۔

وز بیخ مفعول۔ خنداں مفاعیلن۔ دلم بردی مفاعیلن۔

(۲۰) بجز ہرج مسدس و اخر ب مقبوض مسبق۔ وزن۔

اخر ب شد و قبض وہم مسبق خواں

مفعول مفاعیلن مفاعیلن

مفعول اخر ب مفاعیلن مقبوض اور مفاعیلان مسبق ہے۔ از مولف۔

افتاہ بروے تو نظر ایجاں

دیدیم زیشان او رخ تاباں

تقطیع۔ افتاہ مفعول۔ بروے تو مفاعیلن۔ نظر اسے جاں مفاعیلان۔

دیدیم مفعول۔ زیشان او مفاعیلن۔ رخ تاباں مفاعیلان۔

(۲۱) بجز ہرج مسدس مقبوض مقصور۔ وزن۔

قبض اخر ب و قصر کن بتجیل

مفعول مفاعیلن مفاعیل

(۱۵) بحر ہرج مسدس مقصور۔ وزن۔

معاذ عیلم	معاذ عیلم	معاذ عیلم
-----------	-----------	-----------

عروض و محضر بمقتضیٰ باقی ارکان سالم ہیں۔ از مولا (از سر ایسے شیخ)

شب با میکش از در و غم آه

تقطیع - شب احمی مفاعیلین - کشت از در مفاعیلین - و غم ۱۱ مفاعیل -

زعمتے امام عیلمین۔ ہر ویاگش مفاعیلین۔ ت آ آ گاہ مفاعیلین۔

(۱۶) بکھر ہرج مسدس محذوف - وزن -

مدرس شد هرگز محذوف نه‌ایم کن

سبحر میں عروض و ضرب مخدوف ہیں باقی ارکان سالم۔ از مولف (اسرارِ پاک)

دوا بر و ہائے او پیوستہ ہام

تقطیع - و ابرو مفاعیلین - یا و پیچس مفاعیلین - تیارم فعلین -

ہلائے غر مفاعیلین۔ رای ماہی مفاعیلین۔ محرم قنولن۔

(۱۷) بحر نرج مسدس ملفوف - وزن -

مقاعیل مقاعیل مقاعیل	مقاعیل مقاعیل مقاعیل
----------------------	----------------------

سبحر میں عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف ہیں۔ ارمولف۔

چہ از وصف زبان تو گویم

طبرستان - حیدرآباد و صفت مفاعیل - دہانے مفاعیل - کجوریم مفاعیل -

چند اس مفاعیل۔ نشانی مفاعیل۔ جو ایم مفاعیل۔

۱۱۰) کجڑ ہرج مسدس مکفوف محذوف - وزن -

فعلین کے وہ مفاعیل کے مرد مفاعیل زہے زک مفاعیل سنگش فعلین +
(۱۲) بجز ہرج مثنیٰ مکفوف مقصور وزن یہ ہے۔

ہرج گشتہ مکفوف وچہ مقصور و تفصیل

مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مفاعیلین بقاعدہ کف مفاعیل بضم لام و بقاعدہ قصر مفاعیل بکون لام واقع

و لم ہائے شد از زندگی جویتن جوہر از سلف ستم کرو مرد و سوئے خانہ دلدار

تقطیع - و لم ہائے مفاعیل باشند ز زند مفاعیل - گئی خیش مفاعیل - چہ

مفاعیل - ستم کرو مفاعیل - مرد و مفاعیل - سوئے خان مفاعیل - یلدار

(۱۳) بجز ہرج مسدس سالم وزن یہ ہے۔ مفاعیلین شش بار

ہرج گشتہ مسدس سالم از بر کن

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

مولف

ز خوبی ہائے چشمش سفتنم گوہر قلم از شاخ ز گس جہنم بہر

تقطیع - ز خوبی ہا مفاعیلین - چشمش سفا مفاعیلین - تنم گوہر مفاعیلین -

قلم از شا مفاعیلین خنر گس جس مفاعیلین - تنم بہتر مفاعیلین +

(۱۴) بجز ہرج مسدس مسبیغ - وزن -

ہرج آمدت میں ہم مسبیغ خواں

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

حسب قاعدہ تبییغ مفاعیلین سے مفاعیلان بنایا گیا۔ از مولف۔

کشاوی زلفت مشکین بر رخ تاباں پریشاں شانہ شد آئینہ شد حیراں

پریشاں شانہ شد آئینہ شد حیراں

تقطیع - کشاوی زلف مفاعیلین - مشکین بر مفاعیلین - رخ تاباں مفاعیلان

پریشاں شا مفاعیلین - نشد آ ای مفاعیلین - نشد حیراں مفاعیلان +

(۹) بحسب ترح مثنیٰ اُخرِب مکفوف محذوف - وزن یہ ہے -

اُخرِب مکفوف و ب محذوف ترح کن	مفعول مفاعیل مفاعیل مفعولن
-------------------------------	----------------------------

بقاعدہ خرب مفعول و بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف مفعولن ہوا از مولف

از چرخ ستم ہا و ہم از یار جفا کئے	از پیر و جواں چشم نداریم وفا کئے
-----------------------------------	----------------------------------

تقطیع - از چرخ مفعول - ستم ہا و مفاعیل - ہم از یار مفاعیل - جفا کئے مفعولن

از پیر مفعول - جواں چشم مفاعیل - نداریم مفاعیل - وفا کئے مفعولن

(۱۰) بحسب ترح مثنیٰ اُخرِب مکفوف مقصود - وزن یہ ہے -

اُخرِب شد و مکفوف و مقصود ترح فیصل	مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
------------------------------------	---------------------------

مفاعیلن سے بقاعدہ خرب مفعول ہوا اور حسب قاعدہ کف مفاعیل لضم

لام اور حسب قاعدہ قصر مفاعیل بسکون لام ہوا - از مولف

گفتیم سخن ہائے گل و بل بتو اے رند	در بزم حریفان سخن رازہ نگویم
-----------------------------------	------------------------------

گفتیم مفعول - سخن ہائے گل و بل مفاعیل - بتو اے رند مفاعیل - رازہ نگویم

مفاعیل ہا در بزم مفعول - حریفان مفاعیل - خنے راز مفاعیل -

نگویم مفاعیل

(۱۱) بحسب ترح مثنیٰ اُخرِب مکفوف محذوف - وزن یہ ہے -

ترب گشتہ چہ مکفوف و ب محذوف نظر گشت	مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفعولن
-------------------------------------	-----------------------------

ترب مفاعیلن بقاعدہ کف مفاعیل و بقاعدہ حذف مفعولن بنایا گیا - از مولف

مراداد جو یک جام و نا کرو سوسن	اکے دیر و کسے مر دزے نرگس گلشن
--------------------------------	--------------------------------

تقطیع - مراداد مفاعیل - چیک جام مفاعیل - نظر کرو مفاعیل - سوئے مر

رُوئے اوچوں دیم حال من پریشاں | آئینہ بہ پیش او از قفا شدم حیران

تقطیع - روئے او فاعلن - چین دیدم مفاعیلین - حال من فاعلن - پریشا
گشت مفاعیلان - آئینہ فاعلن - پیشے او مفاعیلین - از قفا فاعلن -
شدم حیران مفاعیلان

(۷) بحر ہرج اخرج - وزن یہ ہے -

شد بحر ہرج اخرج گوئیم بیادش کن | مفعول مفاعیلین مفعول مفاعیلین

حسب قاعدہ خرب میم و نون مفاعیلین کا ساقط ہو کر فاعیل رہا بجائے اسکے
رکن ہوزن مفعول رکھا گیا۔ کیونکہ قاعدہ و ضیان ہے کہ رکن غیر مستعمل کے
بجائے رکن مستعمل رکھتے ہیں۔ از مولا

در دہر بجے گشتم گلزار جہاں دیدم | گلزار پر از خار و از خار گلے چیدم

تقطیع - در دہر مفعول - بجے گشتم مفاعیلین - گلزار مفعول - جہاں دیدم
مفاعیلین - گلزار مفعول - پر از خار و مفاعیلین - از خار مفعول - گلے چیدم مفاعیلین

(۸) بحر ہرج ممتحن اخرج ممتحن - وزن یہ ہے -

بحر ہرج اخرج شد ممتحن کن | مفعول مفاعیلین مفعول مفاعیلان

حسب قاعدہ تسبیح ممتحن آخر رکن میں الف ایڑا دیکھا گیا اور مفاعیلان ہوا۔ از مولا

شد یار فلے از پس در بزم عدو شتم | بینیم چہ مے گرد و ذکرے زنگہ بازاں

تقطیع - شد یار مفعول - فلے از پس مفاعیلین - در بزم مفعول - عدو شتم

مفاعیلان - بینیم مفعول - چہ گرد و مفاعیلین - ذکرے مفعول - نگاہ بازاں

مفاعیلان

(۴) بحر نرح مثنیٰ مشبوع مسبق - وزن یہ ہے +

نرح مثنیٰ مشبوع	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
-----------------	---------------------------------

حسب قاعدہ تثنیٰ سبب خفیف آخر کُن مفاعیلن کے مابین الف بڑھا کر مفاعیلان بنا یا گیا۔ از مولا

لفکر منجوری چساں فروغ گشتہ نیم جان	انظر بجام و شیشہ ماند و جان جسم شندان
------------------------------------	---------------------------------------

تقطیع - لفر کے مفاعیلن - خری چساں مفاعیلن - فروغ گشتہ مفاعیلن - نیم جان مفاعیلان + نظر بجا مفاعیلن - شیشہ ماند مفاعیلن - و جان جسم مفاعیلن

(۵) بحر نرح مثنیٰ اشتر - وزن یہ ہے +

گر نرح مثنیٰ شد کُن او تو اشتر کُن	فاعیلن مفاعیلین فاعیلن مفاعیلین
------------------------------------	---------------------------------

حسب قاعدہ شتر مفاعیلین سے میم و یاء دور کر کے فاعیلن باقی رکھا گیا + لفت

جام سے بد و خورم بوسہ بر لبش اوم	خوف او زول جردم خود ز بخودی شادوم
----------------------------------	-----------------------------------

تقطیع - جام سے فاعیلن - بد و خورم مفاعیلین - بوسہ بر لبش اوم فاعیلن - لبش اوم مفاعیلین + خوف او فاعیلن - زول جردم مفاعیلین - خود ز بخودی شادوم فاعیلن

(۶) بحر نرح مثنیٰ اشتر مسبق - وزن یہ ہے +

از نرح مثنیٰ کن اشتر مسبق خواں	فاعیلن مفاعیلین فاعیلن مفاعیلین
--------------------------------	---------------------------------

حسب قاعدہ تثنیٰ سبب خفیف آخر کُن میں الف ایزاد کیا گیا اور مفاعیلان ہوا + لفت

مے ہرج نام رکھا گیا بدسالم اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے رکن سالم ہیں اور
کوئی زحاف و تغیر واقع نہیں ہوا۔ از مولف

زمن با آنکہ جز کار صواب صدائی آید | بہ پیش او خطا دارم چہ سازم چوں کنم یار
تقطیع - زمن با ۱۱ مفاعیلین - کجڑ کارے - مفاعیلین - صوالصلا مفاعیلین
نہی ۱۱ اید مفاعیلین + پیشے او مفاعیلین - خطا دارم مفاعیلین - چہ سازم چوں
مفاعیلین - کنم یارب مفاعیلین +

(۲) بحر نرح مثنوی سنج - وزن یہ ہے +

مثنیٰ گر سنج شہرچ و زرش بود آسان | مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
حسب عدہ تسنج رکن آخر کے سنجیت میں الف زیادہ ہوا اور مفاعیلان بنایا گیا ہو
چہ میگویی سخن ہر جافروغ از بیم بخواران | بترس از کبر شیخ وزابد و غم ریا کاران
تقطیع - چہ میگویی مفاعیلین - سخن ہر جا مفاعیلین - فروغ و غم ریا کاران
می خواران مفاعیلان + بترس از کبر شیخ و غم ریا کاران مفاعیلین - بدو
غم مفاعیلین - ریا کاران مفاعیلان +

(۳) بحر نرح مثنوی مقبوض - وزن یہ ہے مفاعیلین مثنیٰ بار +

ہرج مثل بست و بنی رکن او مقبض کتن | مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
حسب عدہ قبض حرف نہیم ساکن گرا دیا گیا اور مفاعیلین باقی رہا۔ مولف

بیا کہ بود بہر بست زغم ز شوق و میخورم | کہ خوف تو ز دل برم جفا کنی و یا گرم
تقطیع - بیا کہ بود مفاعیلین - بہر بست مفاعیلین - زغم ز شوق مفاعیلین - تمے خرم
مفاعیلین + کہ خوف تو مفاعیلین - ز دل برم مفاعیلین - جفا کنی مفاعیلین - و یا گرم

سوقا ہے پس اس مشابہت سے بحر نام رکھنا موزوں ہوا۔

بحر صرف آٹھ رکن سے بنائی گئی ہیں جس کا بیان باب اول فصل اول میں ہو چکا ہے اور انہیں کے مجموعہ سے انہیں بحر بنائی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں۔
 طویل مدید بسیط وافر کامل ہنج رجز رمل منسرح مضارع مقضب
 مجتث سیرج جدید قریب خفیف مشاکل متقارب متدارک۔
 یعنی طویل مدید بسیط وافر کامل خاص عرب میں مستعمل ہیں اور بین بحر جدید قریب مشاکل خاص عجم میں مستعمل ہیں اور باقی مشترک ہیں۔
 بحر دو قسم کے ہیں اول مضر وہ جو ایک رکن سے بنائی جائیں مثلاً فعلن ہشت بار۔ دوم بحر مرکبہ جو ایک یا زیادہ رکن سے بنائی جائے مثلاً مضارع مفاعیلن فاعلاتن چار بار۔

فصل اول بحر ہنج کے بیان میں

(۱) بحر ہنج مثنیٰ سالم - وزن یہ ہے مفاعیلن ہشت بار۔

مثنیٰ سالم آندیا ایں بحر ہنج را کن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر کو ہنج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ لغوی معنی ہنج کے آواز ترنم و تھوکار کے ہیں۔ اہل عرب اکثر اشعار جو خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے ہیں اسی بحر میں پڑھتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ہنج کی معنی آواز پھیرنے کے ہیں اور چونکہ اس بحر میں رکن اول و تد مجموع ہے اور بعد اس کے دو سبب خفیف اور اس سے آواز کی دمازی اور پھیرنے میں مدد ملتی ہے اس سبب

(۲۰) زلل۔ بفتح ذال ہوز وفتح لام اول۔ لغوی معنی بیگوشی زان و نصف پایاں زان ہے۔ اصطلاح میں اجتماع ہتم و خرم کو کہتے ہیں مفاعیلین سے یلین بقاعدہ ہتم و میم بقاعدہ خرم ساقط ہو کر فاع باقی رہتا ہے مزاحف کو ازل کہتے ہیں +

(۲۱) حب۔ بفتح حیم و تشدید بار موحده لغوی معنی خفتی کرندہ اصطلاح میں دو سبب مفاعیلین کا گرا دینا ہے کہ مفا باقی رہا فعل بجائے اسکے رکھا گیا۔ مزاحف کو محبوب کہتے ہیں +

(۲۲) تیز۔ بفتح تاء و سکون ناز و فرشت ورا و مملہ لغوی معنی ونبالہ بریدن اصطلاح میں اجتماع حب و خرم کو کہتے ہیں۔ مفاعیلین سے یلین بقاعدہ حب و میم بقاعدہ خرم ساقط ہو کر فاع باقی رہا بجائے اسکے فاع رکھا گیا مزاحف کو ابتر کہتے ہیں +۔ زحافات کا مفصل بیان ہو چکا بحرول میں اور واضح ہو گا +

باب دوم

بحر کے بیان میں

بحر۔ بمعنی دریا۔ اصطلاح عروضیان میں وہ کلام موزون مراد ہے جو چند انواع اشعار پر مشتمل ہو۔ چونکہ دریا میں بہت طرح کی اشیاء مثل در، مرجان وغیرہ ہوتے ہیں۔ دریا کی مشابہت سے بحر نام رکھا گیا۔ یعنی وجہ مشابہت یہ بیان کرتے ہیں کہ جسطرح دریا میں گر کر کوئی شخص حیران و پریشان ہوتا ہے اسی طرح بحر اشعار میں بوجہ تغیرات ارکان عروض وغیرہ شخص حیران و پریشان

مفعولن بجائے اُسکے رکھا گیا مزاحفت کو مکسوف کہتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ
 طئی کے گہرا ناجرہ چہام یعنی دَاو کا ہے مفعلاً باقی رہا۔ فاعلن بجائے اُسکے
 رکھا مزاحفت کو چونکہ مفعولات سے فاعلن بنایا گیا ہے مطوی مکسوف کہتے ہیں +
 (۱۶) جیدع۔ بفتح جیم و سکون دال و عین بے نقطہ لغوی معنی بنی بُریدن اور
 اصطلاح میں ہر دو سبب خفیف اول کا گرا دینا اور ساکن کرنا حرف آخر کا ہے
 مثلاً مفعولات سے لات بسکون تا باقی رہا فاع بجائے اُسکے رکھا گیا۔
 مزاحفت کو مجدوع کہتے ہیں +

(۱۷) شکر۔ بفتح نون و سکون حاء حطی و رائے مفعلاً اصطلاح میں ہر دو سبب
 اول اور تار مفعولات کا گرا دینا ہے تا باقی رہا فع بجائے اُسکے رکھتے ہیں کہ دو
 حرف اول میزان کے ہیں اور بعضے بجائے اُسکے قل رکھتے ہیں کہ دو حرف
 میزان کے ہیں اور کلام عرب میں بمعنی فلان کے ہیں رکن مزاحفت کو منخور
 کہتے ہیں +

(۱۸) تلکم۔ بفتح تاء مثلاً و سکون لام لغوی معنی کسی چیز میں رخہ ہونا۔ اصطلاح
 میں فاعلن کا حرف اول گرا دینا ہے کہ عولن باقی رہا فعلن بجائے اُس کے
 حسب قاعدہ رکھا گیا مزاحفت کو اٹلم کہتے ہیں +

(۱۹) ہتہم۔ بفتح ہاء و سکون نون فوقانی۔ لغوی معنی دندان پیش شکستن۔
 اصطلاح میں اجتماع حذف و قبض کو کہتے ہیں مفاعیلن سے لُٹ بقاعدہ حذف
 و باء بقاعدہ قبض ساقط ہوا مفع باقی رہا فعول اُسکی جگہ پر رکھا گیا رکن مزاحفت
 کو اہتم کہتے ہیں +

مستفعلن کا کہ مستفعلن باقی رہا مفاعیلن بجائے اُسکے رکھا گیا یا الف فاعلاتن کا کہ فاعلاتن یا الف فاعلن کا کہ فعلن باقی رہا مزاحف کو منجھوٹ کہتے ہیں۔
تشبیہ معنی ظاہر ہے۔

(۱۲) شکل بفتح شین معجمہ و سکون کاف۔ لغوی معنی دست و پائے اسب کا باندھنا اصطلاح میں اجتماعِ جنس و کث کو کہتے ہیں جن سے الف فاعلاتن کا ساقط ہو کر فاعلاتن اور کث سے نون ساقط ہو کر فعلات باقی رہا بضم تاء گویا اس رکن کے دست و پائے ہٹ کر رقرار آواز کی کم ہو گئی مزاحف کو مشکوٰۃ کہتے ہیں۔

(۱۳) قطع۔ لغوی معنی بربیدن۔ اصطلاح بحرِ رمل میں سببِ خفیف آخرِ رکن کا اگر نامثلاً فاعلاتن سے فاعلاً باقی رہا اور وند مجموع سے کہ علا سے حرف ساکن کا ساقط کرنا اور لام کا ساکن کرنا کہ فاعل باقی رہا فعلن بجائے اُسکے رکھتے ہیں۔ اور اصطلاح بحرِ رجز میں وند مجموع سے حرف ساکن گرا دینا اور ماقبل متحرک کو ساکن کرنا مثلاً مستفعلن سے نون گرا دینا اور لام کو ساکن کرنا کہ مستفعلن باقی رہے مفعولن بجائے اُسکے رکھتے ہیں اور مزاحف کو ہر دو اصطلاح میں مقطوع کہتے ہیں۔

(۱۴) وقف۔ لغوی معنی باز ایستادن اصطلاح میں ساکن کرنا حرف متحرک ہفتم کا ہے مثلاً تاء مفعولات کہ لبکون تاء باقی رہے مزاحف کو موقوف کہتے ہیں۔
(۱۵) کسفت۔ بفتح کاف و سکون سین مٹکہ لغوی معنی پے و پاشنہ بربیدن اور اصطلاح میں حرف ہفتم متحرک کا گرا دینا مثلاً تاء مفعولات کہ مفعولاً باقی رہا

(۷) حذف - نفتح حاء لے نقطہ و سکون ذال یا نقطہ و فالغوی معنی دم
بریدین - اصطلاح میں کسی رکن کے سبب خفیف کا گرا دینا مثلاً مفاعیلین
سے تن گرا کر مفاعی کے بجائے فاعولین رکن مستقل رکھا جائے یا فاعولین سے
لن گرا کر فعول کے بجائے فعل رکھا گیا یا فاعلاتن سے تن گرا کر فاعلا کے
بجائے فاعلین رکھا جائے۔ مزاحف کو محذوف کہتے ہیں۔ تشبیہ معنی
ظاہر ہے +

(۸) حرم - نفتح حاء یا نقطہ و سکون را و مملہ - لغوی معنی مہین بریدین -
اصطلاح میں مفاعیلین سے میم کا گرا دینا فاعیلین کے بجائے مفعولین حسب
قاعدہ رکھنا۔ مزاحف کو آخرم کہتے ہیں تشبیہ معنی ظاہر +

(۹) اولت - لغوی معنی دامن فرو ہشتن یعنی دامن چھٹکانا۔ اصطلاح
میں وہ مجموعہ آخر رکن میں قبل ازنون کے الف زیادہ کرنا ہے۔ مثلاً
مستغفلین سے مستغفلان مزاحف کو مآل ضمیم میم کہتے ہیں +

(۱۰) طی - لغوی معنی علی ثوب یعنی نہ کرنا پارچہ کا ہے اصطلاح میں حرف
چہارم ساکن کسی رکن کا گرا دینا مثلاً فاء مستغفلین کو گرا کر مستغفلن باقی رہا اور
بجائے اسکے مفتعلن حرف مستعل رکھے ہیں مزاحف کو مطوی کہتے ہیں
یا مفعولات سے داؤ گرا کر مفعلات باقی رہا فاعلات یا فاعلان بجائے اس
کے رکھا گیا۔

(۱۱) حنین - نفتح حاء یا نقطہ و سکون باء موحده لغوی معنی کوتاہ کرنا جامہ کا ہے
کہ موافق ہو جائے اصطلاح میں رکن سے حرف دوم ساکن کا گرا دینا مثلاً

مفاعِلن باقی رہیگا رکنِ مزاحف کو مقبوض کہتے ہیں +

(۳) شتر بفتح شین معجہ و سکون تاء فوقانی و راز مہملہ لغوی بمعنی نقصان و عیب اصطلاح عروضیان میں رکن مفاعیلین سے میم و یاء کا دور کر دینا ہے کہ فاعِلن باقی رہے۔ مزاحف کو اشتر کہتے ہیں +

(۴) حرب۔ بفتح حاء معجہ و سکون راز مہملہ و بار موحده لغوی بمعنی ویران کردن اصطلاح عروضیان میں میم و نون مفاعیلین کا دور کرنا ہے کہ فاعِلن باقی رہے اُسکے بجائے مفعول بضم لام رکھتے ہیں کیونکہ سموزن ہیں قاعدہ عروضیان یہ ہے کہ اگر رکن سے کوئی جزو گرا دیا جائے اور رکن غیر مستعمل باقی رہے تو اس کی بجائے رکن مستعمل سموزن رکھتے ہیں شروع اور آخر گرا دینے سے ویرانی تمام ہے۔ مزاحف کو حرب کہتے ہیں +

(۵) کفت۔ بفتح کاف و تشدید فار۔ لغوی بمعنی فروچیدن دامن لباس۔

اصطلاح عروضیان میں حرف ہفتم ساکن کا گرا دینا مثلاً نون مفاعیلین کا ساقط ہو کر مفاعیل بضم لام باقی رہا۔ مزاحف کو کفوف کہتے ہیں +

(۶) قصر۔ بفتح قاف و سکون صاد و رائے مہملہ لغوی بمعنی کوتاہ کردن۔

اصطلاح میں حرف ہفتم ساکن کا گرا دینا اور حرف آخری باقی ماندہ کا ساکن گونا یا رکن کے سبب آخری سے حرف ساکن کا گرا دینا اور اس سبب کے حرف متحرک کو ساکن کر دینا ہے۔ مثلاً مفاعیلین کا نون گرا دینا اور لام کو ساکن کر دینا کہ مفاعیل باقی رہے یا فتون کا نون گرا دینا اور لام ساکن کرنا کہ فتون باقی رہے مزاحف کو مقصور کہتے ہیں +

مثلاً بحرِ شمنِ سالم مفاعیلین ہشت بار و پنج مستدس مفاعیلین
شش بار۔ شمن میں آٹھ رکن اور مستدس میں چھ رکن ہوتے ہیں +
غیر سالم رکن وہ ہیں جو بوجہ زحافات کے جنکا ذکر آئندہ ہو گا کوئی جزا
میں سے کم ہو جاوے یا زیادہ کیا جائے مثلاً مفاعیلین سے میم و یاء دور
کردی جاوے اور فاعلین رہ جائے یا لام و نون دور کر دیا جائے اور مفاعی
باقی رہ جائے۔ چونکہ مفاعی ہوزن فعلین کے ہے لہذا ایسے رکن غیر سالم
کی جگہ سالم رکن قائم کر دیا جاتا ہے پس بجائے مفاعی کے فعلین رکھ دیا جاتا ہے
وہم اصل رکن میں ایذا دی کی جاوے مفاعیلین میں الف بڑھا کر مفاعیلان
کر دیا جائے۔ رکن غیر سالم کو مزاحفت کہتے ہیں اور جو تغیر واقع ہوا اسکو
زحاف کہتے ہیں۔ زحاف زحفت کی جمع ہے اور زحفت کے لغوی معنی
دور افتادن تیراز نشانہ ہیں۔ پس مزاحفت اپنی اصلیت سے دور ہوتا ہے
لہذا مزاحفت کہا گیا۔ زحافات حسب ذیل ہیں +

(۱) تسبیح۔ بفتح ثاء و فوقانی و سکون سین ثملہ و کسرہ باء موحده و سکون یاء تختانی
و تین معجم لغوی معنی تمام کرنا یا پڑاؤی الف۔ اور اصطلاح عروضیان میں نابین
سبب خفیف رکن آخر کے الف زیادہ کرنا ہوتا ہے مثلاً مفاعیلین سے مفاعیلان
رکن مزاحفت کو مسبق کہتے ہیں +

(۲) قبض۔ بفتح اول و سکون ثانی بار موحده و ضاد معجم معنی گرفتن۔ اصطلاح
عروضیان میں رکن کا صرف پنج ساکن گرا دینا مثلاً یا مفاعیلین دور کر دی جاوے

مصرع دوم کو ابتدا و رکن آخر مصرعہ دوم کو ضرب کہتے ہیں درمیان صدر مصرعہ و رکن ابتدا و ضرب یعنی ارکان درمیانی کو حشو کہتے ہیں مثلاً فاعلاتن مفاعلن فعلن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلان۔ یہ ارکان ایک شعر کے ہیں۔ پس فاعلاتن مصرعہ اول صدر اور فعلن عروض و فاعلاتن مصرعہ دوم ابتدا اور فعلان ضرب و رکن مفاعلن ہر دو مصرعہ میں حشو ہے صدر بمعنی اول و ابتدا بمعنی آغاز چونکہ رکن اول مصرعہ اول کو صدر کہا گیا لہذا رکن اول مصرعہ دوم کو آغاز کہنا بیجا نہیں ہے اور ممکن تھا کہ برعکس نام رکھا جاتا۔ لیکن جزو اول مصرعہ اول کو صدر کہنا مناسب ہے اور عروض لغت میں ستون کو کہتے ہیں جس پر خیمہ ایٹنا دہ کیا جاتا ہے۔ پس رکن آخر مصرعہ اول کو ستون کہنا جیسے ار موزون مصرعہ کا ہے مناسب ہوا اور ضرب کے معنی نوع و مثل کے ہیں لہذا ضرب ہم نوع عروض کے ہے۔ پس ضرب اشکانات نام رکھنا مناسب نہیں ہے حشواش کو کہتے ہیں جو اشیاء بھرتی تکیہ میں ہوں۔ پس حشو ارکان درمیانی کو کہنا لازم آیا۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ۹

اول از مصرع اول صدر دال	آخر نشی میدان عروض لے کار دال
اول از مصرع ثانی ابتدا است	ضرب باشد اگر اندر انتہاست
ہر چہ باشد در میان این چار	حشو میدان از عروض لے ہو شمار

فصل پنجم زحافات کے بیان میں

رکن سالم ہوتے ہیں یا غیر سالم۔ سالم وہ ہیں جو ہمیشہ بحر میں قائم رہیں

مثلاً ذکر کن فاعلن فکر کن فاعلن امن ساز فاعلن۔

کیونکہ اوزان اشعار میں درمیان مصرعہ کے دو ساکن محسوس نہیں ہوتے
لیکن آخر مصرعہ میں ہر دو ساکن قائم رہیں گے مثلاً آب نادر چشم نوز نوک تیز
بر وزن فاعلات ہیں۔

اگر بعد حرف علت کے دو ساکن مابین مصرعہ واقع ہوں اور ایک متحرک
کی برابر رہیں تو ساکن اول متحرک اور ساکن دوم ساقط ہو جاتا ہے مثلاً
راست۔ پوست۔ نیست۔ راست بازی۔ پوست کنندی۔ نیست سر۔
تقطیع میں اس بازی فاعلاتن۔ پوست کنندی فاعلاتن۔ نیست سر۔
فاعلن ہونگی۔

اگر آخر مصرعہ میں تین ساکن جمع ہوں تو ایک ساکن ساقط ہو جاتا ہے۔
مثلاً از فروغ۔

آن مہرباں چو قطع محبت ز دم مرست	آفت کند زمانہ نہ چوں با گریستن
---------------------------------	--------------------------------

تقطیع میں ساخت کی تا، فوقانی ساقط ہو جاوے گی۔

فصل چہارم اجزائے شعر کے بیان میں

مصرعہ کے معنی لغت میں ایک طبقہ کو اطر کے ہیں منجملہ دو طبقہ کے۔
بسیات بمعنی گھر۔ چونکہ شعر دو مصرعے سے مرکب ہے لہذا نصف شعر کا
نام مصرعہ رکھنا عین مناسب ہے۔

رکن اول مصرعہ کو حصہ اول اور رکن آخر مصرعہ اول کو عروض۔ و رکن اول

یا رساکن جو الف سے پیشتر آتی ہے بجائے الف کے تقطیع میں یا جھٹی
لکھی جاتی ہے مثلاً از فروغ ۵

از غم عشق چسیت و او میلا | گوئی از غم خدا خدائتم

تقطیع میں گوئیتر لکھا جاوے گا۔ گوئی تر غم فاعلاتن۔ غرض کہ تقطیع میں جو
الفاظ تلفظ میں آتے ہیں لئے جاتے ہیں گو کہ کتابت میں نہوں اور جو
تلفظ میں نہیں آتے وہ تقطیع میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں گو کہ کتابت
میں لکھے جائیں۔

نوں غم ساکن بھی تقطیع سے خارج ہو جاتا ہے یا متحرک ہو کر قائم رہتا ہے
لیکن آخر مصرع میں اگر نون واقع ہو تو قائم رہتا ہے مثلاً از فروغ ۵

اے گیر رفت جام دار غم نکر دم آہ | دل گویدم کہ جاں شکیباست بچیں

لفظ جان کا نون متحرک و لفظ اس کا نون ساقوط چیں کا نون آخری
تقطیع میں قائم رہے گا اس چیں تقطیع میں بر وزن فاعلات اس طرح
لکھا جائیگا اری چیں = فاعلات۔

چونکہ حرف علت الف و او و یا جھٹی ہیں لہذا نون ہر حرف علت
کے ساتھ غم ہوتا ہے مثلاً چٹاں۔ چیں۔ جنوں۔ لیکن اگر حرف علت
کے ساتھ نون واقع نہو اور کوئی دیگر حرف واقع ہو مثلاً نار و نور و تیر اور
یا نون واقع نہو اور اس سے ماقبل حرف علت نہو مثلاً امن و یا حرف علت
بھی نہو اور اس کے ساتھ نون بھی نہو مثلاً ذکر فکر اور ایسے دوساکن
درمیان ہر مصرع کے واقع ہوں تو ساکن دوم تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہے

نہیں آتا۔ اس کو الف وصل کہتے ہیں۔

واو کی تین قسم ہیں۔ اول واو عطف اگر لفظ میں آوے تو تقطیع میں لکھا جاوے گا ورنہ گرا دیا جاوے گا اور حرف ماقبل مضموں میں لکھا جائے گا۔ مثلاً از فروغ گشتہ بالا مال از عل و گہر دامن بہتر است از کان دریا ویدہ گریان
عل و گہر کا واو عطف چونکہ لفظ میں آتا ہے تقطیع میں قائم رہے گا لیکن کان و دریا کا واو عطف تقطیع میں گرا دیا جاوے گا کیونکہ تلفظ میں نہیں آتا۔
بہتر است کا الف وصل ہے وہ بھی حسب مندرجہ بالا تلفظ میں نہیں آتا۔
پس تقطیع میں اسکو بھی سا قی کرینگے۔

دوم۔ واو ضمتہ جس سے اسکا حرف ماقبل مضموں میں ظاہر ہو۔ مثلاً دو چو از فروغ سر و نغمائے معرفت داری چو دریابی۔ صدائے نغمہ رقفل کہ من اندر گلو دارم۔ لفظ چو کا واو ضمتہ ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک ہوگا۔ جیسے چدریابی مفاعیلن۔

سوم۔ واو اشمام ضمتہ کہ فاعل مفتوح کے ہمراہ آتا ہے اور چونکہ تلفظ میں نہیں آتا لہذا تقطیع میں متروک رہتا ہے جیسے لفظ خوش خور خواب تقطیع میں خوش۔ خور۔ خواب۔ لکھا جاوے گا۔

یا حطی کہ بجائے ہار ہوز کے وپا بجائے کسرہ کے تقطیع میں لکھی جاتی ہے مثلاً ہار ہوز کسرہ از فروغ۔

ثبات ہے ثبات دہر گزرا ہی تو دریابی۔ پنوش ایں بادہ عرفاں کہ کن اندر سبودار۔
تختیں یا اشتیج بجائے کسو وادیے بجائے ہار ہوز لکھی جاوے گی۔

۱
مترابا فاعلاتن گشت پہنا فاعلاتن زیر دانا فاعلاتن نے کسوا فاعلات
۲
شیخ پیشے فاعلاتن چشم مارو فاعلاتن شن می تا فاعلاتن بان با فاعلن
نون تنوین۔ مثلاً جبل تقطیع میں جبلن مع نون لکھا جائیگا کیونکہ گو نون
تخیر میں نہیں ہے لیکن تلفظ میں آیا ہے۔
بعض حروف ایسے ہیں جو تلفظ میں آتے ہیں اور کتابت میں نہیں آتے
مثلاً الف آمدن کہ تقطیع میں دو الف لکھے جائینگے آمدن برضن۔
فاعلن۔ واو کاؤس یعنی تقطیع میں کاؤس بدو واو لکھا جائیگا بر
وزن فعلاں۔ یاد خطی کہ ہمراہ کسرہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے اس شعر
میں فروغ ہے تاشدہ تلمید غالب اوستا و ما فروغ۔ بہ زدیوان قصا
شدہ طبع دیوان ما۔ اوستا وے ما۔ دیوانے قضا۔ مطلعہ +
اسی طرح الفاطعری میں الف و واو و یاء کتابت میں نہیں آتے مگر
تلفظ میں آتے ہیں۔ وہاں پر تقطیع میں ایذا کیئے جاتے ہیں جیسے ہذا
ماذا۔ لہ لہو۔ ہر ہی +

تشدید کے دو حروف لکھے جاتے ہیں کیونکہ تلفظ میں دو حرف آتے
ہیں جیسے حرک تقطیع میں محرک بدو را مملہ لکھیں گے۔

الف و واو و یاء خطی لکھنے میں آتے ہیں مگر تلفظ میں نہیں آتے لہذا تقطیع
میں ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے الف اس شعر میں فروغ ہے

فروغ از حال خود بگز کہ طوفانے بدای ازی۔ نہ دلدار نہ غنوارے کہ دل دارد غنوارے
تقطیع میں فروغ نہ تحریر کرینگے کیونکہ الف کو کتابت میں ہے لیکن تلفظ میں

یہ ضرور نہیں ہے کہ حرکت کلام دارکان کی ایک ہی ہو بلکہ متحرک متحرک سے اور ساکن کا ساکن سے ہم وزن ہونا ضرور ہے صاحب اور صورت میں گو کہ حرکت جدا جدا ہیں مگر ہم وزن ہیں۔

کلام میں جو حروف پڑھنے میں آتے ہیں اور لکھنے میں نہ آویں وہاں تقطیع میں حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور جب کلام میں حروف لکھنے میں آویں اور تلفظ میں نہ آویں وہاں وہ حروف تقطیع میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ غرض کہ تقطیع ان حروف کو ملانے سے کیجاتی ہے جو زبان سے برآمد ہو سکیں یہ ضرور نہیں ہے کہ کلام میں حرف برابر ہوں مثلاً فروغ ۵

مہر تاباں گشتہ پہناں زیر داناں کسوف	مشرق پیش چشم مار و شش مہ تابان ما
-------------------------------------	-----------------------------------

پہلے مصرعہ میں ۲۹ حروف ہیں اور دوسرے مصرعہ میں ۲۵ حروف ہیں۔ تاہم شعر ناموزوں نہیں ہے۔ وزن مصرعہ اول کا بحر مل مثمن مقصور ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات اور وزن مصرعہ دوم کا بحر مل مثمن محذوف ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اسکی پوری تشریح ہم تفصیل بحر میں جہاں زحافات کا ذکر آئیگا کر دینگے۔ تقطیع میں مہر تاباں کا وزن گشتہ کی بار ہوز چوکا واو ساقط ہو جاوینگے کیونکہ یہ حروف تلفظ میں نہیں آتے اور لفظ داناں و لفظ پیش و لفظ مار کے آگے تقطیع میں یا حطی ایزا کیجاوگی۔ کیونکہ گو تحریر میں یا حطی نہیں ہے لیکن تلفظ میں یا حطی ہے۔ یہ لفظ کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

تقطیع اس طرح ہوگی

فاصلہ کبریٰ۔ کلمہ پنج حرفی ہے کہ جس میں چار حرف اول متحرک حرف پنجم ساکن
ہوتا ہے مثلاً بَشَّش۔ بَخْشَش۔

یعنی کلمہ چار حرفی کو فاصلہ اور کلمہ پنج حرفی کو فاصلہ بضا و مجہ کتے ہیں و بعض
فاصلہ کبریٰ و فاصلہ صغریٰ کو بضا و مجہ بھی کتے ہیں۔

بعض فاصلہ کو اصول قرار نہیں دیتے سبب اور وقت سے فاصلہ صغریٰ اور کبریٰ
کو مرکب سمجھتے ہیں۔

یعنی فاصلہ صغریٰ سبب ثقیل و سبب خفیف سے مرکب ہے۔
اور فاصلہ کبریٰ سبب ثقیل اور وقت مجموع سے مرکب ہے۔

فصل سوم تقطیع کے بیان میں

تقطیع بمعنی قطع کردن چونکہ بروقت تقطیع مصرعہ یا شعر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ارکان
کے ساتھ وزن کرتے ہیں لہذا اس عمل کو تقطیع کہنا درست ہے۔

وزن کرنا کلام کی سنجیدگی کو کہتے ہیں۔ پس کلام جو بحر نامے مقررہ سے میزان
میں درست ہے وہ موزوں اور جو درست نہیں ہے وہ ناموزوں ہے۔

اجزائے کلام ارکان بحر سے موزوں سطح ہونی لازم ہیں کہ متحرک و فاعل کان کے متحرک و
کلام سے موزوں ہوں اور ساکن ساکن سے مثلاً کَلَّابٌ بروزن فَعُولٌ۔

کوثر بروزن فَعْلُنْ۔ سَخْنٌ دانی بروزن مَفَاعِلُنْ + کَلَّابٌ میں حرف
گ مضموم یعنی متحرک ارکان میں فَعْلٌ کی ف متحرک سطح لام متحرک یعنی مفتوح ہے۔
اور الف و ب ساکن اور ارکان میں ع مضموم و واو و لام ساکن ہیں۔

سبب - وند - فاصلہ۔

سبب - دو حرفی کلام ہے اس کی دو قسم ہیں۔ سبب حقیقت - سبب ثقیل
سبب خفیف وہ کلمہ دو حرفی ہے جس میں اول متحرک اور دوم ساکن ہو مثلاً
ارکن فاعلن میں فا اور فاعلن میں لن۔

سبب ثقیل وہ کلمہ دو حرفی ہے جسکے ہر دو حرف متحرک ہوں جیسے متفاعلن
نیں مت اور مفاعلشن میں عل - ثقیل اس سبب سے کہتے ہیں کہ اول متحرک
دوم ساکن کا پڑھنا آسان ہے بہ نسبت ہر دو متحرک کے۔

وند - سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں اور اس کی بھی دو قسم ہیں۔ وند مجموع یا مقرون۔
وند مفروق۔

وند مجموع میں دو حرف اول متحرک اور حرف سوم ساکن ہوتا ہے مثلاً - قلم۔
ستم۔ اور ارکان میں جیسے مفاعلن میں مفا اور فاعلن میں فعو۔ چونکہ ہر دو
متحرک باہم پیوستہ ہیں اسکو مجموع یا مقرون کہتے ہیں۔

وند مفروق وہ کلمہ سہ حرفی ہے کہ حرف اول و آخر متحرک اور حرف درمیانی ساکن
مثلاً ارکان میں مفعولات میں لات یا جام شرب میں جام چونکہ ہر دو متحرک
جد اجدا ہیں لہذا مفروق اسکا نام ہے۔

فاصلہ کی بھی دو قسم ہیں۔ فاصلہ صغریٰ - فاصلہ کبریٰ۔
فاصلہ صغریٰ کلمہ چار حرفی ہوتا ہے کہ جسکے تین حرف اول متحرک اور ایک
حرف ساکن ہو مثلاً خبرش - ستمش اور ارکان میں متفاعلن میں متفا
اور مفاعلشن میں علشن۔

اتناک بجاکو کسی وقت میں بھی شوق شعر گوئی و سخن سخن کی کم نہیں ہوا۔ کنور بیتی کرشن صاحب والد ماجد نے ہستم جنوری ۱۸۹۲ء کو وفات پائی و فوتہ یہ صدیرہ عظیم الیا ہو کہ جس کا بیان تحریر سے باہر ہے تاریخ وفات انکی یہ ہے۔

بیتی کرشن رفتہ چو دریاہ جنوری ۱۸۹۲ء	واں روز ہشتیں من آفت چم گراشت ۱۸۹۲ء
سال وفات اوست زود ہر آہ رخت است	تاریخ تافیش بدل اوسوز و غم گراشت ۱۹۰۰ء
پرسد فلک و گر چو ز من سال ہندیش	من گوئش کہ باز ستم بر ستم گراشت

ان کی وفات کے بعد ریاست و دیہات و جاگیر کا انتظام محذومی کنور کرپاکرشن صاحب کی زیر نگرانی رہا اور میں اسی طرح سے آزادانہ بسر کرتا رہا۔ کنور صاحب موصوفہ میرے چچا تھے اور عہدہ آنریری مجسٹریٹ سکندریہ آباد پر ممتاز رہے اور بارہ روز وفات وہ اپنے عہدہ کا کام بخوشنودی مزاج حکام انجام دیتے رہے اور آخر کو ۲۲ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس دارنا پادار سے رخصت چاہی۔ افسوس۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کس قدر بارگراں زمانہ سر پر ہو گیا۔ آزادی میں فرق اور اپنے شوق میں کمی ظاہر ہونے لگی۔ لیکن زمانے نے کسی کا دامن خالی نہیں رکھا عزیز گرو کرشن میرے حقیقی چھوٹے بھائی اور سری کرشن خلع کنور کرپاکرشن نے اپنی سعادتمندی دکھائی۔ اور اس بارگراں کو اپنے سر پر نیا اور اتناک راقم با مستحسانت و ہمت ان سعادتمندان کے اسی طرح پر آزادی سے بسر کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ انکو بایں سعادتمندی و انما خوش و خرم رکھے مفصل حال خاندان راقم کا سوانح عمری راجہ گوپال کرشن سے ظاہر ہو گا۔ جبکہ کنور کرپاکرشن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس زمانے میں علیہ فارسی و عروض سے بہت لوگ بہرہ مند نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو کہیں کہیں ہیں۔ اردو و سلیس

س مجکو بھی شوق اشارتوں کا پیدا ہو گیا اور جناب شاعر اکمال منشی برکوپال صاحب تھتہ سکریٹری آبادی شاگرد و شاگرد مرزا اسد اللہ خاں غالب کی بدولت کچھ اور سنگونی و سخن جمی کا حاصل ہوا۔ ابتدا میں جو کلام لکھا منشی صاحب موصوف ملاحظہ فراتے رہے۔ افسوس کہ میری ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں کچھ عرصہ بعد ہی منشی صاحب موصوف نے اس دارِ ناپائیدار سے دوم ستمبر ۱۸۶۹ء کو کوچ فرمایا۔ جو کچھ اُن کی بدولت حاصل کیا اُس سے فیض اُٹھایا۔ تخلص جو اُن کی جانب سے مجکو عطا کیا گیا اُس سے خاص وہ سلسل برآمد ہوتا ہے جس زمانہ میں میں نے گلزارِ عروص میں قلم رکھا۔ اُن کی وفات کی تاریخ کیا لکھوں۔

ستمبر ستمبا بے عالم گزاشت	کہ از دہر سو سے جہاں تفتہ رفت
دوم روز در دہر ماتم و وحید	ز جو ر فلک الا مان تفتہ رفت
کنوں کو بجالِ جہاں مہرباں	زابلِ جہاں مہرباں تفتہ رفت
بخوں گشتہ چشم افلاکیاں	جہاں راست ہر روز باں تفتہ رفت
سن عیسوی گفتم آخر فروغ	چہ سوی جہاں زیں جہاں تفتہ رفت

۱۸۷۱ء میں راقم بعد تحصیل علم ریاضی و انگریزی کے طامن سن سول انجینئرنگ کالج رٹ کی میں داخل ہوا لیکن وہاں شوقِ تحصیلِ علم قوانین نے مجکو اُس تعلیم سے ناگاہم رکھا اور چند ماہ کے بعد وہاں سے دل برداشتہ ہو کر اپنے وطن مالوہ سکندر آباد میں آگیا اور امتحانِ وکالت مالکِ مغربی و شمالی ۱۸۷۷ء میں کامیاب ہو کر بمقامِ غازی آباد ضلع میرٹھ وکالت کرتا رہا اور ۱۸۸۲ء میں وکالت پنجاب میں کامیاب ہوا اُس وقت سے اب تک دہلی میں برسرِ عہدہ وکالت ممتاز ہوں۔ اُس زمانہ سے